# کراماتِ صحابہؓ

شیخ الحدیث

عبدالمصطفیٰ اعظمی

سُنی دارالاشاعت فیصل آباد

ایک سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

کے سوانح اور کراماتؓ عدیم المثال کتاب

# کراماتِ صحابہ

شیخ الحدیث علامہ مولانا عبدالمصطفےٰ اعظمی

سُنّی دارُ الاشاعت علویہ رضویہ

ڈجکوٹ روڈ۔ فیصل آباد

marfat.com

Marfat.com

(جملہ حقوق کمپوزنگ بنام سنی دار الاشاعت فیصل آباد محفوظ)

کرامات صحابہ

| | |
|---|---|
| -------------- | محمد عاصم ابراہیم علوی |
| -------------- | سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ<br>ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد |
| -------------- | جنوری ۱۹۹۴ء |
| -------------- | المکتبۃ العلمیہ |
| -------------- | اللہ والے کمپوزرز |
| -------------- | 75/- روپے |

marfat.com

Marfat.com

فالج زدہ اچھا ہو گیا ۷۷
گرتی ہوئی دیوار تھم گئی ۷۸
آپ کو جھوٹ کہنے والا اندھا ہو گیا ۷۹
کون کہاں مرے گا؟ کہاں دفن ہو گا؟ ״
تبصرہ ״
فرشتوں نے چکی چلائی ۸۰
تبصرہ ״
میں کب وفات پاؤں گا ״
در خیبر کا وزن ۸۱
کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا ۸۳
شوہر عورت کا بیٹا نکلا ״
ذرا دیر میں قرآن ختم کر لیتے ۸۴
اشارے سے دریا کی طغیانی ختم ״
جاسوس اندھا ہو گیا ״
تمہاری موت کس طرح ہو گی؟ ۸۵
پتھر اٹھایا تو چشمہ نکل پڑا ״
حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ ۸۶
ایک قبر سے دوسری قبر میں ۸۸
تبصرہ ״
حضرت زبیر بن العوامؓ ۸۹
کرامت والی برچھی ۹۰
تبصرہ ۹۱
فتح فسطاط ۹۲
حضرت زبیر کی شکل میں جبرائیل ۹۳
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ״
حضرت عثمان کی خلافت ۹۴
جنت میں جانے والا پہلا مالدار ۹۶
ماں کے پیٹ ہی سے سعید ״
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ״
بدنصیب بڈھا ۹۸
دشمن صحابہ کا انجام ۹۹
گستاخ کی زبان کٹ گئی ״
چہرہ پیٹھ کی طرف ہو گیا ۱۰۰
ایک خارجی کی ہلاکت ۱۰۱
تبصرہ ״
ساٹھ ہزار کا لشکر دریا میں ۱۰۲
تبصرہ ״
نعرہ تکبیر سے زلزلہ ۱۰۳
عمر دراز ہو گئی ۱۰۴
تبصرہ ۱۰۵
حضرت سعید بن زیدؓ ״
کنواں قبر بن گیا ۱۰۶
تبصرہ ״
حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ ۱۰۷
بے مثال مچھلی ״
تبصرہ ۱۰۸


marfat.com

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۹
فرشتوں نے غسل دیا ۱۱۰
تبصرہ ״
قبر کے اندر سے سلام کا جواب ״
تبصرہ ״
قبر میں قدم سے خون بہہ نکلا ۱۱۲
تبصرہ ״
حضرت عباسؓ ״
ان کے طفیل بارش ہوئی ۱۱۳
حضرت جعفرؓ ۱۱۴
ذوالجناحین ۱۱۵
تبصرہ ״
حضرت خالد بن الولیدؓ ۱۱۶
زہر نے اثر نہیں کیا ۱۱۷
تبصرہ ״
شراب کی شہد ۱۱۸
شراب سرکہ بن گئی ״
تبصرہ ״
حضرت عبداللہ بن عمرؓ ״
شیر دم ہلاتا ہوا بھاگا ۱۲۰
ایک فرشتہ سے ملاقات ״
زیاد کیسے ہلاک ہوا ״
تبصرہ ۱۲۱
حضرت سعد بن معاذؓ ۱۲۲
جنازہ میں ستر ہزار فرشتے ۱۲۳
مٹی مشک بن گئی ״
فرشتوں سے خیمہ بھر گیا ״
تبصرہ ۱۲۵
حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن حرام ״
فرشتوں نے سایہ کیا ۱۲۶
کفن سلامت بدن تر و تازہ ״
قبر میں تلاوت ۱۲۷
تبصرہ ۱۲۸
حضرت معاذ بن جبلؓ ״
منہ سے نور نکلتا تھا ۱۲۹
حضرت اسید بن حضیرؓ ״
فرشتے گھر کے اوپر اتر پڑے ۱۳۰
حضرت عبداللہ بن ہشامؓ ״
تجارت میں برکت ۱۳۱
تبصرہ ״
حضرت خبیب بن عدیؓ ۱۳۲
بے موسم کا پھل ۱۳۳
مکہ کی آواز مدینہ پہنچی ״
ایک سال میں تمام قاتل ہلاک ״
لاش کو زمین نگل گئی ۱۳۴
تبصرہ ۱۳۵


marfat.com

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| حضرت ابو ایوب انصاریؓ | " | غسیل الملائکہ | ۱۵۱ |
| قبر شفا خانہ بن گئی | ۱۳۶ | تبصرہ | ۱۵۲ |
| حضرت عبداللہ بن بسرؓ | ۱۳۷ | حضرت عامر بن فہیرہؓ | " |
| رزق میں کبھی تنگی نہیں ہوئی | " | لاش آسمان تک بلند ہوئی | ۱۵۳ |
| حضرت عمرو بن الجموحؓ | ۱۳۸ | تبصرہ | " |
| اسی برس کی عمر میں سب بال کالے | " | حضرت غالب بن عبداللہ لیثیؓ | " |
| حضرت عاصم بن ثابتؓ | ۱۳۹ | خشک نالہ میں ناگہاں سیلاب | ۱۵۴ |
| شہد کی مکھیوں کا پہرہ | " | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ | ۱۵۵ |
| سمندر میں قبر | " | غیبی آواز سنتے تھے | ۱۵۶ |
| حضرت عبیدہ بن الحارث | ۱۴۱ | لحن داؤدی | " |
| قبر کی خوشبو دور تک | ۱۴۲ | حضرت تمیم داریؓ | ۱۵۷ |
| حضرت سعد بن الربیعؓ | ۱۴۲ | چادر دکھا کر آگ بجھا دی | " |
| دنیا میں جنت کی خوشبو | ۱۴۳ | حضرت عمران بن حصینؓ | ۱۵۸ |
| تبصرہ | ۱۴۴ | فرشتوں سے سلام و مصافحہ | " |
| حضرت انس بن مالکؓ | " | حضرت سفینہؓ | ۱۵۹ |
| سال میں دو مرتبہ پھلنے والا باغ | ۱۴۶ | شیر نے راستہ دکھایا | " |
| کھجوروں میں مشک کی خوشبو | " | حضرت ابو امامہ باہلیؓ | ۱۶۰ |
| دعا سے بارش | " | فرشتہ نے دودھ پلایا | " |
| تبصرہ | " | امداد غیبی کی اشرفیاں | ۱۶۱ |
| حضرت انس بن نضرؓ | ۱۴۷ | حضرت دحیہ بن خلیفہؓ | ۱۶۲ |
| خدا نے قسم پوری فرما دی | ۱۴۹ | حضرت جبرئیل ان کی صورت میں | " |
| تبصرہ | " | حضرت سائب بن یزیدؓ | ۱۶۳ |
| حضرت حنظلہ بن ابی عامرؓ | ۱۵۰ | چورانوے برس کا جوان | " |


marfat.com

Marfat.com

| | |
|---|---|
| حضرت سلمان فارسیؓ | ۱۶۴ |
| ملک الموت نے سلام کیا | ۱۶۵ |
| خواب میں اپنے انجام کی خبر دینا | ۱۶۶ |
| چرند و پرند تابع فرمان | ۱۶۷ |
| فرشتہ سے گفتگو | ″ |
| حضرت عبداللہ بن جعفرؓ | ″ |
| سجدہ گاہ سے چشمہ ابل پڑا | ۱۶۸ |
| قبر پر اشعار | ۱۶۹ |
| تبصرہ | ۱۷۰ |
| حضرت ذویب بن کلیبؓ | ″ |
| آگ جلا نہیں سکی | ۱۷۱ |
| تبصرہ | ″ |
| حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ | ۱۷۲ |
| انگلیاں روشن ہو گئیں | ″ |
| حضرت یعلی بن مرہؓ | ″ |
| عذاب قبر کی آواز سن لی | ۱۷۳ |
| حضرت عبداللہ بن عباسؓ | ″ |
| کفن میں پرند | ۱۷۴ |
| غیبی آواز | ″ |
| حضرت جبرائیل کا دیدار | ۱۷۵ |
| حضرت ثابت بن قیسؓ | ″ |
| موت کے بعد وصیت | ″ |
| حضرت علاء بن الحضرمیؓ | ۱۷۶ |
| پیادہ اور سوار دریا کے پار | ۱۷۷ |
| چمکتی زمین سے پانی نمودار ہو گیا | ۱۷۸ |
| لاش قبر سے غائب | ″ |
| حضرت بلالؓ | ۱۷۹ |
| خواب میں رسول کا دیدار | ″ |
| حضرت حنظلہ بن حزیمؓ | ۱۸۰ |
| سر لگتے ہی مرض غائب | ″ |
| حضرت ابو ذر غفاریؓ | ۱۸۱ |
| جنگل میں کفن | ″ |
| فقط زمزم پر زندگی | ۱۸۲ |
| حضرت امام حسنؓ | ″ |
| خشک درخت پر تازہ کھجوریں | ۱۸۳ |
| فرزند پیدا ہونے کی بشارت | ۱۸۴ |
| حضرت امام حسینؓ | ۱۸۵ |
| کنوئیں میں پانی ابل پڑا | ″ |
| بے ادبی کرنے والا آگ میں | ″ |
| نیزہ پر سر کی تلاوت | ۱۸۶ |
| تبصرہ | ″ |
| حضرت امیر معاویہؓ | ۱۸۷ |
| کبھی جنگ میں مغلوب نہیں ہوئے | ۱۸۸ |
| دعا مانگتے ہی بارش | ″ |
| شیطان نے نماز کے لئے جگایا | ۱۸۹ |
| تبصرہ | ″ |


marfat.com

Marfat.com

حضرت حارثہ بن نعمانؓ ۱۹۰
حضرت جبرائیل کو دیکھا ″
حضرت حکیم بن حزامؓ ۱۹۱
تجارت میں کبھی گھاٹا نہیں ہوا ۱۹۲
حضرت عمار بن یاسرؓ ۱۹۳
کبھی ان کی قسم نہیں ٹوٹی ۱۹۴
تین مرتبہ شیطان کو پچھاڑا ″
حضرت شرجیل بن حسنہؓ ۱۹۵
قلعہ زمین میں دھنس گیا ″
حضرت عمرو بن جموحؓ ۱۹۶
لاش میدان جنگ سے باہر نہیں گئی ۱۹۷
تبصرہ ″
حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ ۱۹۸
اپنی پسند کی موت ″
حضرت قیس بن خرشہؓ ۱۹۹
جان گئی مگر آن نہیں گئی ۲۰۰
حضرت ابی بن کعب انصاریؓ ″
حضرت جبرائیل کی آواز سنی ۲۰۱
بدلی کا رخ پھیر دیا ۲۰۲
بخار میں سدا بہار ۲۰۳
حضرت ابو الدرداءؓ ″
ہانڈی اور پیالے کی تسبیح ۲۰۳
حضرت عمرو بن عبسہؓ ۲۰۳
ابر نے ان پر سایہ کیا ″
حضرت عبداللہ بن قرطؓ ۲۰۵
مستجاب الدعوات ″
حضرت سائب بن اقرعؓ ۲۰۶
تصویر نے خزانہ بتایا ″
حضرت عرباض بن ساریہؓ ۲۰۷
فرشتہ سے ملاقات اور گفتگو ″
حضرت خباب بن الارتؓ ۲۰۸
خشک تھن دودھ سے بھر گیا ″
حضرت مقداد بن الاسود کندیؓ ۲۰۹
چوہے نے اشرفیاں نذر کیں ۲۱۰
تبصرہ ۲۱۱
حضرت عروہ بن الجعد بارقیؓ ۲۱۲
مٹی بھی خریدتے تو نفع اٹھاتے ″
حضرت ابو طلحہ بن زید انصاریؓ ″
لاش خراب نہیں ہوئی ۲۱۳
حضرت عبداللہ بن جحشؓ ۲۱۴
انوکھی شہادت ″
حضرت براء بن مالکؓ ۲۱۵
فتح و شہادت ایک ساتھ ۲۱۷
حضرت ابو ہریرہؓ ۲۱۸
کرامت والی تھیلی ″
حضرت عباد بن بشرؓ ۲۱۹


marfat.com

Marfat.com

لاٹھی روشن ہو گئی ۲۲۰
کرامت والا خواب ″
حضرت اسید بن ایاس عدویؓ ۲۲۱
چہرہ سے گھر روشن ۲۲۲
حضرت بشر بن معاویہ بکائیؓ ″
ہر مرض کی دوا ہاتھ ۲۲۳
حضرت اسامہ بن زیدؓ ″
بے ادبی کرنے والے کافر ہو گئے ۲۲۴
سو برس تک دانت سلامت ۲۲۵
حضرت عمرو بن طفیل دوسیؓ ″
نورانی کوڑا ۲۲۶
حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ ″
دشمن بلاؤں میں گرفتار ۲۲۷
حضرت زید بن خارجہؓ ″
موت کے بعد گفتگو ۲۲۸
حضرت رافع بن خدیجؓ ۲۲۹
برسوں حلق میں تیر چبھا رہا ۲۳۰
حضرت محمد بن ثابت بن قیسؓ ″
بچے کو دودھ کیسے ملا؟ ۲۳۱
حضرت قتادہ بن ملحانؓ ″
چہرہ آئینہ بن گیا ″
حضرت معاویہ بن مقرنؓ ۲۳۲
دو ہزار فرشتے نماز جنازہ میں ″
حضرت اہبان بن صیفیؓ ۲۳۳
قبر سے کفن واپس ″
حضرت نضلہ بن معاویہ انصاریؓ ۲۳۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی ″
حضرت عمیر بن سعد انصاریؓ ۲۳۶
زاہدانہ زندگی ″
حضرت ابو قرصانہؓ ۲۴۱
سینکڑوں میل دور آواز پہنچتی تھی ۲۴۲
تبصرہ ۲۴۳
حضرت حسان بن ثابتؓ ″
حضرت جبرائیل مددگار ۲۴۴
قوت شامہ ″
حضرت زید بن حارثہؓ ۲۴۵
ساتویں آسمان کا فرشتہ زمین پر ″
تبصرہ ۲۴۶
حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ ۲۴۷
ایک پکار سے درندے فرار ″
گھوڑے کی ٹاپ سے چشمہ جاری ۲۴۸
حضرت ابو زید انصاریؓ ۲۴۹
سو برس کا جوان ″
حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ ″
پکار پر مویشی دوڑ پڑے ۲۵۰
حضرت فاطمۃ الزہراؓ ۲۵۱


Marfat.com

برکت والی سینی ۲۵۳
شاہی دعوت "
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ۲۵۴
حضرت جبرائیل ان کو سلام کرتے تھے ۲۵۵
ان کے لحاف میں وحی اتری "
آپ کے توسل سے بارش "
حضرت ام ایمنؓ ۲۵۶
کبھی پیاس نہیں لگی "
حضرت ام شریک دوسیہؓ ۲۵۷
غیبی ڈول "
خالی کپہ گھی سے بھر گیا ۲۵۸
حضرت ام سائبؓ "
دعا سے مردہ زندہ ہو گیا "
حضرت زنیرۃؓ ۲۵۹
اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں

marfat.com
Marfat.com

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی رکن المجمع الاسلامی، مبارکپور
اعظم گڑھ (انڈیا)

# تعارف مصنف

حضرت الحاج مولانا عبدالمصطفیٰ الاعظمی مدظلہ العالی، ذی قعدہ ۱۳۲۴ھجری کو اپنے آبائی وطن گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ شجرہ نسب یہ ہے۔

محمد عبدالمصطفیٰ بن شیخ حافظ عبدالرحیم بن شیخ حاجی عبدالوہاب بن شیخ چمن شیخ نور احمد بن شیخ مٹھو بابا رحمھم اللہ تعالیٰ

آپ کے والد گرامی حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب حافظ قرآن، اردو خواں، واقف مسائل دینیہ متقی پرہیزگار تھے۔ گاؤں کے مشہور بزرگ حافظ عبدالستار صاحب سے شرف تلمذ حاصل تھا جو حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے بڑے بھائی حضرت شاہ سید اشرف حسین صاحب قبلہ کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے مرید تھے، چند سال ہوئے انتقال فرما گئے۔

## تعلیم

علامہ اعظمی صاحب نے قرآن مجید اور اردو کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے مدرسہ اسلامیہ گھوسی میں داخل ہوئے اور اردو فارسی کی مزید تعلیم پائی، چند ماہ مدرسہ ناصر العلوم گھوسی میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ معروفیہ معروف پورہ میں میزان سے شرح جامی تک پڑھا۔ پھر ۱۳۵۱ھ میں مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ ضلع مراد آباد (یو پی) کا رخ کیا اور وہاں شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ اویس حسن عرف غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ (شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، متوفی ۱۳۹۷ھ) اور حضرت مولانا حکمت اللہ صاحب قبلہ امروہوی اور حضرت مولانا سید محمد خلیل صاحب چشتی کاظمی امروہوی کی خدمت میں ایک سال رہ کر

Marfat.com

اکتساب فیض کیا۔

اس کے بعد ۱۳۵۲ھ میں حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمہ والرضوان کے ہمراہ بریلی شریف تشریف لے گئے اور مدرسہ منظر اسلام' سوداگران بریلی میں داخل ہو کر تعلیمی سلسلہ شروع فرمایا۔ ملاحسن' میبذی' وغیرہ چند کتابیں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب چشتی گورداسپوری علیہ الرحمتہ سے پڑھیں۔ باقی کتابیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔

اس دوران حجتہ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ (خلف اکبر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ) کی خدمت میں حاضری دی اور شرفیاب ہوئے' موصوف آپ پر بڑا کرم فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت فرائض کی مشق کی اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری دامت برکاتہم القدسیہ (زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف' خلف اصغر حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے دارالافتاء میں بھی حاضری دی۔

بریلی شریف میں دوران طالب علمی آپ کی اقتصادی حالت اچھی نہیں تھی۔ مسجد کی امامت اور ٹیوشن سے اخراجات پورے کرتے تھے۔

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ بریلی سے رخصت ہو کر مدرسہ حافظیہ سعیدیہ داوں ضلع علی گڑھ میں مسند تدریس پر جلوہ فرما ہوئے' تو مولانا اعظمی صاحب بھی بریلی شریف نہ رہ سکے اور ۱۰ شوال سنہ ۱۳۵۵ھ کو علی گڑھ حضرت صدر الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدرسہ حافظیہ سعیدیہ میں داخلہ لیا اور امتحانات میں اچھی پوزیشن سے کامیاب ہو کر انعامات بھی حاصل کئے۔

علی گڑھ کے دوران قیام حضرت مولانا سید سلیمان اشرف بہاری پروفیسر دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کی خدمت میں بھی حاضری دیتے اور علمی اکتساب فرماتے رہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۳۵۶ھ میں مدرسہ حافظیہ سعیدیہ داووں سے سند فراغ حاصل کیا۔ حضرت مولانا سید شاہ مصباح الحسن صاحب مودودی چشتی علیہ الرحمہ نے سر پر دستار فضیلت باندھی۔

## بیعت

۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ میں حضرت قاضی ابن عباس صاحب عباسی نقشبندی علیہ الرحمہ کے پہلے عرس میں حضرت الحاج حافظ شاہ ابرار حسن خان صاحب نقشبندی شاہ جہانپوری (جو قاضی صاحب کے پیر بھائی تھے) سے مرید ہوئے
۲ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ کو حضرت شاہ ابرار حسن صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ کا انتقال ہو گیا' تو اس کے بعد آپ کے خلیفہ برحق الحاج قاضی محبوب احمد عباسی نقشبندی سے بھی اکتساب فیض کیا۔
چونکہ شروع ہی سے موصوف کا رجحان سلسلہ نقشبندیہ کی طرف زیادہ تھا' اس لئے اس سلسلے میں مرید ہوئے' مگر دیگر سلاسل کے بزرگوں سے بھی اکتساب فیض و برکات کا سلسلہ جاری رکھا۔
۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ میں عرس رضوی کے مبارک و مسعود موقع پر حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب (م ۱۳۶۲ھ) نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔

## سلسلہ تدریس

فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے مدرسہ اسحاقیہ جودھ پور (راجستھان) میں مدرس ہوئے۔ درس نظامی کا افتتاح فرمایا اور مدرسہ ترقی کی راہ پر چل نکلا تھا کہ اچانک جودھ پور میں ہندو مسلم فساد ہونے کی وجہ سے بہت سے بیرونی علماء کے ساتھ آپ کو گرفتار کیا گیا اور بعد میں اشتعال انگیز تقریر کرنے کا الزام لگا کر حکومت نے شہربدر کر دیا جس سے مدرسہ کو بھی نقصان ہوا اور مولانا موصوف کو بھی وہاں سے آنا

Marfat.com

پڑا۔

ستمبر ۱۹۳۹ء میں حضرت قاضی محبوب احمد صاحب کی دعوت پر امروہہ تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں جس کا سلسلہ تین سال تک رہا۔ اس وقت وہاں پر مولانا سید محمد خلیل صاحب کاظمی امروہوی صدر مدرس تھے۔ اس دوران بھی موصوف سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا اور گیارہ سال تک یہاں بھی درس دیتے رہے اور اس کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیا۔

۱۹۵۲ء میں آپ کا احمد آباد گجرات بسلسلہ تقریر دورہ ہوا۔ متعدد تقاریر کے سبب لوگ گرویدہ ہوئے اور جب وہاں پر ایک دارالعلوم کا قیام عمل میں آیا' تو بااصرار مبارکپور سے بلوا کر دارالعلوم شاہ عالم میں رکھا۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس نے بھی دارالعلوم کے قیام اور ترقی میں بھرپور حصہ لیا۔

مولانا نے اس دارالعلوم کی ترقی اور بقاء میں بھرپور اور جان توڑ کر کوشش کی اور اس کو عروج تک پہنچا کر دم لیا۔

بعض ناگفتہ بہ حالات اور ارکان میں سے بعض کے در پے آزار ہونے کی وجہ سے ۱۷ شعبان ۱۳۷۸ھ کو وہاں سے استعفیٰ دے کر وطن واپس آگئے۔ اس کے بعد حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے' واپسی پر دارالعلوم حمدیہ بھونڈی (مہاراشٹر) کی طلبی پر مارچ ۱۹۶۰ء کو طلبہ کی ایک جماعت کے ساتھ مدرسہ مذکور میں تشریف لے گئے اور چار برس تک جم کر وہاں تدریسی خدمات کو انجام دیا اور مدرسہ مذکور کی تعمیر میں بھی بھرپور کوشش فرمائی' جس کے طفیل ایک شاندار عمارت آج بھی موجود و شاہد ہے۔

مگر جب وہاں کے بھی بعض حضرات سے تعلقات معمول پر نہ رہے' تو خاطر برداشتہ ہو کر ۱۹۶۴ء میں مستعفی ہو گئے' اس کے بعد فوراً دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات سے طلبی آگئی اور مولانا حکیم علی محمد صاحب اشرفی کے اور دوسرے لوگوں کے

marfat.com

Marfat.com

اصرار پر وہاں مع جمعیتہ طلبہ تشریف لے گئے' مگر وہاں بھی زیادہ دنوں قیام نہ کر سکے اور بالآخر دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ فیض آباد (یو پی) میں بعہدہ صدر المدرسین و شیخ الحدیث تشریف لے گئے' جہاں تقریباً دس سال سے علوم معارف کے گوہر لٹا رہے ہیں۔ خدا نے تفہیم کی خوب' خوب صلاحیت بخشی ہے۔ تمام متد اول کتابوں پر یکساں قدرت رکھتے ہیں اور پوری مہارت سے درس دیتے ہیں اور طلبہ خوب مانوس ہوتے ہیں۔ ملک و بیرون ملک کے تلامذہ کی خاص تعداد مصروف عمل ہے۔

## افتاء

تدریس کے ساتھ فتویٰ نویسی کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ تحریر کردہ فتووں کی نقلیں کم محفوظ ہیں' پھر بھی ۶۰۰ سے زیادہ فتاوے منقول ہیں' جو کبھی شائع کیے جا سکتے ہیں۔

## وعظ

مولیٰ تعالیٰ نے وعظ و نصیحت کی بھی خوب صلاحیت بخشی ہے۔ ملک کے گوشے گوشے میں آپ کے مواعظ حسنہ کی دھوم مچی ہوئی ہے اور بہت سے مواعظ تو مطبوعہ ہیں جن سے عوام ہمیشہ فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

## ذوق سخن

زمانہ طالب علمی ہی سے شعرو شاعری کا ذوق ہے۔ نعت شریف' قومی نظمیں اور غزل میں بھی طبع آزمائی فرمائی ہے۔ کوئی مجموعہ کلام مطبوعہ نہیں ہے اور نہ پہلے سا ذوق ہی باقی ہے۔

## تصنیف و تالیف

تدریس' افتاء' وعظ وغیرہ کے ساتھ آپ نے تصنیف و تالیف کا بھی بہت اچھا اور خوب ذوق پایا ہے اور اس کی طرف خاصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ مختلف

marfat.com

Marfat.com

موضوعات پر آپ کی مطبوعہ اردو تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ موسم رحمت (سب سے پہلی تصنیف جو متبرک راتوں اور مبارک ایام کے فضائل پر مشتمل ہے)

| | |
|---|---|
| ۲۔ معمولات الابرار معانی الاثار | (تصوف کے بیان میں) |
| ۳۔ اولیاء رجال الحدیث | (اولیائے محدثین کی سوانح) |
| ۴۔ مشائخ نقشبندیہ | (نقشبندی بزرگوں کا سلسلہ وار تذکرہ) |
| ۵۔ روحانی حکایات | (دو حصے) |
| ۶۔ ایمانی تقریریں | ۷۔ نورانی تقریریں |
| ۸۔ حقانی تقریریں | ۹۔ عرفانی تقریریں |
| ۱۰۔ قرآنی تقریریں | ۱۱۔ سیرۃ المصطفیٰ |
| ۱۲۔ نوادر الحدیث | (چالیس حدیثوں کی عمدہ اور مفید شرح) |
| ۱۳۔ کرامات صحابہ | ۱۴۔ جنتی زیور |

۱۵۔ قیامت کب آئے گی؟

یہ وہ گراں قدر تصانیف ہیں جو انشاء اللہ العزیز سنی دارالاشاعت فیصل آباد کی شاندار روایات کے مطابق زیور طبع سے جلد آراستہ ہو رہی ہیں۔

"کتاب "سیرۃ المصطفیٰ" سیرت کے موضوع پر قلم بند فرمائی گئی ہے جو تقریباً ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور خوب ہے۔ اس کے علاوہ تمام کتابیں متعدد بار طبع ہو کر اہل ذوق کے لئے تسکین کا سامان بن چکی ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ اس وقت بھی آپ کی تمام کتابیں باآسانی مل جاتی ہیں۔ کوئی بھی کتاب نایاب اور مشکل الحصول نہیں' خود ہی اپنے اہتمام سے طبع کراتے اور شائع فرماتے ہیں۔ کتابت و طباعت کا معیار بھی عام کتابوں سے بہتر ہے جو کہ مقبولیت کی ایک خاص وجہ ہے۔ آپ کی تقریر و تصنیف میں مفید لطائف کی خاصی آمیزش ہوتی ہے جو عوامی دل چسپی کا باعث ہے۔

## حج و زیارت

marfat.com

Marfat.com

۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں حج کعبہ و زیارت مدینہ طیبہ کا عزم کیا اور شاد کام ہوئے اور پوری صحت و توانائی کے ساتھ تمام ارکان کی ادائیگی سے سرفراز ہوئے۔

جدہ میں آپ کے برادر طریقت الحاج عبدالحمید کے مکان پر محفل وعظ کا انعقاد ہوا' جس میں آپ نے نہایت ہی رقت انگیز تقریر فرمائی۔ اس محفل میں قائد اہل سنت مولانا الحاج شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی (خلف الصدق حضرت مولانا عبدالعلیم میرٹھی قدس سرہ نے بھی شرکت فرمائی تھی)

دونوں مقامات متبرکہ میں کثیر علماء و مشائخ سے ملاقات فرمائی اور بھتوں نے آپ کے اپنے سلاسل طریقت' دلائل الخیرات' حزب البحر اوراد و وظائف نیز حدیث کی سندیں و اجازتیں مرحمت فرمائیں۔ حضرت شیخ مفتی محمد سعداللہ المکی نے باوجود ضعف و پیری کے آپ کو خود لکھ کر سندیں عطا کیں اور دیگر تبرکات و آثار سے بھی نوازا۔ مولانا الشیخ السید علوی عباس المکی مفتی المالکیہ و مدرس الحدیث بالحرم شریف سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حج کو جاتے وقت مولانا موصوف نے حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ سے شیخ مذکور کے نام ایک تعارفی خط لکھوا لیا تھا جس سے توجہات عالیہ کو منعطف کرانے میں مدد ملی۔ شیخ کی بارگاہ میں پہنچ کر جب آپ نے خط پیش کیا اور شیخ اس جملہ پر پہنچے' **هذا تلميذ الشيخ مولانا احمد رضا خان الهندی۔** تو فرمایا عبدالمصطفیٰ آپ ہی ہیں؟ آپ نے عرض کیا' ہاں میں ہی ہوں! پھر تو بڑی ہی گرم جوشی سے معانقہ فرمایا اور دعائیں دیں اور کچھ دیر تک سرکار مرشدی حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کا ذکر کرتے رہے' سرکار اعلیٰ حضرت کا تذکرہ فرمایا' پھر اپنے گھر بلایا۔

جب آپ ان کے گھر پہنچے' تو آپ بہت ہی توجہ اور مہربانی سے پیش آئے اور اپنی تمام تصانیف کی ایک ایک جلد عنایت فرما کر صحاح ستہ کی سند حدیث عطا فرمائی۔ مولانا الشیخ محمد بن المغربی الجزائری کے نام بھی سرکار مفتی اعظم ہند مدظلہ'

marfat.com

Marfat.com

الاقدس کا خط لے کر حاضر ہوئے' تو آپ کی مسرت کی انتہا نہ رہی' بڑے تپاک سے ملے اور صحیح بخاری شریف اور موطا کی سند حدیث عطا فرمائی اور حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کا تذکرہ جمیل ان الفاظ میں فرمایا۔

"ہندوستان کا جب کوئی عالم ہم سے ملتا ہے' تو ہم اس سے شیخ احمد رضا خاں ہندی کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ اگر اس نے تعریف کی' تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اہل سنت ہے اور اگر اس نے کبیدگی کا اظہار کیا' تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ اہل بدعت سے ہے اور یہی ہمارے ہاں معیار ہے"

مولانا الشیخ ضیاء الدین مہاجر مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ آپ ہی نے دیگر حضرات سے بھی ملاقات کرائی جن میں شیخ الدلائل حضرت سید یوسف بن محمد المدنی بھی ہیں۔

ان متعدد شیوخ کی اسناد کی نقلیں حضرت علامہ اعظمی صاحب نے اپنی کتاب "معمولات الابرار" میں نقل فرمائی ہیں' جو کئی صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔

مذکورہ بالا مضمون میں نے "معمولات الابرار" کے حصہ سوانح اور ذاتی معلومات کی بنیاد پر قلم بند کیا ہے۔۱۲ (محمد عبدالمبین نعمانی مصباحی)

marfat.com

Marfat.com

# شرف انتساب

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کے دربار فضیلت میں ایک نیاز مند مسلمان کا

## نذرانہ محبت

میرے آقا کے جتنے بھی اصحاب ہیں
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاکپائے صحابہ

عبدالمصطفیٰ اعظمی عفی عنہ

کریم الدین پور = پوسٹ گھوسی

ضلع اعظم گڑھ

marfat.com

Marfat.com

# منقبت صحابہ کرام

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

دو عالم نہ کیوں ہو نثار صحابہ
کہ ہے عرش منزل وقار صحابہ

میں ہیں یہ قرآن و دیں خدا کے مدار ہدیٰ اعتبار صحابہ
رسالت کی منزلت میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظار صحابہ
خلافت' امامت' ولایت' کرامت ہر اک فضل پر اقتدار صحابہ
نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگ بہار صحابہ
کمال صحابہ' نبی کہ تمنا جمال نبی ہے قرار صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمان ختم الرسل کی ہے دین خدا شاہکار صحابہ
صحابہ ہیں تاج رسالت کے لشکر رسول خدا تاجدار صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق عثماں انہیں میں علی شہسوار صحابہ
انہیں میں ہیں بدر واحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثار صحابہ
انہیں میں ہیں اصحاب شجرہ نمایاں جنہیں کہتے ہیں راز دار صحابہ
انہیں میں حسین و حسن فاطمہ ہیں نبی کے جو ہیں گل عذار صحابہ

پس مرگ اے اعظمی یہ دعا ہے
بنوں میں غبار مزار صحابہ

marfat.com

Marfat.com

# تمہیدی تجلیاں

پندہا واویم حاصل شد فراغ
ما علینا یا اخی الا البلاغ

بزرگان دین کی کرامتوں کا نورانی تذکرہ یوں تو ہر دور میں ہمیشہ ہوتا رہا اور اس عنوان پر تقریباً ہر زبان میں کتابیں بھی لکھی جاتی رہیں' مگر اس زمانے میں اس کا چرچا بہت زیادہ بڑھ گیا ہے' چنانچہ تجربہ ہے کہ اکثر واعظین کرام اپنے مواعظ کی محفلوں میں اور بیشتر پیران کبار اپنے مریدین کی مجلسوں میں بزرگان دین کے کشف و کرامات ہی کے ولولہ انگیز ذکر جمیل سے گرامی مجالس کا سامان فراہم کیا کرتے ہیں اور سامعین ایک خاص جذبہ تاثر کے ساتھ سنتے اور سر دھنتے رہتے ہیں اور بعض مصنفین اور مضمون نگار بھی اس عنوان پر اپنی قلم کاریوں کے جوہر دکھا کر عوام سے خراج تحسین حاصل کرتے رہتے ہیں اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ بزرگان دین کی کراماتوں کا تذکرہ ایک ایسا موثر اور دل کش مضمون ہے کہ اس سے روح کی بالیدگی' قلب میں نور ایمان اور دل و دماغ کے گوشہ گوشہ میں ایمانی تجلیوں کا سامان پیدا ہو جاتا ہے جس سے اہل ایمان کی اسلامی رگوں میں ایک طوفانی لہر' اور بدن کی بوٹی بوٹی میں جوش اعمال کا ایک عرفانی جذبہ ابھرتا محسوس ہوتا ہے' اس لئے میرا نظریہ ہے کہ دور حاضر میں بزرگان دین کی عبادتوں' ریاضتوں اور ان کی کراماتوں کا زیادہ سے زیادہ ذکر و تذکرہ اور ان کا چرچا مسلمانوں میں جوش ایمان اور جذبہ عمل پیدا کرنے کا بہت ہی موثر ذریعہ اور نہایت ہی بہترین طریقہ ہے۔

لیکن تذکرہ کرامات کے سلسلہ میں میرے نزدیک ایک سانحہ بہت ہی حیرت ناک بلکہ انتہائی المناک ہے کہ متاخرین اولیاء کرام بالخصوص جذوبوں اور باباؤں کے کشف و کرامات اور خاص کر دور حاضر کے پیروں کی کراماتوں کا تو اس قدر چرچا ہے کہ ہر کوچہ و بازار بلکہ ہر مکان و دکان' ہوٹلوں اور چائے خانوں میں' کتابوں اور رسالوں کے اوراق میں ہر جگہ اس کا ڈنکا بج رہا ہے اور ہر طرف اس کی دھوم مچی ہوئی ہے' مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ امت مسلمہ کا وہ طبقہ علیا جو یقیناً تمام امت میں

marfat.com

Marfat.com

"افضل الاولیاء" ہے' یعنی "صحابہ کرام" رضی اللہ عنہم۔ ان کی ولایت و کرامت کا کہیں بھی کوئی تذکرہ اور چرچا نہ کوئی سناتا ہے' نہ کہیں سننے میں آتا ہے' نہ کتابوں اور رسالوں کے اوراق میں ملتا ہے' حالانکہ ان بزرگوں کی ولایت و کرامت کا عظیم درجہ اس قدر بلند و بالا ہے کہ اگر تمام دنیا کے اگلے اور پچھلے اولیاء کو ان کے نقش قدم چوم لینے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ کی ولایت و کرامت کو معراج کمال حاصل ہو جائے۔ کیونکہ درحقیقت تو ان اولیاء یہی حضرات مدار ولایت و کرامت ہیں کہ ان کے نقش پاکی پیروی کے بغیر ولایت و کرامت تو کجا؟ کسی کو ایمان بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ بلاواسطہ آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے نور معرفت حاصل کر کے آسمان ولایت میں ستاروں کی طرح چمکتے اور گلستان کرامت میں گلاب کے پھولوں کی طرح مہکتے ہیں اور تمام دنیا کے اولیاء ان کی ولایت کے شاہی محلات کی چوکھٹ پر بھکاری بن کر نور معرفت کی بھیک مانگتے رہتے ہیں۔

اللہ اکبر! یہ وہ فضیلت ماب اور مقدس ہستیاں ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و جمال نبوت کو اپنی ایمانی نظروں سے دیکھ کر اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے سرفراز ہو کر خوش بختی اور نیک نصیبی کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ بن گئے اور صحابہ کرام کے معزز لقب سے سربلند ہو کر تمام اولیاء امت میں اس طرح نظر آرہے ہیں جس طرح ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کی محفل میں ہزاروں پاور کا جگمگاتا ہوا بجلی کا بلب یا ستاروں کی برات میں چمکتا ہوا چاند۔

افسوس کہ نہ ہمارے واعظین کرام نے اپنی تقریروں میں صحابہ کرام کی کرامتوں کو بیان کیا' نہ ہمارے مشائخ عظام نے اپنے مریدوں کو اس سے آگاہ کیا' نہ ہمارے علماء اہل سنت نے اس عنوان پر کبھی قلم اٹھانے کی زحمت گوارا کی' حالانکہ رافضیوں کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ اس عنوان پر لکھنے اور اس کا تذکرہ اور چرچا کرنے کی ضرورت تھی اور آج بھی ہے' کیونکہ ہماری غفلتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے عوام جانتے ہی نہیں کہ صحابہ کرام بھی اولیاء ہیں اور ان بزرگوں سے بھی کرامتوں کا صدور و ظہور ہوا ہے۔

درحقیقت ایک عرصہ دراز سے میرا یہ تاثر میرے دل کا کانٹا بنا ہوا ہے' چنانچہ

marfat.com

Marfat.com

یہی وہ جذبہ ہے جس سے متاثر ہو کر میں اپنی کوتاہ دستی اور علمی کم مائیگی کے باوجود فی الحال ایک سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس حالات اور ان کے کمالات و کرامات کا ایک مجموعہ بصورت گلدستہ ناظرین کرام کی خدمت میں نذر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو "کرامات صحابہ" کے سیدھے سادے نام سے موسوم ہے۔

## گر قبول افتد زہے عز و شرف

سچ پوچھئے تو درحقیقت میری نظر میں یہ کتاب اس قابل ہی نہیں تھی کہ اس کو منظر عام پر لاؤں' کیونکہ اتنے اہم عنوان پر اتنی چھوٹی سی کتاب ہرگز ہرگز عظمت صحابہ کے شایان شان نہیں ہے' مگر پھر یہ سوچ کر کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دربار عظمت میں پھول نہ سہی' تو کم سے کم پھول کی ایک پنکھڑی ہی نذر کرنے کی سعادت حاصل کر لوں۔ اس کتاب کو چھاپنے کی ہمت کر لی ہے۔ پھر یہ بھی خیال آیا کہ شاید مجھ کم علم کی اس کاوش قلم کو دیکھ کر دوسرے اہل علم میدان تصنیف کی جولان گاہ میں اپنی قلم کاری کے جوہر دکھائیں تو اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کی سعادت مجھے نصیب ہو جائے گی۔

میں نے اس کتاب میں حضرات خلفائے راشدین حضرات عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم کے سوا دوسرے صحابہ کرام کے ناموں اور تذکرہ میں قصداً" کسی خاص ترتیب کا التزام نہیں کیا ہے' بلکہ دوران مطالعہ جن جن صحابہ کرام کی کرامتوں پر نظر پڑتی رہی' ان کو نوٹ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میری نوٹ بک بڑھتے بڑھتے ایک کتاب بن گئی' کیونکہ میرا اصل مقصود تو صحابہ کرام کی کرامتوں کا تذکرہ تھا۔ خواہ صغار صحابہ کا ذکر پہلے ہو یا کبار صحابہ کا۔ اس سے اصل مقصود میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

تدوین کتاب بارے میں عزیز محترم مولانا قدرت اللہ صاحب مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کا ممنون ہو کر ان کے لئے دعاگو ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے چند اجزاء کے مسودوں کی تبییض کر کے میرے بار قلم کو کچھ ہلکا کر دیا۔

اسی طرح اپنے دوسرے مخلص تلامذہ خصوصاً" اسد العلماء مولانا الحاج مفتی سید احمد شاہ بخاری مبلغ افریقہ ساکن ونجھان ضلع کچھ اور مولانا سید محمد یوسف شاہ خطیب

marfat.com

Marfat.com

جامع مسجد چوک بھوج ضلع کچھ اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ اہل سنت کونارا ضلع کچھ کا بھی بہت بہت شکرگزار ہوں کہ ان مخلص عزیزوں نے ہمیشہ میری تصانیف کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور میری کتابوں کی اشاعت میں کافی حصہ لیا۔

(جزاھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ احسن الجزاء)

آخر میں دعاگو ہوں کہ خداوند کریم اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے طفیل میں میری اس حقیر علمی و قلمی خدمت کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کو میرے لئے اور میرے والدین و اساتذہ و تلامذہ و احباب سب کے لئے سامان آخرت و ذریعہ مغفرت بنائے۔ آمین ' بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم آمین یا رب العلمین

طالب دعا

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

(شیخ الحدیث) دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی

۲۵ شوال ۹۸ھ

marfat.com

Marfat.com

# تحقیق کرامات

زمانہ نبوت سے آج تک کبھی بھی اس مسئلہ میں اہل حق کے درمیان اختلاف نہیں ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامتوں کا صدور و ظہور ہوتا رہا اور انشاء اللہ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع نہیں ہو گا' بلکہ ہمیشہ اولیاء کرام سے کرامات صادر ظاہر ہوتی ہی رہیں گی۔

اور اس مسئلہ کے دلائل میں قرآن مجید کی مقدس آیتیں اور احادیث کریمہ' نیز اقوال صحابہ و تابعین کا اتنا بڑا خزانہ اوراق کتب میں محفوظ ہے کہ اگر ان سب پراگندہ موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے' تو ایک ایسا گراں قدر بیش قیمت ہار بن سکتا ہے جو تعلیم و تعلم کے بازار میں نہایت ہی انمول ہو گا اور اگر ان منتشر اوراق کو صفحات قرطاس پر جمع کر دیا جائے' تو ایک ضخیم و عظیم دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

## کرامت کیا ہے؟

مومن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً" نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کرامت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء علیہم السلام سے اعلان نبوت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو "ارہاص" اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو "معجزہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "معونت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے' تو اس کو "استدراج" کہا جاتا ہے۔

## معجزہ اور کرامت

اوپر ذکر کی ہوئی تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ معجزہ اور کرامت دونوں کی حقیقت ایک ہی ہے۔ بس دونوں میں فرق صرف اس قدر ہے کہ خلاف عادت و تعجب خیز چیزیں اگر کسی نبی کی طرف سے ظہور پذیر ہوں' تو یہ "معجزہ" کہلائیں گی اور اگر ان چیزوں کا ظہور کسی ولی کی جانب سے ہو تو ان کو "کرامت" کہا جائے گا' چنانچہ حضرت امام یافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "نشر المحاسن الغالیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ امام

marfat.com

Marfat.com

الحرمین ابو بکر باقلانی و ابو بکر بن فورک و حجتہ الاسلام امام غزالی و امام فخرالدین رازی و ناصر الدین بیضاوی و محمد بن عبدالملک سلمی و ناصر الدین طوسی و حافظ الدین نسفی و ابو القاسم قشیری ان تمام اکابر علماء اہل سنت و محققین ملت نے متفقہ طور پر یہی تحریر فرمایا کہ معجزہ اور کرامت میں یہی فرق ہے کہ خوارق عادات کا صدور و ظہور کسی نبی کی طرف سے ہو تو اس کو "معجزہ" کہا جائے گا اور اگر کسی ولی کی طرف سے ہو تو اس کو "کرامت" کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ حضرت امام یافعی نے ان دس اماموں کے نام اور ان کتابوں کی عبارتیں نقل فرمانے کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ ان اماموں کے علاوہ دوسرے بزرگان ملت نے بھی یہی فرمایا ہے' لیکن علم و فضل اور تحقیق و تدقیق کے ان پہاڑوں کے نام ذکر کر دینے کے بعد مزید محققین کے ناموں کے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۴۹)

## معجزہ ضروری' کرامت ضروری نہیں

معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہر ولی کے لئے کرامت کا ہونا ضروری نہیں ہے' مگر ہر نبی کے لئے معجزہ کا ہونا ضروری ہے' کیونکہ ولی کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنی ولایت کا اعلان کرے یا اپنی ولایت کا ثبوت دے' بلکہ ولی کے لئے تو یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ خود بھی جانے کہ میں ولی ہوں' چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ ایسے بھی ہوئے کہ ان کو اپنے بارے میں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ ولی ہیں' بلکہ دوسرے اولیاء کرام نے اپنے کشف و کرامت سے ان کی ولایت کو جانا پہچانا اور ان کے ولی ہونے کا چرچا کیا' مگر نبی کے لئے اپنی نبوت کا اثبات ضروری ہے اور چونکہ انسانوں کے سامنے نبوت کا اثبات بغیر معجزہ دکھائے ہو نہیں سکتا' اس لئے ہر نبی کے لئے معجزہ کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

## کرامت کی قسمیں

اولیاء کرام سے صادر و ظاہر ہونے والی کرامتیں کتنے اقسام کی ہیں؟ ان کی تعداد کتنی ہے؟ اس بارے میں علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "طبقات" میں تحریر فرمایا کہ میرے خیال میں اولیاء کرام سے جتنی قسموں کی کرامتیں صادر ہوئی

marfat.com

Marfat.com

ہیں' ان قسموں کی تعداد ایک سو سے بھی زائد ہے۔ اس کے بعد علامہ موصوف الصدر نے قدرے تفصیل کے ساتھ کرامت کی پچیس قسموں کا بیان فرمایا ہے جن کو ہم ناظرین کی خدمت میں کچھ مزید تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

## (ا) مردوں کو زندہ کرنا

یہ وہ کرامت ہے کہ بہت سے اولیاء کرام سے ان کا صدور ہو چکا ہے۔ چنانچہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ ابو عبید بسری جو اپنے دور کے مشاہیر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے۔ جب انہوں نے وطن کی طرف واپسی کا ارادہ فرمایا تو ناگہاں ان کا گھوڑا مر گیا' مگر ان کی دعا سے اچانک ان کا مرا ہوا گھوڑا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور وہ اس پر سوار ہو کر اپنے وطن بصرہ پہنچ گئے اور خادم کو حکم دیا کہ اس کی زین اور لگام اتار لے۔ خادم نے جوں ہی زین اور لگام کو گھوڑے سے جدا کیا' فوراً ہی گھوڑا مر کر گر پڑا۔

اسی طرح حضرت شیخ مفرج جو علاقہ مصر میں "صعید" کے باشندہ تھے' ان کے دستر خوان پر ایک پرندہ کا بچہ بھنا ہوا رکھا گیا' تو آپ نے فرمایا کہ "تو خدا تعالیٰ کے حکم سے اڑ کر چلا جا" ان الفاظ کا ان کی زبان سے نکلنا تھا کہ ایک لمحہ میں وہ پرندہ کا بچہ زندہ ہو گیا اور اڑ کر چلا گیا۔

اسی طرح حضرت شیخ اہدل علیہ الرحمتہ نے اپنی مری ہوئی بلی کو پکارا' تو وہ دوڑتی ہوئی شیخ کے سامنے حاضر ہو گئی۔

اسی طرح حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ نے دستر خوان پر پکی ہوئی مرغی کو تناول فرما کر ان کی ہڈیوں کو جمع فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے مرغی! تو اس اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑی ہو جا جو سڑی گلی ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ زبان مبارک سے ان الفاظ کے نکلتے ہی مرغی زندہ ہو کر چلنے پھرنے لگی۔

اسی طرح حضرت شیخ زین الدین شافعی مدرس مدرسہ شامیہ نے اس بچے کو جو مدرسہ کی چھت سے گر کر مر گیا تھا' زندہ کر دیا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

اسی طرح عام طور پر یہ مشہور ہے کہ بغداد شریف میں چار بزرگ ایسے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

جو مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو خدا تعالیٰ کے حکم سے شفا دیتے تھے اور اپنی دعاؤں سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ شیخ ابو سعید قیلوی و شیخ بقا بن بطو و شیخ علی بن ابی نصر ہیتی و شیخ عبدالقادر جیلانی۔ (بہجتہ الاسرار شریف)

## (۲) مردوں سے کلام کرنا

کرامت کی یہ قسم بھی حضرت شیخ ابو سعید خاز اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما وغیرہ بہت سے اولیاء کرام سے بارہا اور بکثرت منقول ہے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

شیخ علی بن ابی نصر ہیتی کا بیان ہے کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کے ہمراہ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمتہ کے مزار مبارک پر گیا اور سلام کیا' تو قبرانور سے آواز آئی کہ وہ علیک السلام یا سید اہل الزمان۔ (بہجتہ الاسرار)

شیخ علی بن ابی نصر ہیتی اور بقا بن بطو' یہ دونوں بزرگ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کے ساتھ حضرت امام احمد حنبل علیہ الرحمتہ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوئے تو ناگہاں حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ قبر شریف سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ اے عبدالقادر جیلانی! میں علم شریعت و طریقت اور علم قال و حال میں تمہارا محتاج ہوں۔ (بہجتہ الاسرار)

## (۳) دریاؤں پر تصرف

دریا کا پھٹ جانا' دریا کا خشک ہو جانا' دریا پر چلنا بہت سے اولیاء کرام سے ان کرامتوں کا ظہور ہوا۔ بالخصوص سید المتاخرین حضرت تقی الدین بن دقیق العید علیہ الرحمتہ کے لئے تو ان کرامتوں کا بار بار ظہور عام طور پر مشہور خلائق ہے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

## (۴) انقلاب ماہیت

کسی چیز کی حقیقت کا ناگہاں بدل جانا یہ کرامت بھی اکثر اولیاء کرام سے منقول ہے۔ چنانچہ شیخ عیسیٰ ہشار یمنی علیہ الرحمتہ کے پاس بطور مذاق کے کسی بدباطن نے

marfat.com

Marfat.com

شراب سے بھری ہوئی دو مشکیں تحفہ میں بھیج دیں۔ آپ نے دونوں مشکوں کا منہ کھول کر ایک دوسرے میں شراب کو انڈیل دیا۔ پھر حاضرین سے فرمایا کہ آپ لوگ اس کو تناول فرمائیں۔ حاضرین نے کھایا' تو اتنا نفیس اور قدر عمدہ گھی تھا کہ عمر بھر لوگوں نے اتنا عمدہ گھی نہیں کھایا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

## (۵) زمین کا سمٹ جانا

سینکڑوں ہزاروں میل کی مسافت کا چند لمحوں میں طے ہونا یہ کرامت بھی اس قدر زیادہ اللہ والوں سے منقول ہے کہ اس کی روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں' چنانچہ طرطوس کی جامع مسجد میں ایک ولی تشریف فرما تھے۔ اچانک انہوں نے اپنا سر گریبان میں ڈالا اور پھر چند لمحوں میں گریبان سے سر نکالا تو وہ ایک دم حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

## (۶) نباتات سے گفتگو

بہت سے حیوانات و نباتات اور جماعات نے اولیاء کرام سے گفتگو کی جن کی حکایات بکثرت کتابوں میں مذکور ہیں' چنانچہ حضرت ابراہیم ادھم علیہ الرحمتہ بیت المقدس کے راستہ میں ایک چھوٹے سے انار کے درخت کے سایہ میں اتر پڑے' تو اس درخت نے باآواز بلند کہا کہ اے ابو اسحٰق! آپ مجھے یہ شرف عطا فرمایئے کہ میرا ایک پھل کھا لیجئے' اس درخت کا پھل کھٹا تھا' مگر درخت کی تمنا پوری کرنے کے لئے آپ نے اس کا ایک پھل توڑ کر کھایا' تو وہ نہایت ہی میٹھا ہو گیا۔ اور آپ کی برکت سے وہ سال میں دو بہار پھلنے لگا اور وہ درخت اس قدر مشہور ہو گیا کہ لوگ اس کو رمانتہ العابدین (عابدوں کا انار) کہنے لگے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۶)

## (۷) شفائے امراض

اولیائے کرام کے لئے اس کرامت کا ثبوت بھی بکثرت کتابوں میں مرقوم ہے' چنانچہ حضرت سری سقطی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ ایک پہاڑ پر میں نے ایک ایسے بزرگ سے ملاقات کی جو اپاہجوں' اندھوں اور دوسرے قسم قسم کے مریضوں کو خدا

marfat.com

Marfat.com

کے حکم سے شفایاب فرماتے تھے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

### (۸) جانوروں کا فرماں بردار ہونا

بہت سے بزرگوں نے اپنی کرامت سے خطرناک درندوں کو اپنا فرمانبردار بنا لیا تھا' چنانچہ حضرت ابو سعید بن ابی الخیر مہینی علیہ الرحمتہ نے شیروں کو اپنا اطاعت گزار بنا رکھا تھا اور دوسرے بہت سے اولیاء شیروں پر سواری فرماتے تھے جن کی حکایات مشہور ہیں۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

### (۹) زمانہ کا مختصر ہو جانا

یہ کرامت بہت سے بزرگوں سے منقول ہے کہ ان کی صحبت میں لوگوں کو ایسا محسوس ہوا کہ پورا دن اس قدر جلدی گزر گیا کہ گویا گھنٹہ دو گھنٹہ کا وقت گزرا ہے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

### (۱۰) زمانہ کا طویل ہو جانا

اس کرامت کا ظہور سینکڑوں علماء و مشائخ سے اس طرح ہوا کہ ان بزرگوں نے مختصر سے مختصر وقتوں میں اس قدر زیادہ کام کر لیا کہ دنیا والے اتنا کام مہینوں بلکہ برسوں میں بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ امام شافعی و حجتہ الاسلام امام غزالی و علامہ جلال الدین سیوطی و امام الحرمین شیخ محی الدین نووی وغیرہ علماء دین نے اس قدر کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں کہ اگر ان کی عمروں کا حساب لیا جائے گا تو روزانہ اتنے زیادہ اوراق ان بزرگوں نے تصنیف فرمائے کہ کوئی اتنے زیادہ اوراق کو اتنی قلیل مدت میں نقل بھی نہیں کر سکتا' حالانکہ یہ اللہ والے تصنیف کے علاوہ دوسرے مشاغل بھی رکھتے تھے اور نفلی عبادتیں بھی بکثرت کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح منقول ہے کہ بعض بزرگوں نے دن رات میں آٹھ آٹھ ختم قرآن مجید کی تلاوت کر لی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان بزرگوں کے اوقات میں اس قدر اور اتنی زیادہ برکت ہوئی ہے کہ جس کو کرامت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

### (۱۱) مقبولیت دعا

marfat.com

Marfat.com

یہ کرامت بھی بہت زیادہ بزرگوں سے منقول ہے۔

## (۱۲) خاموشی و کلام پر قدرت

بعض بزرگوں نے برسوں تک کسی انسان سے کلام نہیں کیا اور بعض بزرگوں نے نمازوں اور ضروریات کے علاوہ کئی کئی دنوں تک مسلسل وعظ فرمایا اور درس دیا۔

## (۱۳) دلوں کو اپنی طرف کھینچ لینا

سینکڑوں اولیائے کرام سے یہ کرامت صادر ہوئی کہ جن بستیوں یا مجلسوں میں لوگ ان سے عداوت و نفرت رکھتے تھے۔ جب ان حضرات نے وہاں قدم رکھا، تو ان کی توجہات سے ناگہاں سب کے دل ان کی محبت سے لبریز ہو گئے اور سب کے سب پروانوں کی طرح ان کے قدموں پر نثار ہونے لگے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

## (۱۴) غیب کی خبریں

اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ اولیاء کرام نے دلوں میں چھپے ہوئے خیالات و خطرات کو جان لیا اور لوگوں کو غیب کی خبریں دیتے رہے اور ان کی پیشین گوئیاں سو فیصدی صحیح ہوتی رہیں۔

## (۱۵) کھائے پیئے بغیر زندہ رہنا

ایسے بزرگوں کی فہرست بہت ہی طویل ہے جو ایک مدت دراز تک بغیر کچھ کھائے پیئے زندہ رہ کر عبادتوں میں مصروف رہے اور انہیں کھانا یا پانی چھوڑ دینے سے ذرہ برابر کوئی ضعف بھی لاحق نہیں ہوا۔

## (۱۶) نظام عالم میں تصرفات

منقول ہے کہ بہت سے بزرگوں نے شدید قحط کے زمانے میں آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرمایا تو ناگہاں آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی، اور مشہور ہے کہ حضرت شیخ العباس شاطر علیہ الرحمتہ تو درہموں کے بدلے بارش فروخت کیا

marfat.com

Marfat.com

کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

## (۱۷) بہت زیادہ مقدار میں کھا لینا

بعض بزرگوں نے جب چاہا بیسیوں آدمیوں کی خوراک اکیلے کھا گئے اور انہیں کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

## (۱۸) حرام غذاؤں سے محفوظ

بہت سے اولیاء کرام کی یہ کرامت مشہور ہے کہ حرام غذاؤں سے وہ ایک خاص قسم کی بدبو محسوس کرتے تھے' چنانچہ حضرت شیخ حارث محاسبی علیہ الرحمتہ کے سامنے جب بھی کوئی حرام غذا لائی جاتی تھی' تو انہیں غذا سے ایسی ناگوار بدبو محسوس ہوتی تھی کہ وہ اس کو ہاتھ نہ لگا سکتے تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ حرام غذا کو دیکھتے ہی ان کی ایک رگ پھڑکنے لگتی تھی۔

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت شیخ العباس مری کے سامنے لوگوں نے امتحان کے طور پر حرام کھانا رکھ دیا' تو آپ نے فرمایا اگر حرام غذا کو دیکھ کر حارث محاسبی علیہ الرحمتہ کی ایک رگ پھڑکنے لگتی تھی' تو میرا یہ حال ہے کہ حرام غذا کے سامنے میری ستر رگیں پھڑکنے لگتی ہیں۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

## (۱۹) دور کی چیزوں کو دیکھ لینا

چنانچہ شیخ ابو اسحاق شیرازی علیہ الرحمتہ کی یہ مشہور کرامت ہے کہ وہ بغداد شریف میں بیٹھے ہوئے کعبہ مکرمہ کو دیکھا کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۵۷)

## (۲۰) ہیبت و دبدبہ

بعض اولیاء کرام سے اس کرامت کا صدور اس طور ہوا کہ ان کی صورت دیکھ کر بعض لوگوں پر اس قدر خوف و ہراس طاری ہوا کہ ان کا دم نکل گیا' چنانچہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمتہ کی ہیبت سے ان کی مجلس میں ایک شخص مر گیا۔ (حجۃ اللہ جلد ۲ ص ۸۵۷)

marfat.com

Marfat.com

## (۲۱) مختلف صورتوں میں ظاہر ہونا

اس کرامت کو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں "خلع و لبس" کہتے ہیں' یعنی ایک شکل کو چھوڑ کر دوسری شکل میں ظاہر ہو جانا۔ حضرات صوفیہ کا قول ہے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان ایک تیسرا عالم بھی ہے جس کو عالم مثال کہتے ہیں۔ اس عالم مثال میں ایک ہی شخص کی روح مختلف جسموں میں ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے قرآن مجید کی آیت کریمہ **فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا** سے استدلال کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت بی بی مریم کے سامنے ایک تندرست جوان آدمی کی صورت میں ظاہر ہو گئے تھے۔ یہ واقعہ عالم مثال میں ہوا تھا۔

یہ کرامت بہت سے اولیاء نے دکھائی ہے' چنانچہ حضرت قضیب البان موصلی علیہ الرحمۃ جن کا اولیاء کے طبقہ ابدال میں شمار ہوتا ہے' کسی نے آپ پر یہ تہمت لگائی کہ آپ نماز نہیں پڑھتے یہ سن کر آپ جلال میں آگئے اور فوراً ہی اپنے آپ کو اس کے سامنے چند صورتوں میں ظاہر کیا' اور پوچھا کہ بتا تو نے کس صورت میں مجھ کو ترک نماز کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ (حجۃ اللہ جلد ۲ ص ۸۵۸)

اسی طرح منقول ہے کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ جو مشائخ نقشبندیہ میں بہت ہی ممتاز بزرگ ہیں۔ جب حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمۃ ان کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے' تو حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ کے چہرہ اقدس پر ان کو داغ دھبے نظر آئے جس سے ان کے دل میں کچھ کراہت پیدا ہوئی تو اچانک آپ ان کے سامنے ایک ایسی نورانی شکل میں ظاہر ہو گئے کہ بے اختیار حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمۃ کا دل ان کی طرف مائل ہو گیا اور وہ فوراً ہی بیعت ہو گئے۔ (رشحات العیون)

## (۲۲) دشمنوں کے شر سے بچنا

خداوند قدوس نے بعض اولیاء کرام کو یہ کرامت بھی عطا فرمائی ہے کہ ظالم امراؤ سلاطین نے جب ان کے قتل یا ایذا رسانی کا ارادہ کیا' تو غیب سے ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ وہ ان کے شر سے محفوظ رہے جیسا کہ حضرت امام شافعی علیہ

marfat.com

Marfat.com

الرحمتہ کو خلیفہ بغداد ہارون رشید نے ایذا رسانی کے خیال سے دربار میں طلب کیا' مگر جب وہ سامنے گئے تو خلیفہ خود ایسی پریشانیوں میں مبتلا ہو گیا کہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۸)

## (۲۳) زمین کے خزانوں کو دیکھ لینا

بعض اولیائے کرام کو یہ کرامت ملی ہے کہ وہ زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانوں کو دیکھ لیا کرتے تھے' اور اس کو اپنی کرامت سے باہر نکال لیتے تھے' چنانچہ شیخ ابو تراب علیہ الرحمتہ نے ایک ایسے مقام پر جہاں پانی نایاب تھا' زمین پر ایک ٹھوکر مار کر پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۵۸)

## (۲۴) مشکلات کا آسان ہو جانا

یہ کرامت بزرگان دین سے بار بار اور بے شمار مرتبہ ظاہر ہو چکی ہے جس کی سینکڑوں مثالیں "تذکرۃ الاولیاء" (کشف المحجوب رسالہ تشریہ الابریز وغیرہ) وغیرہ مستند کتابوں میں مذکور ہیں۔

## (۲۵) مہلکات کا اثر نہ کرنا

چنانچہ مشہور ہے کہ ایک بدباطن بادشاہ نے کسی خدا رسیدہ بزرگ کو گرفتار کیا اور انہیں مجبور کر دیا کہ وہ کوئی تعجب خیز کرامت دکھائیں' ورنہ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ آپ نے اونٹ کی مینگنیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو اٹھا لاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا ہیں؟ جب لوگوں نے ان کو اٹھا کر دیکھا تو وہ خالص سونے کے ٹکڑے تھے۔ پھر آپ نے ایک خالی پیالے کو اٹھا کر گھمایا اور اوندھا کر کے بادشاہ کو دیا تو وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور اوندھا ہونے کے باوجود سے میں سے ایک قطرہ بھی پانی نہیں گرا۔ یہ دو کرامتیں دیکھ کر یہ بدعقیدہ بادشاہ کہنے لگا کہ یہ سب نظر بندی کے جادو کا کرشمہ ہے۔ پھر بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دیا۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوئے' تو بادشاہ نے مجلس سماع منعقد کرائی۔ جب ان درویشوں کو سماع سن کر جوش وجد میں حال آگیا' تو یہ سب لوگ جلتی ہوئی آگ میں

marfat.com

Marfat.com

داخل ہو کر رقص کرنے لگے۔ پھر ایک درویش بادشاہ کے بچے کو گود میں لے کر آگ میں کود پڑا اور تھوڑی دیر تک بادشاہ کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ بادشاہ اپنے بچے کے فراق میں بے چین ہو گیا' مگر پھر چند منٹوں میں درویش نے بادشاہ کے بچے کو اس حال میں بادشاہ کی گود میں ڈال دیا کہ بچے کے ایک ہاتھ میں سیب اور دوسرے ہاتھ میں انار تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ بیٹا! تم کہاں چلے گئے تھے؟ تو اس نے کہا کہ میں ایک باغ میں تھا' جہاں سے میں یہ پھل لایا ہوں۔ یہ دیکھ کر بھی ظالم و بدعقیدہ بادشاہ کا دل نہیں پسیجا اور اس نے اس بزرگ کو بار بار زہر کا پیالہ پلایا' مگر ہر مرتبہ زہر کے اثر سے اس بزرگ کے کپڑے پھٹتے رہے اور ان کی ذات پر زہر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۵۸)

کرامت کی یہ وہ پچیس قسمیں ہیں اور ان کی چند مثالیں ہیں جن کو حضرت علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "طبقات" میں تحریر فرمایا ہے' ورنہ اس کے علاوہ کرامات کی بہت سی قسمیں ہیں اور ان کی مثالیں اس قدر زیادہ تعداد میں ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے' تو ہزاروں اوراق کا ایک ضخیم دفتر تیار ہو سکتا ہے' مگر بطور مثال جس قدر ہم نے یہاں تحریر کر دیا' وہ طالب حق کی تسکین روح و اطمینان قلب کے لئے بہت کافی ہے۔ رہ گئے بدعقیدہ منکرین تو ان کی ہدایت کے لئے دلائل تو کیا؟ دور رسالت میں ان کے لئے معجزہ "شق القمر" بھی سود مند نہیں ہوا۔ مثل مشہور ہے کہ۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

## صحابی

جو مسلمان' بحالت ایمان حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے سرفراز ہوئے اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا' ان خوش نصیب مسلمانوں کو "صحابی" کہتے ہیں۔ ان صحابیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے' چنانچہ حضرت امام بیہقی کی روایت

marfat.com

Marfat.com

ہے کہ حجتہ الوداع میں ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ حج کے لئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے اور بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حجتہ الوداع میں صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ واللہ اعلم)
(زرقانی ج ۳ ص ۱۰۶ و مدارج جلد ۲ ص ۳۸۷)

## افضل الاولیاء

تمام علماء ملت و اکابر امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "افضل الاولیاء" ہیں' یعنی قیامت تک کے تمام اولیاء اگرچہ وہ درجہ ولایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں' مگر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالات ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ خداوند قدوس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع نبوت کے پروانوں کو مرتبہ ولایت کا وہ بلند مقام عطا فرمایا ہے اور ان مقدس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیم الشان کرامتوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اولیاء کے لئے اس معراج کمال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس قدر زیادہ کرامتوں کا صدور نہیں ہوا جس قدر کہ دوسرے اولیائے کرام سے کرامتیں منقول ہیں' لیکن واضح رہے کہ کثرت کرامت افضلیت ولایت کی دلیل نہیں' کیونکہ ولایت درحقیقت قرب الٰہی کا نام ہے۔ یہ قرب الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا' اسی قدر اس کی ولایت کا درجہ بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابہ کرام چونکہ نگاہ نبوت کے انوار اور فیضان رسالت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہیں' اس لئے بارگاہ خداوندی میں ان بزرگوں کو جو قرب و تقرب حاصل ہے' وہ دوسرے اولیاء اللہ کو حاصل نہیں' اس لئے اگرچہ صحابہ کرام سے بہت کم کرامتیں صادر ہوئیں' لیکن پھر بھی صحابہ کرام کا درجہ ولایت دوسرے اولیاء کرام سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے۔

بہرحال اگرچہ تعداد میں کم سہی' لیکن پھر بھی بہت سے صحابہ کرام سے کرامتوں کا صدور و ظہور ہوا ہے' چنانچہ ہم اپنی اس مختصری کتاب میں بعض صحابہ کرام کی چند کرامات کا تذکرہ تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ اہل ایمان پیارے

marfat.com

Marfat.com

حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی شمع نبوت کے ان پروانوں کی ولایت و کرامت کے ایمان افروز تذکروں سے اپنی دنیائے دل کو محبت و عقیدت کے شجرات الخلد کی جنت بنائیں' اور دشمنان صحابہ یا تو آفتاب رسالت کے نور سے چمکنے والے ان روشن ستاروں سے ہدایت کی روشنی حاصل کریں یا پھر اپنی آتش بغض و عناد میں جل بھن کر جہنم کا ایندھن بن جائیں۔

## عشرہ مبشرہ

یوں تو حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بہت سے صحابیوں کو مختلف اوقات میں جنت کو بشارت دی اور دنیا ہی میں ان کے جنتی ہونے کا اعلان فرما دیا' مگر دس ایسے جلیل القدر اور خوش نصیب صحابہ کرام ہیں جن کو آپ نے مسجد نبوی کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ ان کا نام لے کر جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی۔ تاریخ میں ان خوش نصیبوں کا لقب "عشرہ مبشرہ" ہے' جن کی مبارک فہرست یہ ہے۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق
۲۔ حضرت عمر فاروق
۳۔ حضرت عثمان غنی
۴۔ حضرت علی مرتضٰی
۵۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ
۶۔ حضرت زبیر بن العوام
۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف
۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص
۹۔ حضرت سعید بن زید
۱۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح

(رضی اللہ عنہم اجمعین)

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۶' مناقب عبدالرحمٰن بن عوف)

ہم سب سے پہلے ان دس جنتی صحابیوں کی چند کرامتوں کا تذکرہ تحریر کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے صحابہ کرام کی کرامتیں بھی تحریر کی جائیں گی اور اصحاب کرام کی کرامتوں کے ساتھ ساتھ ان چند مقدس خواتین اسلام کی کرامات بھی پیش کی جائیں گی جو شرف صحابیت سے سرفراز ہو کر ساری دنیا کی مومنات صالحات میں "صحابیات" کے معزز خطاب کے ساتھ ممتاز ہیں تاکہ اہل ایمان پر اس حقیقت کا

marfat.com

Marfat.com

آفتاب عالم تاب طلوع ہو جائے کہ فیضان نبوت کے انوار و برکات اور آفتاب رسالت کی تجلیات سے صرف مردوں ہی کا طبقہ مستفیض و مستنیر نہیں ہوا، بلکہ صنف نازک کی پردہ نشین خواتین پر بھی آفتاب نبوت کی نورانی شعاعیں اس طرح جلوہ ریز ہوئیں کہ وہ بھی مردوں کے دوش بدوش مظہر کمالات و صاحب کرامات ہو گئیں۔
اللہ اکبر! سچ ہے کہ۔

ظلمت کو ان کے نور نے کافور کر دیا
جس پر نگاہ ڈالی اسے نور کر دیا

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# کرامات صحابہ

سرکار دو عالم سے ملاقات کا عالم
عالم میں ہے معراج کمالات کا عالم
یہ راضی خدا سے ہیں' خدا ان سے ہے راضی
کیا کہئے؟ صحابہ کی کرامات کا عالم

## 1 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

خلیفہ اول جانشین پیغمبر امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام نامی "عبداللہ" "ابو بکر" آپ کی کنیت اور "صدیق و عتیق" آپ کا لقب ہے۔ آپ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندانی شجرہ سے مل جاتا ہے۔ آپ عام الفیل کے ڈھائی برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اس قدر جامع الکمالات اور مجمع الفضائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام اگلے اور پچھلے انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سفر و وطن کے تمام مشاہد و اسلامی جہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شامل ہوئے' اور صلح و جنگ کے تمام فیصلوں میں آپ شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر و مشیر بن کر مراحل نبوت کے ہر ہر موڑ پر آپ کے رفیق و جاں نثار رہے' دو برس تین ماہ گیارہ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہ کر ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ منگل کی رات وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور روضہ منورہ میں حضور رحمت عالم کے پہلوئے مقدس میں دفن ہوئے۔
(کمال و تاریخ الخلفاء)

### کرامات

marfat.com

Marfat.com

## کھانے میں عظیم برکت

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور گفتگو میں مصروف رہے' یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ نے دستر خوان نبوت پر کھا لیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں غائب رہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی صاحبہ نے کہا کہ میں نے کھانا پیش کیا' مگر ان لوگوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ خفا ہوئے اور وہ خوف و دہشت کی وجہ سے چھپ گئے اور آپ کے سامنے نہیں آئے۔ پھر جب آپ کا غصہ فرو ہو گیا' تو آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن میں سے لقمہ اٹھاتے تھے' تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا' اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے متعجب ہو کر اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے۔ بیوی صاحبہ نے قسم کھا کر کہا واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو ناگہاں مہمانوں کا ایک قافلہ دربار رسالت میں اترا' جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دوسرے شتر سوار تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا' لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۶ مختصراً)

marfat.com

Marfat.com

## شکم مادر میں کیا ہے

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا' وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں' لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے لینا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ابا جان! میری تو ایک ہی بہن "بی بی اسماء" ہیں' یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری بیوی "بنت خارجہ" جو حاملہ ہے' اس کے شکم میں لڑکی ہے' وہ تمہاری دوسری بہن ہے' چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام "ام کلثوم" رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

اس حدیث کے بارے میں حضرت علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول: یہ کہ آپ کو قبل وفات یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اسی مرض میں دنیا سے رحلت کروں گا' اس لئے بوقت وصیت آپ نے یہ فرمایا کہ "میرا مال آج میرے وارثوں کا مال ہو چکا ہے"

دوم: یہ کہ حاملہ کے شکم میں لڑکا یا لڑکی' اور ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو بلاشبہ و بالیقین پیغمبر کے جانشین حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو عظیم الشان کرامتیں ہیں۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲ ص ۲۱ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۰)

### ضروری انتباہ

حدیث مذکورہ بالا اور علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ کی تقریر سے معلوم ہوا

marfat.com

Marfat.com

کہ مَا فِی الْاَرْحَامِ (جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے)' اس کا علم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہو گیا تھا' لہٰذا یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قرآن مجید کی سورۂ لقمٰن میں جو یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ آیا ہے' یعنی خدا کے سوا کوئی اس بات کو نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ بغیر خدا کے بتائے ہوئے کوئی اپنی عقل و فہم سے نہیں جان سکتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ لیکن خداوند تعالیٰ کے بتا دینے سے دوسروں کو بھی اس کا علم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت انبیاء علیہم السلام وحی کے ذریعے اور اولیائے امت کشف و کرامت کے طور پر خداوند قدوس کے بتا دینے سے یہ جان لیتے ہیں کہ ماں کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ مگر اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی' ازلی و ابدی اور قدیم ہے اور انبیاء و اولیاء کا علم عطائی و فانی اور حادث ہے۔ اللہ اکبر! کہاں خداوند قدوس کا علم اور کہاں بندوں کا علم؟ دونوں میں بے انتہا فرق ہے۔

## نگاہ کرامت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد جو قبائل عرب مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے تھے' ان میں قبیلہ کندہ بھی تھا۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس قبیلہ والوں سے بھی جہاد فرمایا اور مجاہدین اسلام نے اس قبیلہ کے سردار اعظم یعنی اشعث بن قیس کو گرفتار کر لیا اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر اس کو دربار خلافت میں پیش کیا۔ امیر المومنین کے سامنے آتے ہی اشعث بن قیس نے باآواز بلند اپنے جرم ارتداد کا اقرار کر لیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے صدق دل سے اسلام قبول کر لیا۔ امیر المومنین نے خوش ہو کر اس کا قصور معاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت "ام فروہ" رضی اللہ عنہا سے اس کا نکاح کر کے اس کو اپنی قسم قسم کی عنایتوں اور نوازشوں سے سرفراز کر دیا۔ تمام حاضرین دربار حیران رہ گئے کہ مرتدین کا سردار جس نے مرتد ہو کر امیر المومنین سے بغاوت اور جنگ کی اور بہت سے مجاہدین اسلام کا خون ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مجرم کو امیر المومنین نے اس قدر کیوں نوازا؟ لیکن جب حضرت اشعث

marfat.com

Marfat.com

بن قیس رضی اللہ عنہ نے صادق الاسلام ہو کر عراق کے جہادوں میں اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے کہ عراق کی فتح کا سہرا انہیں کے سر رہا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ اور قلعہ مدائن و جلولا و نہاوند کی لڑائیوں میں انہوں نے سرفروشی و جانبازی کے جو حیرت ناک مناظر پیش کئے' انہیں دیکھ کر سب کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرامت نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کی ذات میں چھپے ہوئے کمالات کے جن انمول جوہروں کو برسوں پہلے دیکھ لیا تھا' وہ کسی اور کو نظر نہیں آئے تھے۔ یقیناً یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ (ازالتہ الخفاء مقصد نمبر ۲ ص ۳۹)

اسی لئے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے علم میں تین ہستیاں ایسی گزری ہیں جو فراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں۔

اول: امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ان کی نگاہ کرامت کی نوری فراست نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کمالات کو تاڑ لیا اور آپ نے حضرت عمر کو اپنے بعد خلافت کے لئے منتخب فرمایا جس کو تمام دنیا کے مورخین اور دانشوروں نے بہترین قرار دیا۔

دوم: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی حضرت صفوراء رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روشن مستقبل کو اپنی فراست سے بھانپ لیا اور اپنے والد حضرت شعیب علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ اس جوان کو بطور اجیر کے اپنے گھر پر رکھ لیں جبکہ انتہائی کسمپرسی کے عالم میں فرعون کے ظلم سے بچنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے ہجرت کر کے مصر سے "مدین" پہنچ گئے تھے' چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو اپنے گھر پر رکھ لیا اور ان کی خوبیوں کو دیکھ کر اور ان کے کمالات سے متاثر ہو کر اپنی صاحبزادی حضرت بی بی صفوراء کا ان سے نکاح کر دیا اور ان کے بعد خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت رسالت کے شرف سے سرفراز فرما دیا۔

marfat.com

Marfat.com

سوم: عزیز مصر کہ انہوں نے اپنی بیوی حضرت زلیخا کو حکم دیا کہ اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام ہمارے زر خرید غلام بن کر ہمارے گھر میں آئے ہیں' مگر خبردار! تم ان کے اعزاز و اکرام کا خاص طور پر اہتمام و انتظام رکھنا' کیونکہ عزیز مصر نے اپنی نگاہ فراست سے حضرت یوسف علیہ السلام کے شاندار مستقبل کو سمجھ لیا تھا کہ گو یہ آج غلام ہیں' مگر یہ ایک دن مصر کے بادشاہ ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۷ و ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲ ص ۳۳)

## کلمہ طیبہ سے قلعہ مسمار

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قیصر روم سے جنگ کے لئے مجاہدین اسلام کی ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ یہ اسلامی فوج قیصر روم کی لشکری طاقت کے مقابلہ میں صفر کے برابر تھی' مگر جب اس فوج نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارا تو کلمہ طیبہ کی آواز سے قیصر روم کے قلعہ میں ایسا زلزلہ آگیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔ بلاشبہ یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے' کیونکہ آپ نے اپنے دست مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی بشارت دے کر اس فوج کو جہاد کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲ ص ۴۰)

## خون میں پیشاب کرنے والا

ایک شخص نے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں خواب میں پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ نے انتہائی غیظ و غضب اور جلال میں تڑپ کر فرمایا کہ تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے' لہٰذا اس گناہ سے توبہ کر اور خبردار! آئندہ ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسا مت کرنا۔ وہ شخص اس اپنے چھپے ہوئے گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۷)

marfat.com

Marfat.com

## سلام سے دروازہ کھل گیا

جب حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر لوگ حجر منورہ کے پاس پہنچے' تو لوگوں نے عرض کیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللہ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ' یہ عرض کرتے ہی روضہ منورہ کا بند دروازہ دم بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی۔

اَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ (یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو)

(تفسیر کبیر' ج ۵' ص ۴۷۸)

## کشف مستقبل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس سے صرف چند دن پہلے رومیوں سے جنگ کے لئے ایک لشکر کی روانگی کا حکم فرمایا اور اپنی علالت ہی کے دوران اپنے دست مبارک سے جنگ کا جھنڈا باندھا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ہاتھ یہ نشان اسلام دے کر انہیں اس لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ ابھی یہ لشکر مقام "جرف" میں خیمہ زن تھا اور عساکر اسلامیہ کا اجتماع ہو ہی رہا تھا کہ وصال کی خبر پھیل گئی اور یہ لشکر "جرف" سے مدینہ منورہ واپس آگیا۔ وصال کے بعد ہی بہت سے قبائل عرب مرتد اور اسلام سے منحرف ہو کر کافر ہو گئے نیز مسیلمۃ الکذاب نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے قبائل عرب میں ارتداد کی آگ بھڑکا دی اور بہت سے قبائل مرتد ہو گئے۔

اس انتشار کے دور میں امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہ حکم فرمایا کہ "جَيْشِ اُسَامَةَ" یعنی اسلام کا وہ لشکر جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت روانہ فرمایا اور وہ واپس لوٹ آیا ہے' دوبارہ اس کو جہاد کے لئے روانہ کیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام بارگاہ خلافت کے اس اعلان سے انتہائی متوحش ہو گئے اور کسی طرح بھی یہ معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایسی خطرناک صورت حال میں جب کہ بہت سے قبائل اسلام سے منحرف ہو کر مدینہ منورہ پر حملوں کی

marfat.com

Marfat.com

تیاریاں کر رہے ہیں اور جھوٹے مدعیان نبوت نے جزیرۃ العرب میں لوٹ مار اور بغاوت کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔ اتنی بڑی اسلامی فوج کا جس میں بڑے بڑے نامور اور جنگ آزما صحابہ کرام موجود ہیں' ملک سے باہر بھیج دینا اور مدینہ منورہ کو بالکل عساکر اسلامیہ سے خالی چھوڑ کر خطرات مول لینا کسی طرح بھی عقل سلیم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا' چنانچہ صحابہ کبار کی ایک منتخب جماعت جس کے ایک فرد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں' بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے جانشین پیغمبر! اے مخدوش اور پرخطر ماحول میں جبکہ مدینہ منورہ کے چاروں طرف مرتدین نے شورش پھیلا رکھی ہے' یہاں تک کہ مدینہ منورہ پر حملہ کے خطرات درپیش ہیں۔ آپ حضرات اسامہ کے لشکر کو روانگی سے روک دیں تاکہ اس فوج کی مدد سے مرتدین کا مقابلہ کیا جائے اور ان کا قلع قمع کر دیا جائے۔

یہ سن کر آپ نے جوش غضب میں تڑپ کر فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے پرندے اچک لے جائیں یہ مجھے گوارا ہے' لیکن میں اس فوج کو روانگی سے روک دوں جس کو اپنے دست مبارک سے جھنڈا باندھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا' یہ ہرگز ہرگز کسی حال میں بھی میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا' میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا اور اس میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کروں گا' چنانچہ آپ نے تمام صحابہ کرام کے منع کرنے کے باوجود اس لشکر کو روانہ کر دیا۔ خدا کی شان کہ جب جوش جہاد میں بھرا ہوا عساکر اسلامیہ کا یہ سمندر موجیں مارتا ہوا روانہ ہوا' تو اطراف و جوانب کے تمام قبائل میں شوکت اسلام کا سکہ بیٹھ گیا اور مرتد ہو جانے والے قبائل یا وہ قبیلے جو مرتد ہونے کا ارادہ رکھتے تھے' مسلمانوں کا یہ دل بادل لشکر دیکھ کر خوف و دہشت سے لرزہ براندام ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر خلیفہ وقت کے اس بہت بڑی فوج ریزرو موجود نہ ہوتی' تو وہ بھلا اتنا بڑا لشکر ملک کے باہر کس طرح بھیج سکتے تھے؟ اس کیال کے آتے ہی ان جنگجو قبائل نے جنہوں نے مرتد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا پلان بنایا تھا' خوف و دہشت سے سہم کر اپنا پروگرام ختم کر دیا' بلکہ بہت سے پھر تائب ہو کر آغوش اسلام میں آگئے اور مدینہ منورہ مرتدین کے حملوں سے محفوظ رہا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا

marfat.com

Marfat.com

لشکر مقام "ابنی" میں پہنچ کر رومیوں کے لشکر سے معروف پیکار ہو گیا اور وہاں بہت ہی خوں ریز جنگ کے بعد لشکر اسلام فتح یاب ہو گیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بے شمار مال غنیمت لے کر چالیس دن کے بعد فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور اب تمام صحابہ کرام انصار و مہاجرین پر اس راز کا انکشاف ہو گیا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنا عین مصلحت کے مطابق تھا' کیونکہ اس لشکر نے ایک طرف تو رومیوں کی عسکری طاقت کو تہس نہس کر دیا اور دوسری طرف مرتدین کے حوصلوں کو بھی پست کر دیا۔

یہ امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک عظیم کرامت ہے کہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات آپ پر قبل از وقت منکشف ہو گئے اور آپ نے اس فوج کشی کے مبارک اقدام کو اس وقت اپنی نگاہ کرامت سے نتیجہ خیز دیکھ لیا تھا' جبکہ وہاں تک دوسرے صحابہ کرام کا وہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۵۱' مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۰۹ تا ص ۴۱۱ وغیرہ)

## مدفن کے بارے میں غیبی آواز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیرالمومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو شہدائے کرام کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے اور بعض حضرات چاہتے تھے کہ آپ کی قبر شریف جنت البقیع میں بنائی جائے' لیکن میری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ میرے اسی حجرہ میں سپرد خاک کئے جائیں جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور ہے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور خواب میں یہ آواز میں نے سنی کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ ضُمُّوا الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ (یعنی حبیب کو حبیب سے ملا دو) خواب سے بیدار ہو کر میں نے لوگوں سے اس آواز کا ذکر کیا' تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ یہ آواز ہم لوگوں نے بھی سنی ہے اور مسجد نبوی کے اندر بہت سے لوگوں کے کانوں میں یہ آواز آئی ہے۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہو

marfat.com

Marfat.com

گیا کہ آپ کی قبر اطہر روضہ متورہ کے اندر بنائی جائے۔ اس طرح آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے اقدس میں مدفون ہو کر اپنے حبیب کے قرب خاص سے سرفراز ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۵۰)

## دشمن خنزیر و بندر بن گئے

حضرت امام مستغفری رحمتہ اللہ علیہ نے ثقات سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگ تین آدمی ایک ساتھ یمن جا رہے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی جو کوفی تھا' وہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں بدزبانی کر رہا تھا' ہم لوگ اس کو بار بار منع کرتے تھے' مگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتا تھا' جب ہم لوگ یمن کے قریب پہنچ گئے اور ہم نے اس کو نماز فجر کے لئے جگایا' تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی یہ خواب دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور مجھے فرمایا کہ "اے فاسق! خداوند تعالیٰ نے تجھ کو ذلیل و خوار فرما دیا اور تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا" اس کے بعد فوراً ہی اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے اور تھوڑی دیر میں اس کی صورت بالکل ہی بندر جیسی ہو گئی۔ ہم لوگوں نے نماز فجر کے بعد اس کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے اوپر رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب کے وقت جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو چند بندر وہاں جمع تھے۔ جب اس نے بندروں کے غول کو دیکھا تو رسی تڑوا کر یہ اونٹ کے پالان سے کود پڑا اور بندروں کے غول میں شامل ہو گیا۔ ہم لوگ حیران ہو کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ بندروں کا غول اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے' تو ہم نے یہ دیکھا کہ یہ بندروں کے پاس بیٹھا ہوا ہم لوگوں کی طرف بڑی حسرت سے دیکھتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ گھڑی بھر کے بعد جب سب بندر وہاں سے دوسری طرف جانے لگے' تو یہ بھی ان بندروں کے ساتھ چلا گیا۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۵۳)

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا' مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔ تنگ آکر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہو کر سفر کرو' چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہو گیا۔ جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا' تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا۔ جب ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم اور تمہارا مولیٰ ہمارے قافلہ کے ساتھ وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ یہ سن کر غلام نے کہا کہ میرے مولیٰ کا حال تو بہت ہی برا ہے۔ ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے۔ غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہو کر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی۔ پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا' تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے۔ آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا' لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور یہ شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہو کر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا' مجبوراً ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کو اپنے ساتھ کوفہ تک لائے۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۵۴)

## شیخین کا دشمن کتا بن گیا

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ سے ناقل ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں بددعا کی۔ جب دوسرے سال میں نے اسی مسجد میں نماز پڑھی' تو نماز کے بعد امام نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں بہترین دعا مانگی۔ میں نے مصلیوں سے پوچھا کہ تمہارا پرانا امام کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر اس کو دیکھ لیجئے! میں جب ان لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں پہنچا' تو یہ دیکھ کر مجھ پر بڑی عبرت ہوئی کہ ایک کتا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم وہی امام ہو جو حضرات شیخین کے لئے بددعا کیا کرتا تھا' اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ہاں!

marfat.com

Marfat.com

(شواہد النبوۃ ص ۱۵۶)

اللہ اکبر! سبحان اللہ! کیا عظیم الشان ہے شان صحابہ کرام کی! بالخصوص یار غار رسول حضرت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔ کیا خوب کہا ہے کسی مداح صحابہ نے۔

بیچ میں شمع تھی اور چاروں طرف پروانے — ہر کوئی اس کے لئے جان جلانے والا
دعویٰ الفت احمد تو سبھی کرتے ہیں — کوئی نکلے تو ذرا رنج اٹھانے والا

کام الفت کے تھے وہ جن کو صحابہ نے کیا
کیا نہیں یاد تمہیں "غار" میں جانے والا

## تبصرہ

کسی کام کے انجام اور مستقبل کے حالات کو جان لینا' ہر شخص جانتا ہے کہ یقیناً یہ غیب کا علم ہے۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مذکورہ بالا کرامات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ امیر المومنین کو اللہ تعالیٰ نے کشف والہام کے طور پر ان غیبوں کا علم عطا فرما دیا تھا۔

للہ! انصاف کیجئے کہ جب خلیفہ پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے الہام و کشف کے ذریعہ علم غیب کی کرامت عطا فرمائی۔ تو کیا اس نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مقدس وحی کے ذریعہ علم غیب کا معجزہ نہ عطا فرمایا ہو گا؟ کیا معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ کو علم غیب بتانے کی قدرت نہیں؟ یا نعوذ باللہ! نبی علیہ الصلوۃ والسلام میں علم غیب حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں۔ بتائیے دنیا میں کون ایسا احمق ہے جو خدا کی قدرت اور اس کے نبی کی صلاحیت سے انکار کر سکتا ہے۔ جب خدا کی قدرت مسلم اور نبی کی صلاحیت تسلیم ہے' تو پھر بھلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ وہابی علماء جو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھٹانے کے لئے لنگر لنگوٹ کس کر بلکہ برہنہ ہو کر میدان میں اتر پڑے ہیں۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے اور سینکڑوں آیات بینات اور دلائل و شواہد کو دیکھتے ہوئے بھی آنکھ میچ کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علم غیب کا چلا چلا کر انکار کرتے رہتے

marfat.com

Marfat.com

ہیں اور اپنے پیروں اور ہوا خواہوں کو اس درجہ گمراہ کر چکے ہیں کہ ان کے عوام گمراہی کی بھول بھلیوں سے نکل کر صراط مستقیم کی شاہراہ پر آنے کے لئے کسی طرح تیار ہی نہیں ہوتے اور مثل مشہور ہے کہ سوتے کو جگانا بہت آسان ہے' مگر جاگتے کو جگانا انتہائی مشکل ہے۔ اس لئے اب ہم ان لوگوں کی ہدایت سے تقریباً مایوس ہو چکے ہیں' کیونکہ یہ لوگ جاہل نہیں' بلکہ متجاہل ہیں' یعنی سب کچھ جانتے ہوئے بھی جاہل بنے ہوئے ہیں اور یہ لوگ طالب حق نہیں ہیں' بلکہ معاند ہیں' یعنی حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی حق کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس لئے ہم اپنے سنی حنفی بھائیوں کو یہی مخلصانہ مشورہ بلکہ حکم دیتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب داں ہونے کے عقیدہ پر خود پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور ان گمراہوں کی تقریروں' تحریروں اور صحبتوں سے بالکل قطعی طور پر پرہیز کریں' کیونکہ گمراہی کے جراثیم بہت جلد اثر کر جاتے ہیں اور ہدایت کا نور بڑی مشکل اور بے حد جدوجہد کے بعد ملتا ہے۔ خداوند کریم ہمارے برادران اہل سنت کے ایمان و عقائد کی حفاظت فرمائے اور تمام گمراہوں' بددینوں اور بیدینوں کے شر سے بچائے رکھے۔ (آمین)

آخر الذکر مذکورہ بالا تین روایتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی مقدس شان میں بدگوئی اور بدزبانی کا انجام کتنا خطرناک و عبرتناک ہے؟ زمانہ حال کے تبرائی روافض کے لئے یہ روایات تازیانہ عبرت ہیں کہ وہ لوگ اپنی تبرا بازیوں سے باز آجائیں' ورنہ ہلاکتوں اور بربادیوں کا سگنل ڈاؤن ہو چکا ہے اور قریب ہے کہ عذاب الٰہی کی ریل گاڑی ان ظالموں کو روند کر چور چور کر ڈالے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ نبشاء بھی دونوں جہان کی لعنتوں میں گرفتار ہو کر دنیا میں مسخ ہو کر خنزیر و بندر اور کتے بنا دیئے جائیں گے اور آخرت میں قہر جبار و غضب جبار میں گرفتار ہو کر عذاب نار پا کر ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔

حضرات اہل سنت کو لازم ہے کہ تمام گمراہ فرقوں کی طرح روافض و خوارج سے بھی اسی طرح مقاطعہ رکھیں اور ان سے الگ تھلگ رہیں' کیونکہ یہ سب فرقے جو شان رسالت دربار صحابیت و بارگاہ اہل بیت میں گستاخیاں کرتے ہیں' یقیناً بلاشبہ یہ

marfat.com

Marfat.com

سب کے سب جہنمی ہیں اور یہ لوگ جہاں بھی اور جس مجلس میں بھی رہیں گے' ان پر خدا کی پھٹکار پڑتی رہے گی اور ظاہر ہے کہ جو ان کے پاس بیٹھے گا ان سے میل جول رکھے گا' ان پر اترنے والی پھٹکار سے اس کو بھی ضرور کچھ نہ کچھ حصہ مل جائے گا' لہذا خیریت اسی میں ہے کہ آگ سے دور ہی رہئے' ورنہ اگر جلنے سے بچیں گے' تو کم از کم اس کی آنچ سے نہ بچ سکیں گے۔ خداوند کریم حضرات اہل سنت کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

## 2 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ دوم جانشین پیغمبر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو حفص" اور لقب "فاروق اعظم" ہے آپ اشراف قریش میں اپنی ذاتی و خاندانی وجاہت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز ہیں۔ آٹھویں پشت میں آپ کا خاندانی شجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے ملتا ہے۔ آپ واقعہ فیل کے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اعلان نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے' جبکہ ایک روایت میں آپ سے پہلے کل انتالیس آدمی اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ کے مسلمان ہو جانے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور ان کو ایک بہت بڑا سہارا مل گیا۔ یہاں تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ خانہ کعبہ کی مسجد میں اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔

آپ تمام اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے لڑتے رہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اسلامی تحریکات اور صلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں حضور سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر و مشیر کی حیثیت سے وفادار اور رفیق کار رہے۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد آپ کو خلیفہ منتخب فرمایا اور دس برس چھ ماہ چار دن آپ نے تخت خلافت پر رونق افروز ہو کر جانشینی رسول کی تمام ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ انجام دیا۔ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ چہار شنبہ کے دن نماز فجر میں ابو لولوء فیروز مجوسی کافر نے آپ کو شکم میں خنجر مار کر اور آپ یہ زخم کھا کر تیسرے دن شرف شہادت سے سرفراز ہو

marfat.com

Marfat.com

گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی' اور روضہ مبارکہ کے اندر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پہلوئے نور میں مدفون ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء وازالۃ الخفاء وغیرہ)

# کرامات

## قبر والوں سے گفتگو

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک نوجوان صالح کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے فلاں! اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ **ولمن خاف مقام ربہ جنتان** (یعنی جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا۔ اس کے لئے دو جنتیں ہیں) اے نوجوان! بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس نوجوان صالح نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور با آواز بلند دو مرتبہ جواب دیا کہ میرے رب نے یہ دونوں جنتیں مجھے عطا فرما دی ہیں۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۰' بحوالہ حاکم)

## مدینہ کی آواز نہاوند تک

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر نہاوند کی سرزمین میں جہاد کے لئے روانہ فرما دیا۔ آپ جہاد میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے ناگہاں یہ ارشاد فرمایا کہ **یا ساریۃ الجبل** (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لو۔ حاضرین مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ تو سرزمین نہاوند میں مصروف جہاد ہیں اور مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل کی دوری پر ہیں۔ آج امیر المومنین نے انہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ میدان جنگ

marfat.com

Marfat.com

میں جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہم کو شکست ہونے لگی۔ تو اتنے میں ناگہاں ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چلا چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لو۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز ہے۔ یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پشت کر کے صف بندی کا حکم دیا اور اس کے بعد جو ہمارے لشکر کی کفار سے ٹکر ہوئی' تو ایک دم اچانک جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور دم زدن میں اسلامی لشکر نے کفار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عساکر اسلامیہ کے قاہرانہ حملوں کی تاب نہ لا کر کفار کا لشکر میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلا اور افواج اسلام نے فتح مبین کا پرچم لہرا دیا۔
(مشکوۃ باب الکرامات ص ۵۴۶ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۰ و تاریخ الخلفاء ص ۸۵)

## تبصرہ

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کی اس حدیث کرامت سے چند باتیں معلوم ہوئیں جو طالب حق کے لئے روشنی کا منارہ ہیں۔

ا۔ یہ کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم اور آپ کے سپہ سالار دونوں صاحب کرامت ہیں' کیونکہ مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل کی دوری پر آواز کو پہنچا دینا یہ امیر المومنین کی کرامت ہے اور سینکڑوں میل کی دوری سے کسی آواز کو سن لینا یہ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے۔

۲۔ یہ کہ امیر المومنین نے مدینہ طیبہ سے سینکڑوں میل کی دوری پر نہاوند کے میدان جنگ اور اس کے احوال و کیفیات کو دیکھ لیا اور پھر عساکر اسلامیہ کے مشکلات کا حل بھی منبر پر کھڑے کھڑے لشکر کے سپہ سالار کو بتا دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کے کان اور آنکھ اور ان کی سمع و بصر کی طاقتوں کو عام انسانوں کے کان و آنکھ اور ان کی قوتوں پر ہرگز ہرگز قیاس نہیں کرنا چاہئے' بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے کان اور آنکھ کو عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کی آنکھوں' کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثل اور بے مثال ہے اور ان سے ایسے

marfat.com

Marfat.com

ایسے کارہائے نمایاں انجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

۳۔ حدیث مذکور بالا سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حکومت ہوا پر بھی تھی اور ہوا بھی ان کے کنٹرول میں تھی' اس لئے کہ آوازوں کو دوسروں کے کانوں تک پہنچانا درحقیقت ہوا کا کام ہے کہ ہوا کے تموج ہی سے آوازیں لوگوں کے کانوں کے پردوں سے ٹکرا کر سنائی دیا کرتی ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب چاہا اپنے قریب والوں کو اپنی آواز سنا دی اور جب چاہا' تو سینکڑوں میل دور والوں کو بھی سنا دی' اس لئے کہ ہوا آپ کے زیر فرمان تھی' جہاں تک آپ نے چاہا ہوا سے آواز پہنچانے کا کام لے لیا۔

سبحان اللہ! سچ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے کہ **من کان للہ کان اللہ لہ** (یعنی جو خدا کا بندہ فرماں بردار بن جاتا ہے' تو خدا اس کا کارساز و مددگار بن جاتا ہے) اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

(یعنی تو خدا کی حکم سے سرتابی نہ کر' تاکہ تیرے حکم سے دنیا کی کوئی چیز روگردانی نہ کرے)

## دریا کے نام خط

روایت ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ مصر کا دریائے نیل خشک ہو گیا۔ مصری باشندوں نے مصر کے گورنر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فریاد کی اور یہ کہا کہ مصر کی تمام تر پیداوار کا دارومدار اسی دریائے نیل کے پانی پر ہے۔ اے امیر! اب تک ہمارا یہ دستور رہا ہے کہ جب کبھی بھی یہ دریا سوکھ جاتا ہے تو ہم لوگ ایک خوبصورت کنواری لڑکی کو اس دریا میں زندہ دفن کر کے دریا کی بھینٹ چڑھایا کرتے تھے۔ تو یہ دریا جاری ہو جایا

marfat.com

Marfat.com

کرتا تھا۔ اب ہم کیا کریں؟ گورنر نے جواب دیا کہ ارحم الراحمین اور رحمتہ للعالمین کا رحمت بھرا دین ہمارا اسلام ہرگز ہرگز بھی بھی اس بے رحمی اور ظالمانہ فعل کی اجازت نہیں دے سکتا۔ لہٰذا تم لوگ انتظار کرو۔ میں دربار خلافت میں خط لکھ کر دریافت کرتا ہوں۔ وہاں سے جو حکم ملے گا ہم اس پر عمل کریں گے۔

چنانچہ ایک قاصد گورنر کا خط لے کر مدینہ منورہ دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ امیرالمومنین نے گورنر کا خط پڑھ کر دریائے نیل کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس کا مضمون یہ تھا۔

اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود جاری ہوا کرتا تھا تو ہم کو تیری کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوتا تھا تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہو جا!

امیرالمومنین نے اس خط کو قاصد کے حوالہ فرمایا اور حکم دیا کہ میرے اس خط کو دریائے نیل میں دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق گورنر مصر نے اس خط کو دریائے نیل کی خشک ریت میں دفن کر دیا۔ خدا کی شان کہ جیسے ہی امیرالمومنین کا خط دریا میں دفن کیا گیا' فوراً ہی دریا جاری ہو گیا اور اس کے بعد پھر کبھی خشک نہیں ہوا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۱ و ازالتہ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۶۶)

تبصرہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جس طرح ہوا پر امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی' اسی طرح دریاؤں کے پانیوں پر بھی آپ کی حکمرانی کا پرچم لہرا رہا تھا اور دریاؤں کی روانی بھی آپ کی فرماں بردار و خدمت گزار تھی۔

## چادر دیکھ کر آگ بجھ گئی

روایت ہے کہ آپ کی خلافت کے دور میں ایک مرتبہ ناگہاں ایک پہاڑ کے غار سے ایک بہت ہی خطرناک آگ نمودار ہوئی جس نے آس پاس کی تمام چیزوں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ جب لوگوں نے دربار خلافت میں فریاد کی' تو امیرالمومنین نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم

marfat.com

Marfat.com

میری یہ چادر لے کر آگ کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اس مقدس چادر کو لے کر روانہ ہو گئے اور جیسے ہی آگ کے قریب پہنچے' یکایک وہ آگ بجھنے اور پیچھے ہٹنے لگی' یہاں تک کہ وہ غار کے اندر چلی گئی اور جب یہ چادر لے کر غار کے اندر داخل ہو گئے' تو وہ آگ بالکل ہی بجھ گئی اور پھر کبھی بھی ظاہر نہیں ہوئی۔ (ازالتہ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۷۲)

## تبصرہ

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ہوا اور پانی کی طرح آگ پر بھی امیر المومنین کی حکمرانی تھی اور آگ بھی آپ کے تابع فرمان تھی۔

## مار سے زلزلہ ختم

امام الحرمین نے اپنی کتاب "الشامل" میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا اور زمین زوروں کے ساتھ کانپنے اور ہلنے لگی۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں بھر کر زمین پر ایک درہ مار اور بلند آواز سے تڑپ کر فرمایا۔ **قری الم اعدل علیک** (اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل نہیں کیا ہے؟) آپ کا فرمان جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہو گئی اور زلزلہ ختم ہو گیا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۱ و ازالتہ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۷۲)

## تبصرہ

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت جس طرح ہوا' پانی' آگ پر تھی' اسی طرح زمین پر بھی آپ کے فرمان شاہی کا سکہ چلتا تھا۔ مذکورہ بالا چاروں کرامتوں سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی حکومت ہوا' آب' پانی اور مٹی سبھی پر ہے اور چونکہ یہ چاروں اربعہ عناصر کہلاتے ہیں یعنی انہیں چاروں سے تمام کائنات عالم کے مرکبات بنائے گئے ہیں' تو جب ان چاروں عناصر پر اولیاء کرام کی حکومت ثابت ہو گئی' تو جو جو چیزیں ان چاروں عناصر سے مرکب ہوئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان پر بطریق اولیٰ اولیاء کرام کی حکومت ہو گی۔

marfat.com

Marfat.com

## دور سے پکار کا جواب

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرزمین روم میں مجاہدین اسلام کا ایک لشکر بھیجا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد بالکل ہی اچانک مدینہ منورہ میں نہایت ہی بلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ یہ فرمایا' یَا لَبَّیْکَاہُ! یَا لَبَّیْکَاہُ (یعنی اے شخص' میں تیری پکار پر حاضر ہوں) اہل مدینہ حیران رہ گئے اور ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا کہ امیر المومنین کس فریاد کرنے والے کی پکار کا جواب دے رہے ہیں؟ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد وہ لشکر مدینہ منورہ واپس لوٹا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور اپنی جنگی کارناموں کا ذکر کرنے لگا' تو امیر المومنین نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑ دو! پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے زبردستی دریا میں اتارا تھا اور اس نے یَا عُمَرَاہُ! یَا عُمَرَاہُ (اے میرے عمر میری خبر لیجئے) پکارا تھا اور اس کا کیا واقعہ تھا؟

سپہ سالار نے فاروقی جلال سے سہم کر کانپتے ہوئے عرض کیا کہ امیر المومنین! مجھے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا تھا' اس لئے میں نے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کو دریا میں اترنے کا حکم دیا' چونکہ موسم بہت ہی سرد تھا اور زور دار ہوائیں چل رہی تھیں' اس لئے اس کو سردی لگ گئی' اور اس نے دو مرتبہ زور زور سے یَا عُمَرَاہُ! یَا عُمَرَاہُ کہہ کر آپ کو پکارا۔ پھر یکایک اس کی روح پرواز کر گئی۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ہرگز ہرگز اس کو ہلاک کرنے کے ارادہ سے دریا میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب اہل مدینہ نے سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سنا' تو ان لوگوں کی سمجھ میں آگیا کہ امیر المومنین نے ایک دن جو دو مرتبہ یَا لَبَّیْکَاہُ! یَا لَبَّیْکَاہُ فرمایا تھا' درحقیقت یہ اسی مظلوم مجاہد کی فریاد و پکار کا جواب تھا۔ امیر المومنین سپہ سالار کا بیان سن کر غیظ و غضب میں بھر گئے اور فرمایا کہ سرد موسم اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں میں اس مجاہد کو دریا کی گہرائی میں اتارنا یہ قتل خطا کے حکم میں ہے' لہٰذا تم اپنے مال میں سے اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا ادا کرو اور خبردار! خبردار! آئندہ کسی سپاہی سے ہرگز ہرگز کبھی کوئی ایسا کام نہ لینا جس میں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو' کیونکہ میرے نزدیک ایک مسلمان کا ہلاک ہو جانا بڑی سے بڑی ہلاکتوں سے بھی کہیں

marfat.com
Marfat.com

بڑھ چڑھ کر بابرکت ہے۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۷۲)

## تبصرہ

امیرالمومنین نے اس وفات پانے والے سپاہی کی فریاد اور پکار کو سینکڑوں میل کی دوری سے سن لیا اور اس کا جواب بھی دیا۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولیاء کرام دور کی آوازوں کو سن لیتے تھے اور ان کا جواب بھی دیتے ہیں۔

## دو غیبی شیر

روایت ہے کہ بادشاہ روم کا بھیجا ہوا ایک عجمی کافر مدینہ منورہ آیا اور لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پتہ پوچھا۔ لوگوں نے بتا دیا کہ وہ دوپہر کو کھجور کے باغوں میں شہر سے کچھ دو قیلولہ فرماتے ہوئے تم کو ملیں گے۔ یہ عجمی کافر ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا درہ اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی کافر اس ارادے سے تلوار کو نیام سے نکال کر آگے بڑھا کہ امیرالمومنین کو قتل کر کے بھاگ جائے' مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا بالکل ہی اچانک اس نے یہ دیکھا کہ دو شیر منہ پھاڑے ہوئے اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف و دہشت سے بلبلا کر چیخ پڑا اور اس کی چیخ کی آواز سن کر امیرالمومنین بیدار ہو گئے اور یہ دیکھا کہ عجمی کافر ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ آپ نے اس کی چیخ اور دہشت کا سبب دریافت فرمایا' تو اس نے سچ سچ سارا واقعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا اور امیرالمومنین نے اس کے ساتھ نہایت ہی مشفقانہ برتاؤ فرما کر اس کے قصور کو معاف کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۷۲ و تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۸)

## تبصرہ

یہ روایت بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی حفاظت کے لئے غیب سے ایسے سامان فراہم فرماتا ہے کہ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا اور

marfat.com

Marfat.com

یہی غیبی سامان اولیاء اللہ کی کرامت کہلاتے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

محال است چوں دوست دارد ترا
کہ در دست دشمن گزارد ترا

یعنی اللہ تعالیٰ جب تم کو اپنا محبوب بندہ بنا لے' تو پھر یہ محال ہے کہ وہ تم کو تمہارے دشمن کے ہاتھ میں کسمپرسی کے عالم میں چھوڑ دے' بلکہ اس کی کبریائی ضرور دشمنوں سے حفاظت کے لئے اپنے محبوب بندوں کی غیبی طور پر امداد و نصرت کا سامان پیدا فرما دیتی ہے اور یہی نصرت ایمانی فضل ربانی بن کر اس طرح محبوبان الہٰی کی دشمنوں سے حفاظت کرتی ہے' جس کو دیکھ کر بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے "دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است"

## قبر میں بدن سلامت

ولید بن عبدالملک اموی کے دور حکومت میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے تعمیر جدید کے لئے بنیاد کھودی گئی' تو ناگہاں بنیاد میں ایک پاؤں نظر آیا' لوگ گھبرا گئے اور سب نے یہی خیال کیا کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پائے اقدس ہے' لیکن جب عروہ بن زبیر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھا اور پہچانا' پھر قسم کھا کر یہ فرمایا کہ یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس پاؤں نہیں ہے' بلکہ یہ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم شریف ہے' تو لوگوں کی گھبراہٹ اور بے چینی میں قدرے سکون ہوا۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۶)

## تبصرہ

بخاری شریف کی یہ روایت اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ بعض اولیائے کرام کے مقدس جسموں کو قبر کی مٹی برسوں گزر جانے کے بعد بھی نہیں کھا سکتی۔ بدن تو بدن ان کے کفن کو بھی مٹی میلا نہیں کرتی۔ جب اولیاء کرام کا یہ حال ہے' تو بھلا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کیا حال ہو گا۔ پھر حضور سیدالانبیاء خاتم

marfat.com

Marfat.com

الانبیاء شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا کیا کہنا؟ جبکہ وہ اپنی قبر منور میں جسمانی لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں' جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔
فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی بھی دی جاتی ہے)

## جو کہہ دیا ہو گیا

ربیعہ بن امیہ بن خلف نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا یہ خواب بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں ایک ہرے بھرے میدان میں ہوں۔ پھر میں اس سے نکل کر ایک ایسے چٹیل میدان میں آگیا جس میں کہیں دور دور تک گھاس یا درخت کا نام و نشان بھی نہیں تھا اور جب میں نیند سے بیدار ہوا تو واقعی میں ایک بنجر میدان میں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تو ایمان لائے گا' پھر اس کے بعد کافر ہو جائے گا اور کفر ہی کی حالت میں مرے گا۔ اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے' میں نے یوں ہی جھوٹ موٹ آپ سے یہ کہہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو' مگر میں نے جو تعبیر دی ہے' وہ اب پوری ہو کر رہے گی' چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نے شراب پی اور امیر المومنین نے اس کو درہ مار کا سزا دی اور اس کو شہر بدر کر کے خیبر بھیج دیا۔ وہ ظالم وہاں سے بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا اور وہاں جا کر وہ مردود نصرانی ہو گیا اور مرتد ہو کر کفر ہی کی حالت میں مر گیا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۱۷۰)

## لوگوں کی تقدیر میں کیا ہے؟

عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کا ایک وفد امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آیا' تو اس جماعت میں اشتر نام کا ایک شخص بھی تھا امیر المومنین اس کو سر سے پیر تک بار بار گرم گرم نگاہوں سے دیکھتے رہے' پھر مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ شخص تمہارے ہی قبیلہ کا ہے؟ میں نے کہا "جی ہاں" اس وقت آپ نے فرمایا کہ خدا اس کو غارت کرے اور اس کے شر و فساد سے اس

marfat.com

Marfat.com

امت کو محفوظ رکھے۔ امیر المومنین کی اس دعا کے بیس برس بعد جب باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا' تو یہی "اشتر" اس باغی گروہ کا ایک بہت بڑا لیڈر تھا۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ملک شام کے کفار سے جہاد کرنے کے لئے لشکر بھرتی فرما رہے تھے۔ ناگہاں ایک ٹولی آپ کے سامنے آئی' تو آپ نے انتہائی کراہت کے ساتھ ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوبارہ یہ لوگ آپ کے روبرو آئے' تو آپ نے منہ پھیر کر ان لوگوں کو اسلامی فوج میں بھرتی کرنے سے انکار فرما دیا۔ لوگ آپ کے اس طرز عمل سے انتہائی حیران تھے' لیکن آخر میں یہ راز کھلا کہ اس ٹولی میں "اسود تجیبی" بھی تھا جس نے اس واقعہ سے بیس برس بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی تلوار سے شہید کیا اور اس ٹولی میں عبدالرحمن بن ملجم مرادی بھی تھا جس نے اس واقعہ سے تقریباً چھبیس برس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی تلوار سے شہید کر ڈالا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۱۶۹ و ص ۱۷۲)

## تبصرہ

مذکورہ بالا کراموں میں آپ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کے خاتمہ کے بارے میں برسوں پہلے یہ خبر دے دی کہ وہ کافر ہو کر مرے گا اور بیس برس پہلے آپ نے "اشتر" کے شر و فساد سے امت کے محفوظ رہنے کی دعا مانگی۔ اور "اسود تجیبی" سے اس بناء پر منہ پھیر لیا اور اسلامی لشکر میں اس کو بھرتی کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قاتلوں میں سے تھے اور چھبیس برس پہلے آپ نے عبدالرحمن بن ملجم مرادی کو بنظر کراہت دیکھا اور اسلامی لشکر میں اس بناء پر بھرتی نہیں فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاتل تھا۔

اس مقدس روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء کرام کو خداوند قدوس کے بتانے سے آدمیوں کی تقدیروں کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ نے اپنی مثنوی شریف میں فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

لوح محفوظ است پیش اولیاء
ازچہ محفوظ است محفوظ از خطاء

(یعنی لوح محفوظ اولیاء کرام کے پیش نظر رہتی ہے جس کو دیکھ کر وہ انسانوں کی تقدیروں میں کیا لکھا ہے؟ اس کو جان لیتے ہیں۔ لوح محفوظ کو اس لئے لوح محفوظ کہتے ہیں کہ وہ غلطیوں اور خطاؤں سے محفوظ ہے۔

## دعا کی مقبولیت

ابو ہدبہ حمصی کا بیان ہے کہ جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی کہ عراق کے لوگوں نے آپ کے گورنر کو اس کے منہ پر کنکریاں مار کر اور ذلیل و رسوا کر کے شہر سے باہر نکال دیا ہے' تو آپ کو اس خبر سے انتہائی رنج و قلق ہوا اور آپ بے انتہا غضب ناک ہو کر مسجد نبوی میں تشریف لے گئے اور اس غیظ و غضب کی حالت میں آپ نے نماز شروع کر دی' لیکن چونکہ آپ فرط غضب سے مضطرب تھے' اس لئے آپ کو نماز میں سہو ہو گیا اور اپ اس رنج و غم سے اور بھی زیادہ بے تاب ہو گئے اور انتہائی رنج و غم کی حالت میں آپ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! قبیلہ ثقیف کے لونڈے (حجاج بن یوسف ثقفی) کو ان لوگوں پر مسلط فرما دے جو زمانہ جاہلیت کا حکم چلا کر ان عراقیوں کے نیک و بد کسی کو بھی نہ بخشے' چنانچہ آپ کی یہ دعا قبول ہو گئی اور عبدالملک بن مروان اموی کے دور حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی عراق کا گورنر بنا اور اس نے عراق کے باشندوں پر ظلم و ستم کا ایسا پہاڑ توڑا کہ عراق کی زمین بلبلا اٹھی۔ حجاج بن یوسف ثقفی اتنا بڑا ظالم تھا کہ اس نے جن لوگوں کو رسی میں باندھ کر اپنی تلوار سے قتل کیا' ان مقتولوں کی تعداد ایک لاکھ یا اس سے کچھ زائد ہی ہے اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے' ان کی گنتی کا تو شمار ہی نہیں ہو سکا۔

حضرت ابن لہیعہ محدث نے فرمایا ہے کہ جس وقت امیر المومنین نے یہ دعا مانگی تھی' اس وقت حجاج بن یوسف ثقفی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر۲' ص ۱۷۲)

marfat.com

Marfat.com

## تبصرہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کو غیب کی باتوں کا بھی علم عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ روایت مذکورہ بالا میں آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ ابھی حجاج بن یوسف ثقفی پیدا بھی نہیں ہوا تھا' لیکن امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ حجاج بن یوسف ثقفی نامی ایک بچہ پیدا ہو گا' جو بڑا ہو کر گورنر بنے گا اور انتہائی ظالم ہو گا۔

ظاہر ہے کہ قبل از وقت ان باتوں کا معلوم ہو جانا یقیناً یہ غیب کا علم ہے۔ اب مسئلہ آفتاب عالم تاب سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے' تو پھر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً" حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یقیناً علوم غیبیہ کا خزانہ عطا فرمایا ہے اور یہ حضرات بے شمار غیب کی باتوں کو خدا تعالیٰ کے بتا دینے سے جانتے ہیں اور دوسروں کو بھی بتاتے ہیں' چنانچہ اہل حق حضرات علماء اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام بالخصوص حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار علوم غیبیہ کے خزانے عطا فرمائے ہیں اور یہی عقیدہ حضرات تابعین و حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی تھا۔

چنانچہ مواہب لدنیہ شریف میں ہے کہ

قد اشتھر وانتشر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیب

(جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیوب پر مطلع ہیں۔ یہ بات صحابہ کرام میں عام طور پر مشہور اور زبان زد خاص و عام تھی)

اسی طرح مواہب لدنیہ کی شرح میں علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے۔

واصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم جازمون باطلاعہ علی الغیب

(یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

Marfat.com

غیب کی باتوں پر مطلع ہیں) ان دو بزرگوں کے علاوہ دوسرے بہت سے ائمہ کرام نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں اس تصریح کو بیان فرمایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو ہماری کتاب "قرآنی تقریریں" اور "قیامت کب آئے گی؟"

## 3 حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت "ابو عمرو" اور لقب "ذوالنورین" (دو نور والے) ہے۔ آپ قریشی ہیں اور آپ کا نسب نامہ یہ ہے' عثمان بن عفان بن ابی العاص' بن امیہ بن عبد شمس' بن عبدمناف۔ آپ کا خاندانی شجرہ "عبد مناف" پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ آپ نے آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور آپ کو آپ کے چچا اور دوسرے خاندانی کافروں نے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے بے حد ستایا۔ آپ نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی' اس لئے آپ "صاحب الہجرتین" (دو ہجرتوں والے) کہلاتے ہیں اور چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاجزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں' اس لئے آپ کا لقب "ذوالنورین" ہے۔ آپ جنگ بدر کے علاوہ دوسرے تمام اسلامی جہادوں میں کفار سے جنگ فرماتے رہے۔ جنگ بدر کے موقع پر ان کی زوجہ محترمہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی تھیں' سخت علیل ہو گئی تھیں' اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ بدر میں جانے سے منع فرما دیا' لیکن ان کو مجاہدین بدر میں شمار فرما کر مال غنیمت میں سے مجاہدین کے برابر حصہ دیا اور اجر و ثواب کی بشارت بھی دی۔ حضرت امیر المومنین عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور بارہ برس تک تخت خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔

آپ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت کے حدود میں بہت زیادہ توسیع ہوئی اور افریقہ وغیرہ بہت سے ممالک مفتوح ہو کر خلافت راشدہ کے زیر نگیں ہوئے۔ بیاسی برس کی عمر میں مصر کے باغیوں نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور بارہ ذوالحجہ یا

marfat.com

Marfat.com

اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن ان باغیوں میں سے ایک بدنصیب نے آپ کو رات کے وقت اس حال میں شہید کر دیا کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کے خون کے چند قطرات قرآن شریف کی آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر پڑے۔ آپ کے جنازہ کی نماز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور اپ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (تاریخ الخلفاء و ازالۃ الخفاء وغیرہ)

# کرامات

## زنا کار آنکھیں

علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "طبقات" میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک شخص نے راستہ چلتے ہوئے ایک اجنبی عورت کو گھور گھور کر غلط نگاہوں سے دیکھا۔ اس کے بعد یہ شخص امیرالمومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس شخص کو دیکھ کر حضرت امیرالمومنین نے نہایت ہی پرجلال لہجہ میں فرمایا کہ تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زنا کے اثرات ہوتے ہیں۔ شخص مذکور نے (جل بھن کر) کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ پر وحی اترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں زنا کے اثرات ہیں؟

امیرالمومنین نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر وحی تو نہیں نازل ہوتی ہے' لیکن میں نے جو کچھ کہا ہے یہ بالکل ہی قول حق اور سچی بات ہے اور خداوند قدوس نے مجھے ایک ایسی فراست (نورانی بصیرت) عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دلوں کے حالات و خیالات کو معلوم کر لیا کرتا ہوں۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۲ و ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲' ص ۲۲۷)

تبصرہ

marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید میں خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ **کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ** یعنی آدمی جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کے قلب پر ایک سیاہ داغ اور بدنما دھبہ پڑ جاتا ہے اور چونکہ قلب پورے جسم کا بادشاہ ہے' اس لئے قلب پر جب کوئی اثر پڑتا ہے' تو پورا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے' تو خاصان خدا جن کی آنکھوں میں نور بصارت کے ساتھ ساتھ نور بصیرت بھی ہوا کرتا ہے۔ وہ بدن کے ہر ہر حصہ میں ان اثرات کو اپنے نور فراست اور نگاہ کرامت سے دیکھ لیا کرتے ہیں۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ اہل بصیرت اور صاحب باطن تھے' اس لئے انہوں نے اپنی نگاہ کرامت سے شخص مذکور کی آنکھوں میں اس کے گناہ کے اثرات دیکھ لیا اور اس کی آنکھوں کو اس لئے زناکار کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ **"زنا العینین النظر"** (یعنی کسی اجنبی عورت کو بری نیت سے دیکھنا یہ آنکھوں کا زنا ہے۔) واللہ اعلم!

## ہاتھ میں کینسر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف کے منبر اقدس پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ بالکل ہی اچانک ایک بدنصیب اور خبیث النفس انسان جس کا نام "جہجاہ غفاری" تھا' کھڑا ہو گیا اور آپ کے دست مبارک سے عصا چھین کر اس کو توڑ ڈالا۔ آپ نے اپنے حلم و حیاء کی وجہ سے اس سے کوئی مواخذہ نہیں فرمایا' لیکن خدا تعالیٰ کی قہاری و جباری نے اس بے ادبی اور گستاخی پر اس مردود کو یہ سزا دی کہ اس کے ہاتھ میں کینسر کا مرض ہو گیا اور اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر پڑا اور وہ یہ سزا پا کر ایک سال کے اندر ہی مر گیا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۲ و تاریخ الخلفاء ص ۱۱۲)

## گستاخی کی سزا

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں ملک شام کی سرزمین میں

marfat.com

Marfat.com

تھا' تو میں نے ایک شخص کو بار بار یہ صدا لگاتے ہوئے سنا کہ "ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے" میں اٹھ کر اس کے پاس گیا' تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور اپنے چہرے کے بل زمین پر اوندھا پڑا ہوا بار بار لگاتار یہی کہہ رہا ہے کہ "ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے" یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص! تیرا کیا حال ہے؟ اور کیوں اور کس بناء پر تجھے اپنے جہنمی ہونے کا یقین ہے؟ یہ سن کر اس نے یہ کہا اے شخص! میرا حال نہ پوچھ۔ میں ان بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جو امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے لئے ان کے مکان میں گھس پڑے تھے۔ میں جب تلوار لے کر ان کے قریب پہنچا' تو ان کی بیوی صاحبہ نے مجھے ڈانٹ کر شور مچانا شروع کر دیا' تو میں نے ان کی بیوی صاحبہ کو ایک تھپڑ مار دیا۔ یہ دیکھ کر امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا مانگی کہ "اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو کاٹ ڈالے اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھی کر دے اور تجھ کو جہنم میں جھونک دے" اے شخص! میں امیرالمومنین کے پر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی قاہرانہ دعا کو سن کر کانپ اٹھا اور میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف و دہشت سے کانپتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔

امیرالمومنین کی چار دعاؤں میں سے تین دعاؤں کی زد میں تو میں آچکا ہوں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور دونوں آنکھیں اندھی ہو چکیں۔ اب صرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنم میں داخل ہونا باقی رہ گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ بھی یقیناً ہو کر رہے گا۔ چنانچہ اب میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں اور اپنے جرم کو بار بار یاد کر کے نادم و شرمسار ہو رہا ہوں اور اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۲۷)

تبصرہ

مذکورہ بالا دونوں روایتوں اور کرامتوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگرچہ

marfat.com

Marfat.com

بہت بڑا ستار و غفار اور غفور و رحیم ہے' لیکن اگر کوئی بدنصیب اس کے محبوب بندوں کی شان میں کوئی گستاخی و بے ادبی کرتا ہے' تو خداوند قدوس کی قہاری و جباری اس مردود کو ہرگز ہرگز معاف نہیں فرماتی' بلکہ ضرور بالضرور دنیا و آخرت کے بڑے بڑے عذابوں میں گرفتار کر دیتی ہے اور دونوں جہان میں قہر و قہار و غضب جبار کا اس طرح سزاوار ہو جاتا ہے کہ دنیا میں لعنتوں کی مار اور پھٹکار اور آخرت میں عذاب نار کے سوا اس کو کچھ نہیں ملتا۔ رافضی اور وہابی جن کے دین و مذہب کی بنیاد ہی محبوبان خدا کی بے ادبی پر ہے۔ ہم نے ان گستاخوں اور بے ادبوں میں سے کئی ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان لوگوں پر قہر کی ایسی مار پڑی ہے کہ توبہ توبہ' الامان اور مرتے وقت ان لوگوں کا اتنا برا حال ہوا ہے کہ توبہ توبہ۔ نعوذ باللہ!

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اللہ والوں کی بے ادبی گستاخی کی لعنت سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوبوں کی تعظیم و توقیر اور ان کی ادب و احترام کی توفیق بخشے۔ (آمین)

## خواب میں پانی پی کر سیراب

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور ان کے گھر میں پانی کی ایک بوند کا جانا بند کر دیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیاس کی شدت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا' تو آپ اس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن سلام! آج میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پرانوار سے خواب میں مشرف ہوا تو آپ نے انتہائی مشفقانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! ظالموں نے پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بیقرار کر دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ "جی ہاں" تو فوراً ہی آپ نے دریچے میں سے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا' جو نہایت شیریں اور ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا تھا' میں اس کو پی کر سیراب ہو گیا اور اب اس وقت بیداری کی حالت میں بھی اس پانی کی ٹھنڈک میں اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عثمان!

marfat.com

Marfat.com

اگر تمہاری خواہش ہو تو ان باغیوں کے مقابلہ پر میں تمہیں امداد و نصرت کروں اور اگر تم چاہو' تو ہمارے پاس آکر روزہ افطار کرو۔ اے عبداللہ بن سلام! میں نے خوش ہو کر یہ عرض کر دیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے دربار پر انوار میں حاضر ہو کر روزہ افطار کرنا یہ زندگی سے ہزاروں لاکھوں درجے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اور اسی دن رات میں باغیوں نے آپ کو شہید کر دیا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۸۲)

## اپنے مدفن کی خبر

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جو "حش کوکب" کہلاتا ہے' تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر ایک جگہ پر یہ فرمایا کہ عنقریب یہاں ایک مرد صالح دفن کیا جائے گا' چنانچہ اس کے بعد ہی آپ کی شہادت ہو گی اور باغیوں نے آپ کے جنازہ مبارکہ کے ساتھ اس قدر ہلڑ بازی کی کہ آپ کو نہ روضہ منورہ کے قریب دفن کیا جا سکا۔ نہ جنت البقیع کے اس حصہ میں مدفون کئے جا سکے جو کبار صحابہ کا قبرستان تھا' بلکہ سب سے دور الگ تھلگ "حش کوکب" میں آپ سپرد خاک کئے گئے' جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہاں امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک بنے گی' کیونکہ اس وقت تک وہاں کوئی قبر تھی ہی نہیں۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲' ص ۲۲۷)

## تبصرہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو ان باتوں کا بھی علم عطا فرما دیتا ہے کہ وہ کب؟ اور کہاں وفات پائیں گے؟ اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ چنانچہ سینکڑوں اولیاء کرام کے تذکروں میں لکھا ہوا ہے کہ ان اللہ والوں نے قبل از وقت لوگوں کو یہ بتا دیا ہے کہ وہ کب؟ اور کس جگہ وفات پا کر مدفون ہوں گے۔

## ضروری انتباہ

marfat.com

Marfat.com

اس موقع پر بعض کج فہم اور بد عقیدہ لوگ عوام کو بہکاتے رہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے' وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو نہیں جانتا کہ وہ کونسی زمین میں مرے گا) لہٰذا اولیاء کرام کے یہ سب قصے غلط ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیت حق اور برحق ہے اور ہر مومن کا اس پر ایمان ہی' مگر اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کوئی شخص اپنی عقل و فہم سے اس بات کو نہیں جان سکتا کہ وہ کب اور کہاں مرے گا؟ لیکن اگر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں' حضرات انبیاء کرام کو بذریعہ وحی اور اولیاء کرام کو بطریق کشف و کرامت ان چیزوں کا علم عطا فرما دے تو وہ بھی یہ جان لیتے ہیں کب؟ اور کہاں؟ ان کا انتقال ہو گا؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہی ہے کہ کون کہاں مرے گا' لیکن اللہ تعالیٰ کے بتا دینے سے خاصان خدا بھی اس بات کو جان لیتے ہیں کہ کون کہاں مرے گا؟ مگر کہاں اللہ تعالیٰ کا علم اور کہاں بندوں کا علم۔ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی' ذاتی اور قدیم ہے اور بندوں کا علم عطائی اور حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی' ابدی اور غیر محدود ہے اور بندوں کا علم فانی اور محدود ہے۔

یہ مسئلہ نہایت ہی صفائی کے ساتھ واضح ہو گیا کہ قرآنی ارشاد کا مفاد کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کون کب اور کہاں مرے گا؟ اور اہل حق کا یہ عقیدہ کہ اولیاء کرام بھی جانتے ہیں کہ کون کب اور کہاں مرے گا؟ یہ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہیں اور ان دونوں باتوں میں ہرگز ہرگز کوئی تعارض نہیں' کیونکہ جہاں یہ کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کون کب اور کہاں مرے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر خدا کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اور جہاں یہ کہا گیا کہ حضرات انبیاء و اولیاء جانتے ہیں کہ کون کب اور کہاں مرے گا' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء خدا کے بتا دینے سے جان لیتے ہیں۔ اب ناظرین کرام انصاف فرمائیں کہ ان دونوں باتوں میں کونسا تعارض اور ٹکراؤ ہے؟ دونوں ہی باتیں اپنی اپنی جگہ سو فیصدی صحیح اور درست ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## شہادت کے بعد غیبی آواز

marfat.com

Marfat.com

حضرت عدی بن حاتم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ کوئی شخص بلند آواز سے یہ کہہ رہا تھا، "اَبْشِرْ اِبْنَ عَفَّانَ بِرَوْحٍ وَرِیْحَانٍ وَبِرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ اَبْشِرْ اِبْنَ عَفَّانَ بِغُفْرَانٍ وَرِضْوَانٍ"

(یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راحت اور خوشبو کی بشارت دو اور نہ ناراض ہونے والے رب کی ملاقات کی خوشخبری سناؤ اور خدا کے غفران و رضوان کی بھی بشارت دے دو۔) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس آواز کر ادھر ادھر نظر دوڑانے لگا اور پیچھے مڑ کر بھی دیکھا، مگر کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۵۸)

## مدفن میں فرشتوں کا ہجوم

روایت میں ہے کہ باغیوں کی ہلڑ بازیوں کے سبب تین دن تک آپ کی مقدس لاش بے گور و کفن پڑی رہی۔ پھر چند جاں نثاروں نے رات کی تاریکی میں آپ کے جنازہ مبارکہ کو اٹھا کر جنت البقیع میں پہنچا دیا اور آپ کی مقدس قبر کھودنے لگے۔ اچانک ان لوگوں نے دیکھا کہ سواروں کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے پیچھے پیچھے جنت البقیع میں داخل ہوئی۔ ان سواروں کو دیکھ کر لوگوں پر ایسا خوف طاری ہوا کہ کچھ لوگوں نے جنازہ مبارکہ کو چھوڑ کر بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ یہ دیکھ کر سواروں نے باآواز بلند کہا کہ آپ لوگ ٹھہرے رہیں اور بالکل نہ ڈریں، ہم لوگ بھی ان کی تدفین میں شرکت کے لئے یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ یہ آوز سن کر لوگوں کا خوف دور ہو گیا اور اطمینان و سکون کے ساتھ لوگوں نے آپ کو دفن کیا۔ قبرستان سے لوٹ کر ان صحابیوں نے قسم کھا کر لوگوں سے کہا کہ یقیناً یہ فرشتوں کی جماعت تھی۔

(شواہد النبوۃ ص ۱۵۸)

## گستاخ درندہ کے منہ میں

منقول ہے کہ حجاج کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔ تمام اہل قافلہ حضرت امیر

marfat.com

Marfat.com

المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر زیارت کرنے اور فاتحہ خوانی کے لئے گئے' لیکن ایک شخص جو آپ سے بغض و عناد رکھتا تھا' توہین و اہانت کے طور پر آپ کی زیارت کے لئے نہیں گیا اور لوگوں سے کہنے لگا وہ بہت دور ہے' اس لئے میں نہیں جاؤں گا۔

یہ قافلہ جب اپنے وطن کو واپس لوٹنے لگا' تو قافلہ کے تمام افراد خیر و عافیت اور سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے وطن پہنچ گئے' لیکن وہ شخص جو آپ کی قبر انور کی زیارت کے لئے نہیں گیا تھا' اس کا یہ انجام ہوا کہ درمیان راہ میں بیچ قافلہ کے اندر ایک درندہ جانور دراتا اور غراتا ہوا آیا اور اس شخص کو اپنے دانتوں سے دبوچ کر اور پنجوں سے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

یہ منظر دیکھ کر تمام اہل قافلہ نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بے ادبی و بے حرمتی کا انجام ہے۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۵۸)

## تبصرہ

مذکورہ بالا تینوں روایتوں سے امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالت شان اور دربار خداوندی میں ان کی مقبولیت اور ولایت و کرامت کا ایسا عظیم الشان نشان ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے مراتب کی بلندیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا اور آخری روایت تو ان گستاخوں کے لئے بہت ہی عبرت خیز و خوفناک نشان ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بدزبان ہو کر خلفاء ثلاثہ پر تبرا بازی کیا کرتے ہیں' جیسا کہ ہمارے دور کے شیعہ کا مذموم و ناپاک طریقہ ہے۔

اہل سنت حضرات پر لازم ہے کہ ان کی مجالس میں ہرگز ہرگز قدم نہ رکھیں' ورنہ قہرالٰہی میں مبتلا ہونے کا خطرناک اندیشہ ہے۔ خداوند کریم ہر مسلماں کو اپنے قہر و غضب سے بچائے رکھے اور حضرات خلفاء کرام اور تمام صحابہ کرام کی محبت و عقیدت کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

marfat.com

Marfat.com

# 4 حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ چہارم جانشین رسول وزوج بتول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت "ابو الحسن" اور "ابو تراب" ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند ارجمند ہیں۔ عام الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی۔ ۱۳ رجب کو جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت ہر وقت آپ کی امداد و نصرت میں لگے رہتے تھے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہیں۔ جنگ بدر' جنگ احد' جنگ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ جنگ فرماتے رہے اور کفار عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر اور سورما آپ کی مقدس تلوار ذوالفقار کی مار سے مقتول ہوئے۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے آپ کو امیر المومنین منتخب کیا اور چار برس آٹھ ماہ نو دن تک آپ مسند خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی مردود نے نماز فجر کو جاتے ہوئے آپ کی مقدس پیشانی اور نورانی چہرے پر ایسی تلوار ماری جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہو گئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت سے سیراب ہو گئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ آپ کی شہادت ہوئی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) آپ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دفن فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء و ازالۃ الخفاء وغیرہ)

## کرامات

marfat.com

Marfat.com

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں گئے' تو آپ نے قبروں کے ساتھ کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے قبر والو! اسلام علیکم ورحمتہ اللہ! کیا تم لوگ اپنی خبریں ہمیں سناؤ گے یا ہم تم لوگوں کو تمہاری خبریں سنائیں؟ اس کے جواب میں قبروں کے اندر سے آواز آئی' "وعلیک السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" اے امیر المومنین! آپ ہی ہمیں یہ سنائیے کہ ہماری موت کے بعد ہمارے گھروں میں کیا کیا معاملات ہوئے؟ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے قبر والو! تمہارے بعد تمہارے گھروں کی خبر یہ ہے کہ تمہاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے نکاح کر لیا اور تمہارے مال و دولت کو تمہارے وارثوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور تمہارے چھوٹے بچے یتیم ہو کر دربدر پھر رہے ہیں اور تمہارے مضبوط اونچے اونچے محلوں میں تمہارے دشمن آرام و چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں قبروں میں سے ایک مردہ کی یہ دردناک آواز آئی کہ اے امیر المومنین! ہماری یہ خبر ہے کہ ہمارے کفن پرانے ہو کر پھٹ چکے ہیں اور جو کچھ ہم نے دنیا میں خرچ کیا تھا' اس کو ہم نے یہاں پا لیا ہے اور جو کچھ ہم دنیا میں چھوڑ آئے تھے' اس میں ہمیں گھاٹا ہی گھاٹا اٹھانا پڑا ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۳)

## تبصرہ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو یہ طاقت و قدرت عطا فرماتا ہے کہ قبر والے ان کے سوالوں کا باآواز بلند اس طرح جواب دیتے ہیں کہ دوسرے حاضرین بھی سن لیتے ہیں۔ یہ قدرت و طاقت عام انسانوں کو حاصل نہیں ہے۔ لوگ اپنی آوازیں تو مردوں کو سنا سکتے ہیں اور مردے ان کی آوازوں کو سن بھی لیتے ہیں' مگر قبر کے اندر سے مردوں کی آوازوں کو سن لینا یہ عام انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے' بلکہ یہ خاصان خدا کا خاص حصہ اور خاصہ ہے جس کو ان کی کرامت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا اور اس روایت سے یہ بھی پتہ چلا

marfat.com

Marfat.com

...ا کہ قبر والوں کا یہ اقبالی بیان ہے کہ مرنے والے دنیا میں جو مال و دولت چھوڑ کر مر ...جاتے ہیں' اس میں مرنے والوں کے لئے سراسر گھاٹا ہی گھاٹا ہے اور جس مال و ...دولت کو وہ مرنے سے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' وہی ان کے کام آنے والا ...ج ہے۔

## ...لج زدہ اچھا ہو گیا

علامہ تاج الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "طبقات" میں ذکر فرمایا ہے ... ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اپنے دونوں شاہزادگان ...حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حرم کعبہ میں حاضر تھے کہ ... میانی رات میں ناگہاں یہ سنا کہ ایک شخص بہت ہی گڑگڑا کر اپنی حاجت کے لئے ... مانگ رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس ... وہ شخص اس حال میں حاضر خدمت ہوا کہ اس کے بدن کی ایک کروٹ فالج زدہ ... اور وہ زمین پر گھسٹتا ہوا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے اس کا قصہ دریافت فرمایا ...اس نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! میں بہت ہی بے باکی کے ساتھ قسم قسم کے ...گناہوں میں دن رات منہمک رہتا تھا اور میرا باپ جو بہت ہی صالح اور پابند شریعت ...مسلمان تھا' بار بار مجھ کو ٹوکتا اور گناہوں سے منع کرتا رہتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے ... کی نصیحت سے ناراض ہو کر اس کو مار دیا اور مار کھا کر میرا باپ رنج و غم میں ڈوبا ...ہوا حرم کعبہ آیا اور میرے لئے بددعا کرنے لگا۔ ابھی اس کی دعا ختم بھی نہیں ہوئی ...تھی کہ بالکل ہی اچانک میری ایک کروٹ پر فالج کا اثر ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر ...چلنے لگا۔ اس غیبی سزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر اپنے ... سے اپنے جرم کی معافی طلب کی اور میرے باپ نے اپنی شفقت پدری سے مجبور ...ہو کر مجھ پر رحم کھایا اور مجھے معاف کر دیا اور کہا کہ بیٹا چل! میں نے تیرے لئے ...بددعا کی تھی' اسی جگہ اب میں تیرے لئے صحت و سلامتی کی دعا مانگوں گا۔ چنانچہ میں ...نے باپ کو اونٹنی پر سوار کر کے مکہ معظمہ لا رہا تھا کہ راستے میں بالکل ناگہاں اونٹنی ...ایک مقام پر بدک کر بھاگنے لگی اور میرا باپ اس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے

marfat.com

Marfat.com

درمیان ہلاک ہو گیا اور اب میں اکیلا ہی حرم کعبہ میں آ کر دن رات رو رو کر خدا
تعالیٰ سے اپنی تندرستی کے لئے دعائیں مانگتا رہتا ہوں۔ امیر المومنین نے ساری
سرگزشت سن کر فرمایا کہ اے شخص! اگر واقعی تیرا باپ تجھ سے خوش ہو گیا تھا' ت
اطمینان رکھ کر خدا کریم بھی تجھ سے خوش ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ اے امیر
المومنین! میں بحلف شرعی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا باپ مجھ سے خوش ہو گیا تھا۔
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کی حالت زار پر رحم کھا ک
اس کو تسلی دی اور چند رکعت نماز پڑھ کر اس کی تندرستی کے لئے دعا مانگی۔ پھر فرمایا
اے شخص! اٹھ کھڑا ہو جا! یہ سنتے ہی وہ بلا تکلف اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا۔ آپ
نے فرمایا کہ اے شخص' اگر تو نے قسم کھا کر یہ نہ کہا ہوتا کہ تیرا باپ تجھ سے خوش
ہو گیا تھا' تو میں ہرگز تیرے لئے دعا نہ کرتا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۲۳

## گرتی ہوئی دیوار تھم گئی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المومنین
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دیوار کے سائے میں ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے
کے لئے بیٹھ گئے درمیان مقدمہ میں لوگوں نے شور مچایا کہ اے امیر المومنین! یہاں
سے اٹھ جایئے' یہ دیوار گر رہی ہے۔ آپ نے نہایت ہی سکون و اطمینان کے ساتھ
فرمایا کہ مقدمہ کی کارروائی جاری رکھو۔ اللہ تعالیٰ بہترین حافظ و ناصر نگہبان ہے۔
چنانچہ اطمینان کے ساتھ آپ اس مقدمہ کا فیصلہ فرما کر جب وہاں سے چل دیئے' ت
فوراً ہی وہ دیوار گر گئی۔ (ازالتہ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۷۳)

## تبصرہ

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ خداوند قدوس اپنے اولیاء کرام کو ایسی ایک
روحانی طاقتیں عطا فرماتا ہے کہ ان کے اشاروں سے گرتی ہوئی دیواریں تو کیا چیز ہیں
بہتے ہوئے دریاؤں کی روانی بھی ٹھہر جاتی ہے۔ سچ ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا

marfat.com
Marfat.com

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

## آپ کو جھوٹا کہنے والا اندھا ہو گیا

علی بن زازان کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کوئی بات ارشاد فرمائی' تو ایک بدنصیب نے نہایت ہی بیباکی کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ اے امیر المومنین! آپ جھوٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر میں سچا ہوں' تو ضرور تو قہر الٰہی میں گرفتار ہو جائے گا۔ اس گستاخ نے کہہ دیا کہ آپ میرے لئے بددعا کیجئے' مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ بالکل ہی اچانک وہ شخص دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا ار ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۷۳)

## کون کہاں مرے گا؟ کہاں دفن ہو گا؟

حضرت اصبغ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میدان کربلا کے اندر ٹھیک اس جگہ پہنچے جہاں آج حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور بنی ہوئی ہے' تو آپ نے فرمایا کہ اس جگہ آئندہ زمانے میں ایک آل رسول (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا قافلہ ٹھہرے گا اور اس جگہ ان کے اونٹ بندھے ہوئے ہوں گے اور اسی میدان میں جوانان اہل بیت کی شہادت ہو گی اور اسی جگہ ان شہیدوں کا مدفن بنے گا اور ان لوگوں پر آسمان و زمین روئیں گے۔ (ازالۃ الخفاء مقصد دوم ص ۲۷۳ بحوالہ الریاض النضرۃ)

### تبصرہ

روایت بالا سے پتہ چلا کہ اولیاء اللہ کو بذریعہ کشف برسوں بعد ہونے والے واقعات' اور لوگوں کے حالات یہاں تک کہ لوگوں کی موت اور مدفن کی کیفیات کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور یہ درحقیقت علم غیب ہے' جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے اولیاء کرام کو حاصل ہوا کرتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## فرشتوں نے چکی چلائی

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے کے لئے ان کے مکان پر بھیجا' تو میں نے وہاں یہ دیکھا کہ ان کے گھر میں چکی بغیر کسی چلانے والے کی خود بخود چل رہی ہے۔

جب میں نے بارگاہ رسالت میں اس عجیب کرامت کا تذکرہ کیا' تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ذر! اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں' جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالی نے ان فرشتوں کی یہ بھی ڈیوٹی فرما دی ہے کہ وہ میری آل کی امداد و اعانت کرتے رہیں۔ (ازالتہ الخفا مقصد ۲ ص ۲۷۳)

## تبصرہ

اس روایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک کو بارگاہ خداوندی میں اس قدر قرب اور مقبولیت حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے کچھ فرشتوں کو ان کی امداد و نصرت اور حاجت برآری کے لئے خاص طور پر مقرر فرما دیا ہے۔ یہ شرف حضرات اہل بیت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خاصہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ سبحان اللہ! سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ سلم کی عزت و عظمت اور ان کے وقار و اقتدار کا کیا کہنا؟ کہ آپ کے گھر والوں کی چکی فرشتے چلایا کرتے تھے۔

## میں کب وفات پاؤں گا؟

حضرت فضالہ بن فضالہ رضی اللہ تعالی عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مقام "ینبع" میں بہت سخت بیمار ہو گئے' تو میں اپنے والد کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے گیا۔ دوران گفتگو' میرے والد نے عرض کیا' اے امیر المومنین! آپ اس وقت ایسی جگہ علالت کی حالت میں مقیم ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

اگر اس جگہ آپ کی وفات ہو گئی تو قبیلہ "جہینہ" کے گنواروں کے سوا اور کون آپ کی تجہیز و تکفین کرے گا؟ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے چلیں' کیونکہ وہاں اگر یہ حادثہ رونما ہوا' تو وہاں آپ کے جاں نثار مہاجرین و انصار اور دوسرے مقدس صحابہ آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور یہ مقدس ہستیاں آپ کے کفن و دفن کا انتظام کریں گی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے فضالہ! تم اطمینان رکھو کہ میں اپنی بیماری میں ہرگز ہرگز وفات نہیں پاؤں گا۔ سن لو اس وقت تک ہرگز ہرگز میری موت نہیں آسکتی' جب تک کہ مجھے تلوار مار کر میری اس پیشانی اور داڑھی کو خون سے رنگین نہ کر دیا جائے۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۲۷۳)

### تبصرہ

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدبخت عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے آپ کی مقدس پیشانی پر تلوار چلا دی' جو آپ کی پیشانی کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک پیوست ہو گئی۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ ادا ہوا فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ (یعنی کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہو گیا) اس زخم میں آپ شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئے اور آپ نے حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ینبع میں جو فرمایا تھا' وہ حرف بحرف صحیح ہو کر رہا۔

### در خیبر کا وزن

جنگ خیبر میں جب گھمسان کی جنگ ہونے لگی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈھال کٹ کر گر پڑی' تو آپ نے جوش جہاد میں آگے بڑھ کر قلعہ کا پھاٹک اکھاڑ ڈالا اور اس کے ایک کواڑ کو ڈھال بنا کر اس پر دشمنوں کی تلوار کو روکتے تھے۔ یہ کواڑ اتنا بھاری اور وزنی تھا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد چالیس آدمی مل کر بھی اس کو نہ اٹھا سکے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۳۰)

### تبصرہ

کیا فاتح خیبر کے اس کارنامہ کو انسانی طاقت کی کارگزاری کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز

marfat.com

Marfat.com

ہرگز نہیں۔ یہ انسانی طاقت کا کارنامہ نہیں ہے' بلکہ یہ روحانی طاقت کا ایک شاہکار ہے جو فقط اللہ والوں ہی کا حصہ ہے جس کو عرف عام میں کرامت کہا جاتا ہے۔

## کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا

روایت ہے کہ ایک حبشی غلام جو امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی مخلص محب تھا۔ شامت اعمال سے اس نے ایک مرتبہ چوری کرلی۔ لوگوں نے اس کو پکڑ کر دربار خلافت میں پیش کر دیا اور غلام نے اپنے جرم کا اقرار بھی کر لیا۔ امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا' تو راستہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن الکراء سے اس کی ملاقات ہو گئی۔ ابن الکراء نے پوچھا کہ تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟ تو غلام نے کہا' امیرالمومنین ویعسوب المسلمین' داماد رسول و زوج بتول نے۔ ابن الکراء نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمہارا کاٹ ڈالا' پھر بھی تم اس قدر اعزاز و اکرام اور مدح و ثناء کے ساتھ ان کا نام لیتے ہو؟ غلام نے کہا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذاب جہنم سے بچا لیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو امیرالمومنین نے اس غلام کو بلوا کر اس کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی کلائی پر رکھ کر رومال سے چھپا دیا۔ پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ رومال ہٹاؤ۔ جب لوگوں نے رومال ہٹایا' تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ اس طرح کلائی سے جڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان بھی نہیں تھا۔ (تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۴۷۹)

## شوہر' عورت کا بیٹا نکلا

امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ خلافت سے کچھ دور ایک مسجد کے پہلو میں دو میاں بیوی رات بھر جھگڑا کرتے رہے۔ صبح کو امیرالمومنین نے دونوں کو بلا کر جھگڑے کا سبب دریافت فرمایا۔ شوہر نے عرض کیا' اے امیرالمومنین! میں کیا کروں؟ نکاح کے بعد مجھے اس عورت سے بے انتہا نفرت ہو گئی۔ یہ دیکھ کر کہ بیوی مجھ سے جھگڑا کرنے لگی۔ پھر بات بڑھ گئی اور رات بھر لڑائی ہوتی رہی۔ آپ

marfat.com

Marfat.com

نے تمام حاضرین دربار کو باہر نکال دیا اور عورت سے فرمایا کہ دیکھ میں تجھ سے جو سوال کروں' اس کا سچ سچ جواب دینا۔ پھر آپ نے فرمایا' اے عورت! تیرا نام یہ ہے' تیرے باپ کا نام یہ ہے۔ عورت نے کہا بالکل ٹھیک آپ نے بتایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عورت! تو یاد کر کہ تو زنا کاری سے حاملہ ہو گئی تھی اور ایک مدت تک تو اور تیری ماں اس حمل کو چھپاتی رہی۔ جب درد زہ شروع ہوا تو تیری ماں تجھے اس گھر سے باہر لے گئی اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر تو نے میدان میں ڈال دیا۔ اتفاق سے ایک کتا اس بچے کے پاس آیا۔ تیری ماں نے اس کتے کو پتھر مارا' لیکن وہ پتھر بچے کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا' تیری ماں کو بچے پر رحم آ گیا اور اس نے بچے کے زخم پر پٹی باندھ دی۔ پھر تم دونوں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ اس کے بعد اس بچے کی تم دونوں کو کچھ خبر نہیں ملی۔ کیا یہ واقعہ سچ ہے؟ عورت نے کہا ہاں' اے امیر المومنین! یہ پورا واقعہ حرف بحرف صحیح ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے مرد! تو اپنا سر کھول کر اس کو دکھا دے۔ مرد نے سر کھولا تو اس زخم کا نشان موجود تھا۔ اس کے بعد امیر المومنین نے فرمایا کہ اے عورت! یہ مرد تیرا شوہر نہیں ہے' بلکہ تیرا بیٹا ہے۔ تم دونوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم دونوں کو حرام کاری سے بچا لیا۔ اب تو اپنے اس بیٹے کو لے کر اپنے گھر چلی جا۔ (شواہد النبوت ص ۲۱۱)

## تبصرہ

مذکورہ بالا دونوں مستند کرامتوں کو بغور پڑھئے اور ایمان رکھئے کہ خداوند قدوس کے اولیاء کرام عام انسانوں کی طرح نہیں ہوا کرتے' بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ان محبوب بندوں کو ایسی ایسی روحانی طاقتوں کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنا دیتا ہے کہ ان بزرگوں کے تصرفات اور ان کی روحانی طاقتوں اور قدرتوں کی منزل بلند تک کسی بڑے سے بڑے فلسفی کی عقل و فہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی!

خدا کی قسم! میں حیران ہوں کہ کتنے بڑے جاہل یا متجاہل ہیں وہ لوگ' جو اولیاء کرام کو بالکل اپنے ہی جیسا ملا سمجھ کر ان کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتے ہیں اور

marfat.com

Marfat.com

اولیاء کرام کے تصرفات کا چلا چلا کر انکار کرتے پھرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایسے ایسے واقعات جو نور ہدایت کے چاند تارے ہیں' ان منکروں کی نگاہ سے آج تک اوجھل ہی ہیں' مگر اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں جو دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو بند کر لے' اس کو چاند ستارے تو کیا سورج کی روشنی بھی نظر نہیں آسکتی۔ درحقیقت اولیاء کرام کے منکرین کا یہی حال ہے۔

## ذرا دیر میں قرآن کریم ختم کر لیتے

یہ کرامت روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رکاب میں رکھتے اور قران مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زین پر بیٹھنے تک اتنی دیر میں ایک قرآن مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔
(شواہد النبوۃ ص ۴۰)

## اشارہ سے دریا کی طغیانی ختم

ایک مرتبہ نہر فرات میں ایسی خوفناک طغیانی آگئی کہ سیلاب میں تمام کھیتیاں غرقاب ہو گئیں لوگوں نے آپ کے دربار گوہر بار میں فریاد کی۔ آپ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارکہ و عمامہ مقدسہ و چادر مبارکہ زیب تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور آدمیوں کی ایک جماعت جس میں حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ آپ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ نے پل پر پہنچ کر اپنے عصاء سے نہر فرات کی طرف اشارہ کیا تو نہر کا پانی ایک گز کم ہو گیا۔ پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا' تو مزید ایک گز کم ہو گیا۔ جب تیسری بار اشارہ کیا تو تین گز پانی اتر گیا اور سیلاب ختم ہو گیا۔ لوگوں نے شور مچایا کہ امیر المومنین! بس کیجئے یہی کافی ہے۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۴۲)

## جاسوس اندھا ہو گیا

ایک شخص آپ کے پاس رہ کر جاسوسی کیا کرتا تھا اور آپ کی خفیہ خبریں آپ کے مخالفین کو پہنچایا کرتا تھا۔ آپ نے جب اس سے دریافت فرمایا تو وہ شخص قسمیں

marfat.com

Marfat.com

کھانے لگا اور اپنی برات ظاہر کرنے لگا۔ آپ نے جلال میں آکر فرمایا کہ اگر تو جھوٹا ہے' تو اللہ تعالٰی تیری آنکھوں کی روشنی چھین لے ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ یہ شخص اندھا ہو گیا اور لوگ اس کو لاٹھی پکڑا کر چلانے لگے۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۴۷)

## تمہاری موت کس طرح ہو گی؟

ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' تو آپ نے اس کو اس کے حالات بتا کر یہ بتایا کہ تم کو فلاں کھجور کے درخت پر پھانسی دی جائے گی۔ چنانچہ اس شخص کے بارے میں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا' وہ حرف بحرف درست نکلا اور آپ کی پیشین گوئی پوری ہو کر رہی۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۴۳)

## پتھر اٹھایا تو چشمہ ابل پڑا

مقام صفین کو جاتے ہوئے آپ کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا' جہاں پانی نایاب تھا۔ پورا لشکر پیاس کی شدت سے بے تاب ہو گیا۔ وہاں کے گرجا گھر میں ایک راہب رہتا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔ کچھ لوگوں نے اجازت طلب کی تاکہ وہاں سے جا کر پانی پئیں۔ یہ سن کر آپ اپنے خچر پر سوار ہو گئے اور ایک جگہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس جگہ تم لوگ زمین کو کھودو' چنانچہ لوگوں نے زمین کی کھدائی شروع کر دی' تو ایک پتھر ظاہر ہوا۔ لوگوں نے اس پتھر کو نکالنے کی انتہائی کوشش کی' لیکن تمام آلات بے کار ہو گئے اور وہ پتھر نہ نکل سکا۔ یہ دیکھ کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اپنی سواری سے اتر کر آستین چڑھائی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اس پتھر کی دراز میں ڈال کر زور لگایا' تو وہ پتھر نکل پڑا اور اس کے نیچے سے ایک نہایت ہی صاف شفاف اور شیریں پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا اور تمام لشکر اس پانی سے سیراب ہو گیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پانی پلایا اور تمام مشکوں کو بھی بھر لیا۔ پھر آپ نے اس پتھر کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہب آپ کی یہ کرامت دیکھ کر سامنے آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ فرشتہ ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا' کیا آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا

marfat.com

Marfat.com

نہیں' اس نے کہا' پھر آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں پیغمبر مرسل حضرت محمد بن عبداللہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہوں اور مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چند باتوں کی وصیت بھی فرمائی ہے۔ یہ سن کر وہ عیسائی راہب کلمہ شریف پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

آپ نے فرمایا' تم نے اتنی مدت تک اسلام کیوں قبول نہیں کیا تھا؟ راہب نے کہا کہ ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس گرجا گھر کے قریب جو ایک چشمہ پوشیدہ ہے۔ اور اس چشمہ کو وہی شخص ظاہر کرے گا' جو یا تو نبی ہو گا' یا نبی کا صحابی ہو گا۔ چنانچہ میں اور مجھ سے پہلے بہت سے راہب اس گرجا گھر میں اسی انتظار میں مقیم رہے۔ اب آج آپ نے یہ چشمہ ظاہر کر دیا' تو میری مراد بر آئی۔ اس لئے میں نے آپ کے دین کو قبول کر لیا۔ راہب کی تقریر سن کر آپ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا' الحمدللہ! کہ ان لوگوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر ہے۔ یہ راہب مسلمان ہو کر آپ کے خادموں میں شامل ہو گیا اور آپ کے لشکر میں داخل ہو کر شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے دفن کیا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ (شواہد النبوۃ ص ۱۴۳)

## 5 حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام نامی بھی عشرہ مبشرہ کی فہرست گرامی میں ہے۔ مکہ مکرمہ کے اندر خاندان قریش میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ ماں باپ نے "طلحہ" نام رکھا' مگر دربار نبوت سے ان کو "فیاض و جواد" "وخیر" کے معزز القاب عطا ہوئے۔ یہ جماعت صحابہ میں سے سابقین اولین کے زمرہ میں ہیں ان کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ یہ بسلسلہ تجارت بصرہ گئے' تو وہاں کے ایک عیسائی پادری نے ان سے دریافت کہ کیا مکہ میں "احمد نبی" پیدا ہو چکے ہیں؟ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا' کون "احمد نبی؟" پادری نے کہا

"احمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ وہ نبی آخر

marfat.com

Marfat.com

الزمان ہیں اور ان کی نبوت کے ظہور کا یہی زمانہ ہے
اور ان کی پہچان کا نشان یہ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں
پیدا ہوں گے اور کھجوروں والے شہر (مدینہ منورہ) کی
طرف ہجرت کریں گے"

چونکہ اس وقت تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان نہیں فرمایا تھا' اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پادری کو نبی آخر الزماں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی جواب نہ دے سکے' لیکن بصرہ سے مکہ معظمہ آنے کے بعد جب ان کو پتہ چلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرما دیا ہے تو یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

کفار مکہ نے ان کو بے حد ستایا اور رسی باندھ کر ان کو مارتے رہے' مگر یہ پہاڑ کی طرح دین اسلام پر ثابت قدم رہے۔ پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور جنگ بدر کے سوا تمام اسلامی جنگوں میں کفار سے لڑتے رہے۔ جنگ بدر میں ان کی غیر حاضری کا یہ سبب ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو سفیان کے قافلہ کی تلاش میں بھیج دیا تھا۔ ابو سفیان کا قافلہ ساحل سمندر کے راستوں سے مکہ مکرمہ چلا گیا اور یہ دونوں حضرات جب واپس لوٹ کر میدان بدر میں پہنچے تو جنگ ختم ہو چکی تھی۔

جنگ احد میں انہوں نے بڑی ہی جاں بازی اور سرفروشی کا مظاہرہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے حملوں سے بچانے میں' چونکہ یہ تلوار اور نیزوں کی بوچھاڑ کو اپنے ہاتھ پر روکتے رہے' اس لئے آپ کی انگلی کٹ گئی اور ہاتھ بالکل شل ہو گیا تھا اور ان کے بدن پر تیر و تلوار اور نیزوں کے پچھتر زخم لگے۔ ان کے فضائل و مناقب میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ جنگ احد کے دن جب جنگ رک جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹان پر چڑھنے لگے' تو لوہے کی زرہ کے بوجھ کی وجہ سے چٹان پر چڑھنا دشوار ہو گیا' اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ گئے اور ان کے بدن کے اوپر سے گزر کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹان

marfat.com

Marfat.com

پر چڑھے اور خوش ہو کر فرمایا اوجب طلحۃ (یعنی طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی)۔ (مشکوۃ ص ۵۶۶)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علی وسلم نے یہ بھی فرمایا' زمین پر چلتا پھرتا شہید "طلحہ" ہے۔ (کنز العمال ج ۱۲ ص ۷۵-۲۔ مطبوعہ حیدر آباد)

۲۰ جمادی الاخری ۳۶ھ میں جنگ جمل کے دوران آپ کو ایک تیر لگا اور آپ چونسٹھ برس کی عمر میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ (اکمال ص ۶۰۱ و عشرہ مبشرہ ص ۲۲۵)

# کرامت

## ایک قبر سے دوسری قبر میں

شہادت کے بعد آپ کو بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر جس مقام پر آپ کی قبر شریف بنی وہ نشیب میں تھا' اس لئے قبر مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ آپ نے ایک شخص کو بار بار متواتر خواب میں آ کر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا' چنانچہ اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنما سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے دس ہزار درہم میں ایک صحابی کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مقدس لاش کو پرانی قبر میں سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا۔ کافی مدت گزر جانے کے باوجود آپ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل ہی تر و تازہ تھا۔ (کتاب عشرہ مبشرہ ص ۲۲۵)

### تبصرہ

غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی' ایک مدت گزر جانے کے باوجود ایک ولی اور شہید کی لاش خراب نہیں ہوئی' تو حضرات انبیاء علیہم السلام خصوصاً" حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس جسم کو قبر کی مٹی بھلا کس طرح خراب کر سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

marfat.com

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

(ترجمہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ زمین ان کو کبھی کھا نہیں سکتی۔

اسی طرح اس روایت سے اس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ شہداء کرام اپنے لوازم حیات کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں' کیونکہ اگر وہ زندہ نہ ہوتے' تو قبر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ اسی طرح اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شہداء کرام خواب میں آکر زندوں کو اپنے احوال و کیفیات سے مطلع کرتے رہتے ہیں' کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ان کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی قبروں سے نکل کر زندوں سے ملاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے' تو پھر حضرات انبیاء کرام علیہم خاص کر حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی حیات اور ان کے تصرفات اور ان کے اختیار و اقتدار کا کیا عالم ہو گا؟

غور فرمائیے کہ وہابیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویتہ الایمان میں یہ مضمون لکھ کر کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے" (نعوذ باللہ) کتنا بڑا جرم اور ظلم عظیم ہے۔ اللہ اکبر! ان بے ادبوں اور گستاخوں نے اپنے نوک قلم سے محبین رسول کے قلوب کو کس قدر مجروح و زخمی کیا ہے' اس کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَھُوَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَام

## 6 حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں اس لئے یہ رشتہ میں شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں۔ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ان دس خوش نصیب صحابہ کرام میں سے ہیں جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی خوشخبری

marfat.com

Marfat.com

سنائی۔

بہت ہی بلند قامت' گورے اور چھریرے بدن کے آدمی تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کی بہترین تربیت کی بدولت بچپن ہی سے نڈر' جفاکش' بلند حوصلہ اور نہایت ہی اولوالعزم اور بہادر تھے۔ سولہ برس کی عمر میں اس وقت اسلام قبول کیا' جبکہ ابھی چھ یا سات آدمی ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ تمام اسلامی لڑائیوں میں دلاوران عرب کے مقابلے میں آپ نے جس مجاہدانہ بہادری کا مظاہرہ کیا' تواریخ جنگ میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ جس طرف بھی تلوار لے کر بڑھتے کفار کے پرے کے پرے کاٹ کر رکھ دیتے۔

آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن "حواری" (مخلص و جاں نثار دوست) کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ جنگ جمل سے بیزار ہو کر واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ عمرو بن جرموز نے آپ کو دھوکہ دے کر شہید کر دیا۔ وقت شہادت آپ کی عمر شریف چونسٹھ برس کی تھی۔ ۳۶ھ میں بمقام سفوان آپ کی شہادت ہوئی۔

پہلے یہ "وادی السباع" میں دفن کئے گئے' مگر پھر لوگوں نے ان کی مقدس لاش کو قبر سے نکالا اور پورے اعزاز و احترام کے ساتھ لا کر آپ کو شہر بصرہ میں سپرد خاک کیا' جہاں آپ کی قبر شریف مشہور زیارت گاہ ہے۔ (اکمال ص ۵۹۵ وغیرہ)

# کرامات

## باکرامت برچھی

جنگ بدر میں سعید بن العاص کا بیٹا "عبید" سر سے پاؤں تک لوہے کا لباس پہنے ہوئے کفار کی صف میں سے نکلا اور نہایت ہی گھمنڈ اور غرور سے یہ بولا کہ اے مسلمانو! سن لو کہ میں "ابو کرش" ہوں۔ اس کی یہ مغرورانہ للکار سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش جہاد میں بھرے ہوئے مقابلے کے لئے اپنی صف سے نکلے' مگر یہ دیکھا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے

marfat.com

Marfat.com

جو لوہے میں چھپا ہوا نہ ہو۔ آپ نے تاک کر اس کی آنکھ میں اس زور سے برچھی ماری کہ برچھی اس کی آنکھ کو چھیدتی ہوئی کھوپڑی کی ہڈی میں چبھ گئی اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرا اور فوراً ہی مر گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کی لاش پر پاؤں رکھ کر پوری طاقت سے برچھی کو کھینچا' تو بڑی مشکل سے برچھی نکلی' لیکن برچھی کا سرا مڑ کر خم ہو گیا تھا۔ یہ برچھی ایک باکرامت یادگار بن کر برسوں تک تبرک بنی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ برچھی طلب فرمالی اور اس کو اپنے پاس رکھا۔ پھر آپ کے پاس خلفائے راشدین کے پاس یکے بعد دیگرے منتقل ہوتی رہی اور یہ حضرات اعزاز و احترام کے ساتھ اس برچھی کی خاص حفاظت فرماتے رہے۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آ گئی' یہاں تک کہ سنہ ۷۳ھ میں جب بنو امیہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے ان کو شہید کر دیا' تو یہ برچھی بنو امیہ کے قبضہ میں چلی گئی۔ پھر اس کے بعد لاپتہ ہو گئی۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۵۷۰' غزوہ بدر)

## تبصرہ

بخاری شریف کی یہ حدیث پاک ہر مسلمان دیندار کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر متنبہ کر رہی ہے کہ بزرگان دین و علماء صالحین کے عصا' قلم' تلوار' تسبیح' لباس' برتن وغیرہ سامانوں کو یادگار کے طور پر بطور تبرک اپنے پاس رکھنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی مقدس سنت ہے۔ غور فرمایئے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی برچھی کو تبرک بنا کر رکھنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین نے کس قدر اہتمام کیا اور کس کس طرح اس برچھی کا اعزاز و اکرام کیا؟

بدعقیدہ لوگ جو بزرگان دین کے تبرکات اور ان کی زیارتوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں اور اہل سنت کو طعنہ دیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ بزرگوں کی لاٹھیوں' تلواروں' قلموں کا اکرام و احترام کرتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے

marfat.com

Marfat.com

سرمہ ہدایت سے کم نہیں' بشرطیکہ ان کی آنکھیں پھوٹ نہ گئی ہوں۔

## فتح فسطاط

مصر کی جنگ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ فسطاط کے قلعہ کا کئی ماہ سے محاصرہ کئے ہوئے تھے' لیکن اس مضبوط قلعہ کو فتح کرنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آرہی تھی۔ آپ نے دربار خلافت میں مزید فوجوں سے امداد کے لئے درخواست بھیجی۔ امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار مجاہدین اور چار افسروں کو بھیج کر یہ تحریر فرمایا کہ ان چار افسروں میں ہر افسر دس ہزار سپاہ کے برابر ہے۔ ان چار افسروں میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حملہ آور محاصرین کی فوج کا سپہ سالار بنا دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلعہ کا چکر لگا کر اندازہ فرما لیا کہ اس قلعہ کو فتح کرنا نہایت ہی دشوار ہے' لیکن آپ نے اپنے فوجی دستے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے بہادران اسلام! دیکھو میں آج اپنی ہستی کو اسلام پر فدا اور قربان کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے بالکل اکیلے قلعہ کی دیوار پر سیڑھی لگائی اور تنہا قلعہ کی فصیل پر چڑھ کر "اللہ اکبر" کا نعرہ مارا اور ایک دم فصیل کے نیچے قلعہ کے اندر کود کر اکیلے ہی قلعہ کی اندرونی فوج سے لڑتے ہوئے قلعہ کا پھاٹک کھول دیا اور اسلامی فوج نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے قلعہ کے اندر داخل ہو گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔

اس مضبوط و مستحکم قلعہ کو جس بے مثال جرات اور بہادری سے منٹوں میں فتح کر لیا۔ اس کو تاریخ جنگ میں کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ امیر لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی اس کرامت کو دیکھ کر دنگ رہ گئے' کیونکہ وہ کئی ماہ سے اس قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے' مگر باوجود اپنی جنگی مہارت اور اعلیٰ درجے کی کوششوں کے وہ اس قلعہ کو فتح نہیں کر سکتے تھے۔ (کتاب عشرہ مبشرہ ص ۲۲۴)

marfat.com

Marfat.com

## حضرت زبیر کی شکل میں حضرت جبرئیل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنگ بدر کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام پیلے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شکل و صورت میں فرشتوں کی فوج لے کر اترے تھے۔ (کنز العمال جلد ۲ ص ۷ ۲ مطبوعہ حیدر آباد)

## 7 حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بھی عشرہ مبشرہ یعنی دس جنتی صحابہ کی فہرست میں ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے دس سال بعد خاندان قریش میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اسی طرح ہوئی جس طرح سرداران قریش کے بچوں کی ہوا کرتی تھی۔ ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ یمن کے ایک بوڑھے عیسائی راہب نے ان کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دی اور یہ بتایا کہ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ منورہ' کو ہجرت کریں گے۔ جب یہ یمن سے لوٹ کر مکہ مکرمہ آئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اسلام کی ترغیب دی۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ جبکہ آپ سے پہلے چند ہی آدمی آغوش اسلام میں آئے تھے۔ چونکہ مسلمان ہوتے ہی آپ کے گھر والوں نے آپ پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑنا شروع کر دیا' اس لئے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ پھر حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس آئے اور اپنا سارا مال و اسباب چھوڑ کر بالکل خالی ہاتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر آپ نے بازار کا رخ کیا اور چند ہی دنوں میں آپ کی تجارت میں اس قدر خیر و برکت ہوئی کہ آپ کا شمار دولت مندوں میں ہونے لگا اور آپ نے قبیلہ انصار کی ایک خاتون سے شادی بھی کر لی ہے۔

تمام اسلامی لڑائیوں میں آپ نے جان و مال کے ساتھ شرکت کی۔ جنگ احد میں ایسی جاں بازی اور سرفروشی کے ساتھ کفار سے لڑے کہ ان کے بدن پر اکیس

marfat.com

Marfat.com

زخم لگے تھے اور ان کے پاؤں میں بھی ایک گہرا زخم لگ گیا تھا جس کی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ کا تجارتی قافلہ جو سات سو اونٹوں پر مشتمل تھا۔ آپ نے اپنا یہ پورا قافلہ مع اونٹوں اور ان پر لدے ہوئے سامانوں کے خدا کی راہ میں خیرات کر دیا۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو صدقہ دینے کی ترغیب دی، تو آپ نے چار ہزار درہم پیش کر دیا۔ دوسری مرتبہ چالیس ہزار درہم اور تیسری مرتبہ پانچ سو گھوڑے، پانچ سو اونٹ پیش کر دیئے۔ بوقت وفات ایک ہزار گھوڑے اور پچاس ہزار دینار کا صدقہ دیا اور جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کے لئے چار چار سو دینار کی وصیت فرمائی اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسری ازواج مطہرات کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جو چالیس ہزار درہم کی مالیت کا تھا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۶۷)

۳۲ھ میں کچھ دنوں بیمارہ رہ کر بہتر سال کی عمر میں وصال فرمایا اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں دفن ہوئے اور ہمیشہ کے لئے سخاوت و شجاعت کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (عشرہ مبشرہ ص ۲۲۹ تا ۲۳۵ و اکمال ص ۶۰۳ و کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۰۴)

## کرامات

یوں تو آپ کی مقدس زندگی سراپا کرامت ہی کرامت تھی، مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا مسئلہ آپ نے جس طرح طے فرمایا، وہ آپ کی باطنی فراست اور خداداد کرامت کا ایک بڑا ہی انمول نمونہ ہے۔

### حضرت عثمان کی خلافت

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وفات چھ جنتی صحابہ حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت زبیر بن العوام و حضرت عبدالرحمن بن عوف و حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لے

marfat.com

Marfat.com

کر یہ وصیت فرمائی کہ میرے بعد ان چھ شخصوں میں سے جس پر اتفاق رائے ہو جائے' اس کو خلیفہ مقرر کیا جائے اور تین دن کے اندر خلافت کا مسئلہ ضرور طے کر دیا جائے اور ان تینوں دنوں تک حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں امامت کرتے رہیں گے۔ اس وصیت کے مطابق یہ چھ حضرات ایک مکان میں جمع ہو کر دو روز تک مشورہ کرتے رہے' مگر یہ مجلس شوریٰ کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ تیسرے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ آج تقرر خلافت کا تیسرا دن ہے' لہٰذا تم لوگ آج اپنے میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر لو۔ حاضرین نے کہا' اے عبدالرحمٰن! ہم لوگ تو اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکے۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو پیش کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ چھ آدمیوں کی یہ جماعت ایثار سے کام لے اور تین آدمیوں کے حق میں اپنے اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرما دیا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہوں۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی ار تعالیٰ عنہ کے حق میں اپنے حق سے کنارہ کش ہو گئے۔ آخر میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حق دے دیا۔ اب خلافت کے حقدار حضرت عثمان و حضرت علی و حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم رہ گئے پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عثمان و علی! میں تم دونوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز خلیفہ نہیں بنوں گا' اب تم دو ہی امیدوار رہ گئے ہو' اسلئے تم دونوں خلیفہ کے انتخاب کا حق مجھے دے دو۔ حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انتخاب خلیفہ کا مسئلہ خوشی خوشی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیا۔ اس گفتگو کے مکمل ہو جانے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان سے باہر نکل آئے اور پورے شہر مدینہ میں خفیہ طور پر گشت کر کے ان دونوں امیدواروں کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرتے رہے پھر دونوں امیدواروں سے الگ الگ تنہائی میں یہ عہد لے لیا کہ اگر [illegible] و خلیفہ بنا دوں تو تم [illegible]ں کرو گے اور اگر دوسرے کو خلیفہ مقرر کر دوں' تو تم اس کی اطاعت کرو گے۔

marfat.com

Marfat.com

جب دونوں امیدواروں سے یہ عہد لے لیا' تو پھر آپ نے مسجد نبوی میں آکر یہ اعلان فرمایا کہ اے لوگو! میں نے خلافت کے معاملہ میں خود بھی کافی غور و خوض کیا اور اس معاملہ میں انصار و مہاجرین کی رائے عامہ بھی معلوم کر لی ہے۔ چونکہ رائے عامہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں زیادہ ہے' اس لئے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر سب سے پہلے خود آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور آپ کے بعد حضرت علی اور دوسرے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کر لی۔ اس طرح خلافت کا مسئلہ بغیر کسی اختلاف و انتشار کے طے ہو گیا جو بلاشبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ (عشرہ مبشرہ ص ۲۳۱ تا ص ۲۳۴ و بخاری جلد ا ص ۵۲۴ مناقب عثمان)

## جنت میں جانے والا پہلا مالدار

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اَغْنِيَاءِ اُمَّتِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ (یعنی میری امت کے مالداروں میں سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں داخل ہوں گے)(کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۴۳)

## ماں کے پیٹ ہی سے سعید

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بیہوش ہو گئے اور کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آئے تو فرمایا کہ ابھی ابھی میرے پاس دو بہت ہی خوفناک فرشتے آئے اور مجھ سے کہا کہ تم اس خدا کے دربار میں چلو جو عزیز و امین ہے۔ اتنے میں ایک دوسرا فرشتہ آگیا اور اس نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو۔ یہ تو جب اپنی ماں کے شکم میں تھے' اسی وقت سے سعادت آگے بڑھ کر ان سے وابستہ ہو چکی ہے۔ (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۲۰۳' مطبوعہ حیدر آباد)

# 8 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

ان کی کنیت ابو اسحاق ہے اور خاندان قریش کے ایک بہت ہی نامور شخص ہیں جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں جب کہ ابھی ان کی عمر سترہ برس کی تھی' دامن اسلام میں آگئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ یہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالی کی راہ میں کفار پر تیر چلایا اور ہم لوگوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رہ کر اس حال میں جہاد کیا کہ ہم لوگوں کے پاس سوائے ببول کے پتوں اور ببول کی پھلیوں کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔
(مشکوۃ ج ۲ ص ۵۶۷)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر ان کے لئے یہ دعا فرمائی

"اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ سَھْمَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ"

(ان کے تیر کے نشانہ کو درست فرما دے اور ان کی دعا کو قبول فرما)

خلافت راشدہ کے زمانہ میں بھی یہ فارس اور روم کے جہادوں میں سپہ سالار رہے۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا' پھر اس عہدہ سے معزول کر دیا اور یہ برابر جہادوں میں کفار سے کبھی سپاہی بن کر اور کبھی اسلامی لشکر کے سپہ سالار بن کر لڑتے رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ امیر المومنین ہوئے تو انہوں نے دوبارہ ان کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ یہ مدینہ منورہ کے قریب مقام "عقیق" میں اپنا ایک گھر بنا کر اس میں رہتے تھے اور ۵۵ھ میں جبکہ ان کی عمر شریف پچھتر برس کی تھی۔ اسی کے مکان کے اندر وصال فرمایا۔ آپ نے وفات سے پہلے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن میں میرا اون کا وہ پرانا جبہ ضرور پہنایا جائے جس کو پہن کر میں نے جنگ بدر میں کفار سے جہاد کیا تھا' چنانچہ وہ جبہ آپ کے کفن میں شامل کیا گیا۔ لوگ فرط عقیدت سے آپ کے جنازے کو کندھوں پر اٹھا کر مقام "عقیق" سے مدینہ منورہ لائے اور حاکم مدینہ مروان بن الحکم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کی قبر منور بنائی۔

marfat.com

Marfat.com

"عشرہ مبشرہ" یعنی جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابیوں میں سے یہی سب سے اخیر میں دنیا سے تشریف لے گئے اور ان کے بعد عشرہ مبشرہ کے ظاہری وجود سے خالی ہو گئی۔ مگر ان کی برکات سے ہمیشہ ہمیشہ مستفیض ہوتا رہے گا۔ (اکمال فی اسماء الرجال و تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۲۲ وغیرہ)

## کرامات

آپ کی کرامتوں میں سے چند کرامات مندرجہ ذیل ہیں

### بدنصیب بوڑھا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایات لے کر امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت مدینہ منورہ میں پہنچے حضرت امیر المومنین نے ان شکایات کی تحقیقات کے لئے چند معتمد صحابیوں کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوفہ بھیجا اور یہ حکم فرمایا کہ کوفہ شہر کی ہر مسجد کے نمازیوں سے نماز کے بعد یہ پوچھا جائے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے آدمی ہیں؟ چنانچہ تحقیقات کرنے والوں کی اس جماعت نے جن جن مسجدوں میں نمازیوں کو قسم دے کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دریافت کیا' تو تمام مسجدوں کے نمازیوں نے ان کے بارے میں کلمہ خیر کہا اور مدح و ثناء کی' مگر ایک مسجد میں فقط ایک آدمی جس کا نام "ابو سعدہ" تھا اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین شکایات پیش کیں اور کہا' **لَا یَقْسِمُ بِالسَّوِیَّۃِ وَلَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّۃِ وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّۃِ** (یعنی یہ مال غنیمت برابری کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور خود لشکروں کے ساتھ جہاد میں نہیں جاتے اور مقدمات کے فیصلوں میں عدل نہیں کرتے)

یہ سن کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً ہی یہ دعا مانگی' اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے اور اس کی محتاجی کو دراز کر

marfat.com

Marfat.com

ے اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے۔ عبدالملک بن عمیر تابعی کا بیان ہے کہ اس دعا کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ "ابو سعدہ" اس قدر بوڑھا ہو چکا تھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں بھویں اس کی دونوں آنکھوں پر لٹک پڑی تھیں اور وہ دربدر بھیک مانگ مانگ کر انتہائی فقیری اور محتاجی کی زندگی بسر کرتا تھا اور اس بڑھاپے میں بھی وہ راہ چلتی ہوئی جوان جوان لڑکیوں کو چھیڑتا تھا اور ان کے بدن میں چٹکیاں بھرتا رہتا تھا اور جب کوئی اس سے اس کا حال پوچھتا تھا تو وہ کہا کرتا تھا کہ میں کیا بتاؤں؟ میں ایک بڈھا ہوں جو فتنوں میں مبتلا ہوں' کیونکہ مجھ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۵ بحوالہ بخاری و مسلم و بیہقی)

## دشمن صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی و بے ادبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو' ورنہ میں تمہارے لئے بددعا کروں گا۔ اس گستاخ و بے باک نے کہہ دیا مجھے آپ کی بددعا کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ کی بددعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ یہ سن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وقت یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے' تو آج ہی اس کو اپنے قہر و غضب کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو۔ اس دعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا' تو بالکل ہی اچانک ایک پاگل اونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دعا مقبول ہو گئی اور صحابہ کرام کا دشمن ہلاک ہو گیا۔
(دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۷ و حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶)

## گستاخ کی زبان کٹ گئی

marfat.com

Marfat.com

جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکروں کے سپہ سالار تھے' لیکن آپ زخموں سے نڈھال تھے' اس لئے میدان جنگ میں نکل کر جنگ نہیں کر سکے' بلکہ سینے کے نیچے ایک تکیہ رکھ کر اور پیٹ کے بل لیٹ کر فوجوں کی کمان کرتے رہے۔ بڑی خونریز اور گھمسان کی جنگ کے بعد مسلمانوں کی فتح مبین ہو گئی' تو ایک مسلمان سپاہی نے یہ گستاخی اور بے ادبی کی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ان کی شان میں ہجو اور بے ادبی کے اشعار لکھ ڈالے جو یہ ہیں۔

نُقَاتِلُ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ نَصْرَہٗ
وَسَعْدٌ بِبَابِ الْقَادِسِیَّۃِ مُعْصَمٗ

(ہم لوگ جنگ کرتے ہیں' یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنی مدد نازل فرما دیتا ہے اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال ہے کہ وہ قادسیہ کے پھاٹک پر محفوظ ہو کر بیٹھے ہی رہتے ہیں)

فَاُبْنَا وَقَدْ اٰمَتْ نِسَاءٌ کَثِیْرَۃٌ
وَنِسْوَۃُ سَعْدٍ لَیْسَ فِیْھِنَّ اَیِّمٌ

(ہم جب جنگ سے واپس لوٹے' تو بہت سی عورتیں بیوہ ہو چکی تھیں' لیکن سعد کی کوئی بیوی بھی بیوہ نہیں ہوئی)

اس دل خراش ہجو سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب نازک پر بڑی زبردست چوٹ لگی اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! اس شخص کی زبان اور ہاتھ کو میری ہجو کرنے سے روک دے۔ آپ کی زبان سے ان کلمات کا نکلنا تھا کہ یکایک کسی نے اس گستاخ سپاہی کو اس طرح تیر مارا کہ اس کی زبان کٹ کر گر پڑی اور اس کا ہاتھ بھی کٹ گیا اور وہ شخص ایک لفظ بھی نہ بول سکا اور اس کا دم نکل گیا۔ (دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۷' البدایہ ج ۷ ص ۴۵)

## چہرہ پیٹھ کی طرف ہو گیا

ایک عورت کی یہ عادت بد تھی کہ وہ ہمیشہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے مکان میں جھانک جھانک کر آپ کے گھریلو حالات کی جستجو تلاش کیا کرتی تھی۔ آپ نے بار بار اس کو سمجھایا اور منع کیا' مگر وہ کسی طرح باز نہیں آئی۔ یہاں تک کہ ایک دن نہایت جلال میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل پڑے کہ تیرا چہرہ بگڑ جائے۔ ان لفظوں کا یہ اثر ہوا کہ اس عورت کی گردن گھوم گئی اور اس کا چہرہ پیٹھ کی طرف ہو گیا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶ بحوالہ ابن عساکر)

## ایک خارجی کی ہلاکت

ایک گستاخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رنج و غم میں ڈوب گئے اور جوش میں آکر یہ دعا کر دی کہ "یا اللہ! اگر یہ تیرے اولیاء میں سے ایک ولی کو گالیاں دے رہا ہے' تو اس مجلس کے برخاست ہونے سے قبل ہی اس شخص کو اپنا قہر و غضب دکھا دے"

آپ کی زبان اقدس سے اس دعا کا نکلنا تھا کہ اس مردود کا گھوڑا بدک گیا اور وہ پتھروں کے ڈھیر میں منہ کے بل گر پڑا اور اس کا سرپاش پاش ہو گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶ بحوالہ حاکم)

## تبصرہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا ان پانچ کراموں سے ہم کو دو سبق ملتے ہیں۔

اول یہ کہ محبوبان بارگاہ الٰہی یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء کرام و صالحین کی شان میں ادنیٰ درجے کی بدعائیں بہت خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی بددعا اور پھٹکار وہ درجے کی بھی گستاخی اور بے ادبی یہ قہر الٰہی کا تکفل ہے۔ ان خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی ذرا سی بھی بے ادبی کو خداوند قدوس کی شان قہاری و جباری معاف نہیں فرماتی' بلکہ ضرور ان گستاخوں کو دونوں جہان کے عذاب میں گرفتار کر دیتی ہے۔

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں' علماء و اولیاء اور تمام صالحین کی بددعائیں

marfat.com

Marfat.com

بہت ہی خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی بددعا اور پھٹکار
تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور یہ تباہی و بربادی کا وہ زہر آلود تیر ہے جس
نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا' لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر
دھیان رکھے کہ کبھی بھی اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کی شان میں ذرہ بھر بھی بے اد
نہ ہونے پائے اور بزرگان دین میں سے کسی کی بھی بددعا نہ لے' بلکہ ہمیشہ اس
کوشش میں لگا رہے کہ خدا کے نیک بندوں کی دعائیں ملتی رہیں' کیونکہ نیک بندوں
کی بددعائیں بربادی کا خوفناک سگنل اور ان کی دعائیں آبادی کا شیریں پھل ہیں۔

## ساٹھ ہزار کا لشکر دریا میں

جنگ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ اسلامی لشکر کے
سپہ سالات تھے۔ دوران سفر راستہ میں دریائے دجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آ گئ
اور کشتیاں موجود نہیں تھیں۔ آپ نے لشکر کو دریا میں چل دینے کا حکم دے دیا او
خود سب سے آگے آگے آپ یہ دعا پڑھتے ہوئے دریا پر چلنے لگے' نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ
وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ' لوگ آپس میں بلا جھجک ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گھوڑے
والے گھوڑوں پر سوار' اونٹوں والے اونٹوں پر سوار' پیدل چلنے والے پا پیادہ' اپنے
اپنے سامانوں کے ساتھ دریا پر اس طرح چلنے لگے جس طرح میدانوں میں قافلے
گزرتے رہتے ہیں۔ عثمان نہدی تابعی کا بیان ہے کہ اس موقع پر ایک صحابی کا پیالہ
دریا میں گر پڑا' تو دریا کی موجوں نے اس پیالہ کو کنارے پر پہنچا دیا اور ان کو ان کا
پیالہ مل گیا۔ اس لشکر کی تعداد ساٹھ ہزار پا پیادہ اور سوار کی تھی۔ (دلائل النبوۃ
ج ۲ ص ۲۰۹ و طبری ج ۴ ص ۱۷۱)

## تبصرہ

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ دریا بھی اولیاء اللہ کے احکام کا فرماں بردار
ہے اور اللہ والوں کی حکومت خداوند قدوس کی عطا سے جس طرح خشکی پر ہے' اسی
طرح دریاؤں پر بھی ان کی حکومت کا سکہ چلتا ہے۔ کاش وہ بدعقیدہ لوگ جو اولیاء

marfat.com

Marfat.com

کرام کے ادب و احترام سے محروم اور ان بزرگوں کی خداداد طاقتوں اور ان کے تصرفات کی قدرتوں کے منکر ہیں۔ ان روایات کو بغور پڑھتے اور ان روشنی کے میناروں سے ہدایت کا نور حاصل کرتے۔

ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی کرامت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی نظم میں یہ شعر لکھا ہے۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

## نعرہ تکبیر سے زلزلہ

جنگ قادسیہ میں فتح حاصل ہو جانے کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "حمص" پر چڑھائی کی۔ یہ رومیوں کا بہت ہی مضبوط قلعہ تھا۔ بادشاہ روم نے اس شہر کی حفاظت کے لئے ایک بہت ہی زبردست فوج بھیجی تھی، مگر جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شہر کے قریب پہنچے، تو آپ نے اپنے لشکر کو حکم فرمایا، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کا بلند آواز سے نعرہ ماریں، چنانچہ جب پوری فوج نے ایک ساتھ نعرہ مارا، تو اس شہر میں اس زور کا زلزلہ آگیا کہ تمام عمارتیں ہلنے لگیں۔ پھر دوسری مرتبہ نعرہ مارا تو قلعہ اور شہر کی دیواریں گرنے لگیں اور رومی فوج پر ایسی دہشت سوار ہو گئی کہ وہ ہتھیار بھی نہ اٹھا سکی، بلکہ ایک گراں قدر رقم بطور جزیہ کے دے کر رومیوں نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔ (ازالتہ الخفاء مقصد ۲ ص ۵۹)

## تبصرہ

کلمہ طیبہ اور تکبیر کا نعرہ ہر شخص لگا سکتا ہے، مگر تجربہ یہ ہے کہ اگر اس زمانے کے لاکھوں مسلمان بھی ایک ساتھ مل کر یہ نعرہ ماریں تو گھاس کا ایک پتہ اور بھس کا ایک تنکا بھی نہیں ہل سکتا، مگر صحابہ کرام کے اس نعرہ سے پتھروں کی چٹانوں سے بنے ہوئے محلات اور قلعے چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ کلمہ تکبیر کے الفاظ و معانی میں تو ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے، لیکن اللہ والوں کی

marfat.com

Marfat.com

زبانوں' آوازوں اور لہجوں میں ہماری زبانوں' آوازوں اور لہجوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کہاں وہ اللہ کے نیک اور پاک باز بندے؟ اور کہاں ہم دلوں کے میلے اور زبانوں کے گندے؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہی آیت' ایک ہی دعا' ایک اللہ والا پڑھ دے' تو اس کی تاثیر کچھ اور ہوتی ہے اور ایک گناہوں والا پڑھ دے' تو اس کی تاثیر کچھ اور ہوتی ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا مقام ہے اور شاہیں کا جہاں اور
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملاں کی اذاں او' مجاہد کی اذاں اور

بہرحال اس نکتہ سے ہرگز ہرگز غافل نہیں رہنا چاہئے کہ اولیاء کرام اور عام انسانوں میں بہت بڑا فرق ہے' جو لوگ صرف پانچ وقت نماز پڑھ کر اولیاء کرام کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کی قسم یہ لوگ گمراہی کے اتنے گہرے اور اس قدر اندھیرے غار میں گر پڑے ہیں کہ انہیں نہ تو توفیق الٰہی کی سیڑھی مل سکتی ہے نہ وہاں تک آفتاب ہدایت کی روشنی پہنچ سکتی ہے۔ خداوند کریم ان گمراہوں کے قرب اور ان کے مکر و فریب کے کالے جادو سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

## عمر دراز ہو گئی

ایک شخص نہایت ہی خطرناک اور جاں لیوا بیماری میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا تھا۔ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا اور رو رو کر فریاد کرنے لگا! اے صحابی رسول! میرے بچے ابھی بہت ہی چھوٹے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد ان کی پرورش کرنے والا مجھے کوئی نظر نہیں آتا' لٰہذا آپ یہ دعا کر دیجئے کہ ان بچوں کے بالغ ہونے تک زندہ رہوں۔ آپ کو اس مریض کے حال زار پر رحم آگیا اور آپ نے اس کی تندرستی اور سلامتی کے

marfat.com

Marfat.com

لئے دعا کر دی' تو وہ شخص شفایاب ہو گیا اور بیس برس تک زندہ رہا' حالانکہ کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ وہ اس بیماری سے بچ کر زندہ رہ سکے گا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۶ بحوالہ بیہقی)

## تبصرہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کرامتوں میں آپ نے ان کی بددعاؤں کا ثمرہ بھی دیکھ لیا اور ان کی دعاؤں کا جلوہ بھی دیکھ لیا' اس لئے اس سے سبق حاصل کیجئے اور ہمیشہ اللہ والوں کی بددعاؤں سے بچتے رہئے اور ان بزرگوں سے ہمیشہ نیک دعاؤں کی بھیک مانگتے رہیے۔ اگر آپ کا یہ طرز عمل رہا' تو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی بھر آپ سعادت اور خوش بختی کے بادشاہ بنے رہیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## 9 حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بھی عشرہ مبشرہ یعنی ان دس صحابیوں میں سے ہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی ہے۔ یہ خاندان قریش میں سے ہیں اور زمانہ جاہلیت کے مشہور موحد زید بن عمرو بن نفیل کے فرزند اور امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی ہیں۔ یہ جب مسلمان ہوئے' تو ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسی سے باندھ کر مارا اور ان کے گھر میں جا کر ان کو اور اپنی بہن فاطمہ' بنت الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی مرا' مگر یہ دونوں استقامت کا پہاڑ بن کر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جنگ بدر میں ان کو اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کے قافلہ کا پتہ لگانے کے لئے بھیج دیا تھا' اس لئے یہ جنگ بدر کے معرکہ میں حصہ نہ لے سکے' مگر ان کے بعد کی تمام لڑائیوں میں یہ شمشیر بکف ہو کر کفار سے ہمیشہ جنگ کرتے رہے گندمی رنگ کے بہت ہی دراز قد' خوبصورت اور بہادر جوان تھے' تقریباً ۵۰ھ میں ستر برس کی عمر پا کر مقام "عقیق" میں وصال فرمایا اور لوگوں نے آپ کے جنازہ مبارکہ کو مدینہ منورہ لا کر آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۶ و

marfat.com

Marfat.com

بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۵ مع حاشیہ)

# کرامت

## کنواں قبر بن گیا

ایک عورت جس کا نام اروی بنت اویس تھا' ان کے اوپر حاکم مدینہ مروان بن الحکم کی کچہری میں یہ دعویٰ دائر کر دیا کہ انہوں نے میری ایک زمین لے لی ہے۔ مروان نے جب ان سے جواب طلب کیا' تو آپ نے فرمایا کہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی کی بالشت برابر بھی زمین لے لے گا' تو قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا' تو اس حدیث کو سن لینے کے بعد بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں کسی کی زمین لے لوں گا۔ آپ کا یہ جواب سن کر مروان نے کہا' اے عورت! اب میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کروں گا۔ جا تو اس زمین کو لے لے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ سن کر یہ دعا مانگی' یا اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اندھی ہو جائے اور اسی زمین پر مرے۔ چنانچہ اس کے بعد یہ عورت اندھی ہو گئی۔ محمد بن زید بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیان ہے کہ میں نے اس عورت کو دیکھا ہے وہ اندھی ہو گئی تھی' اور دیواریں پکڑ کر ادھر ادھر چلتی پھرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ ایک دن اسی زمین کے ایک کنویں میں گر کر مر گئی اور کسی نے اس کو نکالا بھی نہیں' اس لئے وہی کنواں اس کی قبر بن گیا اور ایک اللہ والے کی دعا کی مقبولیت کا جلوہ نظر آ گیا۔

(مشکوۃ ج ۲ ص ۵۳۶ و حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۲۹ بحوالہ بخاری و مسلم)

### تبصرہ

اللہ والوں کی یہ کرامت ہے کہ ان کی دعائیں بہت زیادہ اور بہت جلد مقبول ہوا کرتی ہیں اور ان کی زبان سے نکلے الفاظ کا ثمرہ خداوند کریم ضرور عالم وجود میں لاتا ہے سچ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

جو جذب کے عالم میں نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

## 10 حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ خاندان قریش کے بہت ہی نامور اور معزز شخص ہیں۔ فہر بن مالک پر ان کا خاندانی شجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مل جاتا ہے۔ یہ بھی "عشرہ مبشرہ" میں سے ہیں۔ ان کا اصلی نام "عامر" ہے۔ ابو عبیدہ ان کی کنیت ہے اور ان کو بارگاہ رسالت سے امین الامتہ کا لقب ملا ہے۔ ابتدائے اسلام ہی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت کو پیش کیا' تو آپ فوراً ہی اسلام قبول کر کے جاں نثاری کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پہلے آپ نے حبشہ ہجرت کی پھر حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ جب تک بدر وغیرہ تمام اسلامی جنگوں میں انتہائی جاں بازی کے ساتھ کفار سے معرکہ آرائی کرتے رہے۔ جنگ احد میں لوہے کی ٹوپی کی دو کڑیاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار منور میں چبھ گئی تھیں۔ آپ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر ان کڑیوں کو کھینچ کر نکالا۔ اسی میں آپ کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ بہت ہی شیر دل' بہادر' بلند قامت اور بارعب چہرے والے پہلوان تھے۔ ۱۸ھ میں بمقام اردن طاعون عمواس میں وفات پا گئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقام بیسان میں دفن ہوئے۔ بوقت وفات عمر شریف اٹھاون برس تھی۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۶۰۸)

## کرامت

آپ کی کرامتوں میں سے ایک بہت ہی مشہور اور عجیب کرامت درج ذیل ہے۔

### بےمثال مچھلی

آپ تین سو مجاہدین اسلام کے لشکر پر سپہ سالار بن کر "سیف البحر" میں جہاد

marfat.com

Marfat.com

کے لئے تشریف لے گئے' وہاں فوج کا راشن ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ چوبیں چوبیں گھنٹے میں ایک ایک کھجور بطور راشن کے مجاہدین کو دینے لگے۔ پھر وہ کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ اب بھکمری کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ اس موقع پر آپ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ اچانک سمندر کی طوفانی موجوں نے ساحل پر ایک بہت بڑی مچھلی کو پھینک دیا اور اس مچھلی کو یہ تین سو مجاہدین کی فوج اٹھارہ دنوں تک شکم سیر ہو کر کھاتی رہی اور اس کی چربی کو اپنے جسموں پر ملتی رہی' یہاں تک کہ سب لوگ تندرست اور خوب فربہ ہو گئے۔ پھر چلتے وقت اس مچھلی کا ایک حصہ کاٹ کر اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس لوٹے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی اس مچھلی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جس کو آپ نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس مچھلی کو اللہ تعالی نے تمہارا رزق بنا کر بھیج دیا۔ یہ مچھلی کتنی بڑی تھی' لوگوں کو اس کا اندازہ بتانے کے لئے امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ نے حکم دیا کہ اس مچلی کی دو پسلیوں کو زمین میں گاڑ دیں' چنانچہ دونوں پسلیاں زمین میں گاڑ دی گئیں' تو اتنی بڑی محراب بن گئی کہ اس کے نیچے سے کجاوہ بندھا ہوا اونٹ گزر گیا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۲۶ باب غزوہ سیف البحر)

## تبصرہ

ایسے وقت میں جبکہ لشکر میں خوراک کا سارا سامان ختم ہو چکا تھا اور لشکر کے سپاہیوں کے لئے بھکمری کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا' بالکل ہی ناگہاں بغیر کسی محنت و مشقت، کے اس مچھلی کا خشکی میں مل جانا اس کو کرامت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ پھر اتنی بڑی مچھلی کہ تین سو بھوکے سپاہیوں نے اس مچھلی کو کاٹ کاٹ کر اٹھارہ دنوں تک خوب خوب شکم سیر ہو کر کھایا' یہ ایک دوسری کرامت ہے' کیونکہ اتنی بڑی مچھلی بہت ہی نادر الوجود ہے کہ اتنا بڑا لشکر اس کو اتنے دنوں تک کھاتا رہے اور پھر اس کے ٹکڑوں کو کاٹ کاٹ کر اونٹوں پر لاد کر مدینہ منورہ تک لے جائے' مگر پھر بھی مچھلی ختم نہیں ہوئی' بلکہ اس کا کچھ حصہ لوگ چھوڑ کر چلے گئے۔ اتنی بڑی مچھلی کا وجود دنیا میں بہت ہی کمیاب ہے۔ پھر مچھلی ایک ایسی چیز ہے کہ مرنے کے بعد دو چار دنوں

marfat.com

Marfat.com

میں سڑ گل اور پانی بن کر بہہ جاتی ہے' مگر عادت جاریہ کے خلاف مہینوں تک یہ مری ہوئی مچھلی زمین پر دھوپ میں پڑی رہی' پھر بھی بالکل تازہ رہی' نہ اس میں بدبو پیدا ہوئی نہ اس کا مزہ تبدیل ہوا' یہ تیسری کرامت ہے۔

غرض اس عجیب و غریب مچھلی کا مل جانا اس ایک کرامت کے ضمن میں چند کرامتیں ظاہر ہوئیں جو بلاشبہ امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی صحابی کی بہت ہی عظیم اور نادر الوجود کرامتیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## 11 حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اور چونکہ انہوں نے بھی حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دودھ پیا تھا' اس لئے دودھ کے رشتہ سے یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے رضاعی بھائی بھی ہیں' صرف چار سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں بڑے تھے اور بعض کا قول ہے کہ صرف دو ہی سال کا فرق تھا۔ یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے انتہائی والہانہ محبت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ابو جہل نے حرم کعبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ برا بھلا کہا تو یہ باوجودیکہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے' لیکن جوش غضب میں آپے سے باہر ہو گئے اور حرم کعبہ میں جا کر ابو جہل کے سر پر اس زور کے ساتھ اپنی کمان سے ضرب لگائی کہ اس کا سر پھٹ گیا اور ایک ہنگامہ مچ گیا۔ آپ نے ابو جہل کا سر پھاڑ کر بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور قریش کے سامنے زور زور سے اعلان کرنے لگے کہ میں بھی مسلمان ہو چکا ہوں۔ اب کسی کی مجال نہیں ہے کہ میرے بھتیجے کو آج سے کوئی برا بھلا کہہ سکے۔ اس میں اختلاف ہے کہ اعلان نبوت کے دوسرے سال آپ مسلمان ہوئے یا چھٹے سال۔ بہرحال آپ کے مسلمان ہو جانے سے بہت زیادہ اسلام اور مسلمانوں کی تقویت کا سامان ہو گیا' کیونکہ آپ کی بہادری اور جنگی کارناموں کا کہ تمام بہادران قریش کے اوپر بیٹھا ہوا تھا۔ دربار نبوت سے ان کو "اسد اللہ" و "اسد الرسول" (اللہ و رسول کا شیر) کا معزز خطاب ملا سنہ ۳ھ میں جنگ احد کے معرکہ میں لڑتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہو گئے اور سید الشہداء کے

marfat.com

Marfat.com

قابل احترام لقب کے ساتھ مشہور ہوئے۔ (اکمال ص ۵۶۰ و زرقانی ج ۳ ص ۲۷۰ تا ۲۸۵ و مدارج النبوۃ وغیرہ)

## فرشتوں نے غسل دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تصدیق فرمائی کہ بیشک میرے چچا کو شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا۔ (حجتہ علی العالمین ص ۸۶۳ ج ۲' بحوالہ ابن سعد)

## تبصرہ

مسئلہ یہ ہے کہ شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا' چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ تو خود غسل دیا' نہ صحابہ کرام کو اس کا حکم فرمایا' لہذا ظاہر یہی ہے کہ چونکہ تمام شہدائے احد میں آپ سید الشہداء کے معزز خطاب سے سرفراز ہوئے' اس لئے فرشتوں نے اعزازی طور پر آپ کے اعزاز و اکرام کا اظہار کرنے کے لئے آپ کو غسل دیا یا ممکن ہے کہ حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ کی طرح ان کو بھی غسل کی حاجت ہو اور فرشتوں نے اس بناء پر غسل دیا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ ایک صحابی کو غسل دینے کے لئے آسمان سے فرشتوں کا نازل ہونا اور اپنے نورانی ہاتھوں سے غسل دینا یہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہت ہی عظیم الشان کرامت ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

## قبر کے اندر سے سلام

حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت سید الشہداء جناب حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کی زیارت کے لئے گئی اور میں نے قبر منور کے سامنے کھڑے ہو کر "السلام علیک یا عم رسول اللہ" کہا' تو آپ نے باآواز بلند قبر کے اندر سے میرے سلام کا جواب دیا جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۳ بحوالہ بیہقی)

marfat.com

Marfat.com

اسی طرح شیخ محمود کردی شیخانی نزیل مدینہ منورہ نے آپ کی قبر انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا' تو آپ نے قبر منور کے اندر سے باآواز بلند ان کے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ اے شیخ محمود! تم اپنے لڑکے کا نام میرے نام پر "حمزہ" رکھنا' چنانچہ جب خداوند کریم نے ان کو فرزند عطا فرمایا تو انہوں نے اس کا نام "حمزہ" رکھا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۳ بحوالہ کتاب الباقیات الصالحات)

## تبصرہ

اس روایت سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند کرامتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ یہ کہ آپ نے قبر کے اندر سے شیخ محمود کے سلام کو سن لیا اور دیکھ بھی لیا کہ سلام کرنے والے شیخ محمود ہیں۔ پھر آپ نے سلام کا جواب شیخ محمود کو سنا بھی دیا' حالانکہ دوسرے قبر والے سلام کرنے والوں کے سلان کو سن تو لیتے ہیں اور پہچان بھی لیتے ہیں' مگر سلام کا جواب سلام کرنے والوں کو سنا نہیں سکتے۔

۲۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی قبر شریف کے اندر رہتے ہوئے یہ معلوم تھا کہ ابھی شیخ محمود کا کوئی بیٹا نہیں ہے' مگر آئندہ ان کو خداوند کریم فرزند عطا فرمائے گا' جبھی تو آپ نے حکم دیا کہ اے شیخ محمود! تم اپنے لڑکے کا نام میرے نام پر حمزہ رکھنا!

۳۔ آپ نے جواب سلام اور بیٹے کا نام رکھنے کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا' وہ اس قدر بلند آواز سے فرمایا کہ شیخ محمود اور دوسرے حاضرین نے سب کچھ اپنے کانوں سے سن لیا۔

مذکورہ بالا کرامتوں سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے کہ شہداء کرام اپنی اپنی قبروں میں پورے لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور ان کے علم کی وسعت کا یہ حال ہے کہ وہ یہاں تک جان اور پہچان لیتے ہیں کہ آدمی کی پشت میں جو نطفہ ہے اس سے پیدا ہونے والا بچہ لڑکا ہے یا لڑکی' یہی تو وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے شیخ محمود! تم اپنے لڑکے کا نام میرے نام پر رکھنا۔ اگر ان کو بالیقین یہ معلوم نہ ہوتا کہ لڑکا ہی پیدا ہوگا' تو آپ کس طرح لڑکے کا نام اپنے نام پر رکھنے کا

marfat.com

Marfat.com

حکم دیتے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## قبر میں سے خون نکلا

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکومت کے دوران مدینہ منورہ کے اندر نہریں کھودنے کا حکم دیا' تو ایک نہر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے پہلو میں نکل رہی تھی۔ لاعلمی میں اچانک نہر کھودنے والوں کا پھاوڑا آپ کے قدم مبارک پر پڑ گیا اور آپ کا پاؤں کٹ گیا' تو اس میں سے تازہ خون بہہ نکلا' حالانکہ آپ کو دفن ہوئے چھیالیس سال گزر چکے تھے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ ابن سعد)

## تبصرہ

وفات کے بعد تازہ خون کا بہہ نکلنا یہ دلیل ہے کہ شہداء کرام اپنی قبروں میں پورے لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں' جیسا کہ اس سے قبل بھی ہم اس مسئلہ پر اسی کتاب میں قدرے روشنی ڈال چکے ہیں۔

## 12 حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے چچا ہیں۔ ان کی عمر آپ سے دو سال زائد تھی۔ یہ ابتدائے اسلام میں کفار مکہ کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ آپ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے' مگر محققین کا قول یہ ہے کہ یہ جنگ بدر سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے اور کفار مکہ ان پر قومیت کا دباؤ ڈال کر زبردستی جنگ بدر میں لائے تھے۔ چنانچہ جنگ بدر میں لڑائی سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ تم لوگ حضرت عباس کو قتل مت کرنا' کیونکہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں' لیکن کفار مکہ ان پر دباؤ ڈال کر انہیں جنگ میں لائے ہیں۔ یہ بہت ہی معزز اور مالدار تھے اور زمانہ جاہلیت میں بھی حجاج کو زمزم شریف پلانے اور خانہ کعبہ کی

marfat.com

Marfat.com

تعبیرات کا اعزاز آپ کو حاصل تھا۔ فتح مکہ کے دن انہیں کی ترغیب پر حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا اور دوسرے سرداران قریش بھی انہیں کے مشوروں سے متاثر ہو کر اسلام کے دامن میں آئے' ان کے فضائل میں چند حدیثیں بھی مروی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت سی بشارتیں اور بہت زیادہ دعائیں دی ہیں جن کا تذکرہ صحاح ستہ اور حدیث کی دوسری کتابوں میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ ۳۲ھ اٹھاسی برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ (اکمال ص ۶۰۶ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

# کرامت

## ان کے طفیل بارش ہوئی

امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب شدید قحط پڑ گیا اور خشک سالی کی مصیبت سے دنیائے عرب بدحالی میں مبتلا ہو گئی' تو امیرالمومنین نماز استسقاء کے لئے مدینہ منورہ سے باہر میدان میں تشریف لے گئے اور اس موقعہ پر ہزاروں صحابہ کرام کا اجتماع ہوا۔ اس بھرے مجمع میں دعا کے وقت حضرت امیر المومنین نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بازو تھام کر انہیں اٹھایا اور ان کو اپنے آگے کھڑا کر کے اس طرح دعا مانگی۔

> "یا اللہ! پہلے جب ہم لوگ قحط میں مبتلا تھے' تو تیرے نبی کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعائیں مانگتے تھے اور تو ہم کو بارش عطا فرماتا تھا' مگر آج ہم تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے ہیں' تو ہمیں بارش عطا فرما دے"

پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بارش کے لئے دعا مانگی تو ناگہاں اسی وقت اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ گھٹنوں گھٹنوں تک پانی میں چلتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس لوٹے اور لوگ جوش مسرت اور جذبہ عقیدت سے آپ کی چادر

marfat.com

Marfat.com

مبارک کو چومنے لگے اور کچھ لوگ آپ کے جسم مبارک پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگے۔
چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دربار نبوت کے شاعر تھے۔
اس واقعہ کو اپنے اشعار میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

سَأَلَ الْاِمَامُ وَقَدْ تَتَابَعَ جَدْبُنَا
فَسَقَى الْغَمَامُ بِغُرَّةِ الْعَبَّاسِ
اَحْیَی الْاِلٰہُ بِہِ الْبِلَادَ فَاَصْبَحَتْ
مُخْضَرَّۃَ الْاَجْنَابِ بَعْدَ الْیَاسِ

(یعنی امیرالمومنین نے اس حالت میں دعا مانگی کہ لگاتار کئی سال سے قحط پڑا ہوا تھا' تو بدلی نے حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روشن پیشانی کے طفیل میں سب کو سیراب کر دیا۔ معبود برحق نے اس بارش سے تمام شہروں کو زندگی عطا فرمائی اور ناامیدی کے بعد تمام شہروں کے اطراف ہرے بھرے ہو گئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۲۶ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۵ ولائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۶)

## 13 حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں' یہ قدیم الاسلام ہیں۔ اکتیس آدمیوں کے مسلمان ہونے کے بعد یہ دامن اسلام میں آئے اور کفار مکہ کی ایذا رسانیوں سے تنگ آکر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے' پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر حبشہ سے کشتیوں پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں اس وقت پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو مجاہدین کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش محبت میں ان سے معانقہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ جنگ خیبر کی فتح سے مجھے زیادہ خوشی حاصل ہوئی یا اے جعفر بن ابی طالب! تم مہاجرین حبشہ کی آمد سے زیادہ خوشی حاصل ہوئی۔

یہ بہت ہی جانباز اور بہادر تھے اور نہایت ہی خوبصورت اور وجیہ بھی۔ سنہ ۸ھ

marfat.com

Marfat.com

کی جنگ موتہ میں امیر لشکر ہونے کی حالت میں اکتالیس برس کی عمر میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اس جنگ میں سپہ سالار ہونے کی وجہ سے لشکر اسلام کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ کفار نے تلوار کی مار سے ان کے دائیں ہاتھ کو شہید کر دیا' تو انہوں نے جھپٹ کر جھنڈے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا۔ جب بایاں ہاتھ بھی کٹ کر گر پڑا تو انہوں نے جھنڈے کو دونوں کٹے ہوئے بازوؤں سے تھام لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا' جب ہم نے ان کی لاش مبارک کو اٹھایا' تو ان کے جسم اطہر پر نوے زخم تھے' مگر کوئی زخم بھی ان کے بدن کے پچھلے حصے پر نہیں لگا تھا' بلکہ تمام زخم ان کے بدن کے اگلے ہی حصہ پر تھے۔ (اکمل ص ۵۸۹ و حواشی بخاری وغیرہ)

# کرامت

## ذوالجناحین

ان کا ایک لقب "ذوالجناحین" (دو بازوؤں والا) ہے۔ دوسرا لقب "طیار" (اڑنے والا) ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ کرامت بیان فرمائی ہے کہ ان کے کٹے ہوئے بازوؤں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دو پر عطا فرمائے ہیں اور یہ جنت کے باغوں میں جہاں چاہتے ہیں' اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

## تبصرہ

آپ کی اسی کرامت کو بیان کرتے ہوئے امیر المومنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فخریہ انداز میں یہ شعر ارشاد فرمایا ہے۔

وَجَعْفَرٌ الَّذِیْ یُمْسِیْ وَیُضْحِیْ
یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ ابْنُ اُمِّیْ

(یعنی جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صبح و شام فرشتوں کے جھرمٹ میں نورانی بازوؤں سے پرواز فرماتے رہتے ہیں' وہ میرے حقیقی بھائی ہیں)

آپ کی یہ کرامت نادرۃ الوجود ہے' کیونکہ اور کسی دوسرے صحابی کے بارے

marfat.com

Marfat.com

میں یہ کرامت ہماری نظر سے نہیں گزری۔

## 14 حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ خاندان قریش کے بہت ہی نامور اشراف میں سے ہیں۔ ان کی والدہ حضرت بی بی لبابہ صغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ یہ بہادری یہ بہادری اور فن سپہ گری و تدابیر جنگ کے اعتبار سے تمام صحابہ کرام میں ایک خصوصی امتیاز رکھتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کی اور ان کے باپ ولید کی اسلام دشمنی مشہور تھی۔ جنگ بدر اور جنگ احد کی لڑائیوں میں یہ کفار کے ساتھ رہے اور ان سے مسلمانوں کو بہت زیادہ جانی نقصان پہنچا' مگر ناگہاں ان کے دل میں اسلام کی صداقت کا ایسا آفتاب طلوع ہو گیا کہ سنہ ۷ھ میں یہ خود بخود مکہ سے مدینہ جا کر دربار رسالت میں حاضر ہو گئے اور دامن اسلام میں آگئے اور یہ عہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میری تلوار کفار سے لڑنے کے لئے بے نیام رہے گی' چنانچہ اس کے بعد ہر جنگ میں انتہائی مجاہدانہ جاہ و جلال کے ساتھ کفار کے مقابلہ میں شمشیر بکف رہے۔ یہاں تک کہ سنہ ۸ھ میں جنگ موتہ میں جب حضرت زید بن حارثہ و حضرت جعفر بن ابی طالب و حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم تینوں سپہ سالاروں نے یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کر لیا تو اسلامی فوج نے ان کو اپنا سپہ سالار منتخب کیا اور انہوں نے ایسی جاں بازی کے ساتھ جنگ کی کہ مسلمانوں کی فتح مبین ہو گئی۔

اور اسی موقع پر جبکہ یہ جنگ میں معروف تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں صحابہ کی ایک جماعت کے سامنے ان کو "سیف اللہ" (اللہ کی تلوار) کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا' تو انہوں نے ان معرکوں میں بھی خصوصاً" جنگ یمامہ میں مسلمان فوجوں کی سپہ سالاری کی ذمہ داری قبول کی اور ہر محاذ پر فتح مبین حاصل کی۔ پھر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران رومیوں کی جنگوں میں بھی انہوں نے اسلامی فوجوں کی کمان سنبھالی

marfat.com

Marfat.com

اور بہت زیادہ فتوحات حاصل ہوئیں۔ سنہ ۲۱ھ میں چند دن بیمار رہ کر وفات پائی۔
(اکمال ص ۵۹۳ و کنز العمال ج ۱۵ ص و تاریخ الخلفاء)

# کرامات

## زہر نے اثر نہیں کیا

روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام "حیرہ" میں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ اے امیر لشکر! آپ عجمیوں کے زہر سے بچتے رہیں۔ ہم لوگوں کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ لوگ آپ کو زہر نہ دے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ لاؤ میں دیکھ لوں کہ عجمیوں کا زہر کیسا ہوتا ہے؟ لوگوں نے آپ کو دیا تو آپ بسم اللہ پڑھ کر کھا گئے اور آپ کو بال برابر بھی ضرر نہیں پہنچا اور "کلبی" کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عیسائی پادری جس کا نام عبدالمسیح تھا۔ ایک ایسا زہر لے کر آیا کہ اس کے کھا لینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ نے اس سے وہ زہر مانگ کر اس کے سامنے ہی بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھا اور اس زہر کو کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عبدالمسیح نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زندہ ہیں' یہ بہت ہی حیرت کی بات ہے۔ اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح کر لو' ورنہ ان کی فتح یقینی ہے' چنانچہ ان عیسائیوں نے ایک گرانقدر جزیہ دے کر صلح کر لی۔ یہ واقعہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۷ بحوالہ بیہقی وغیرہ)

### تبصرہ

ہم اسی کتاب کی ابتداء میں "تحقیق کرامات" کے عنوان کے تحت میں یہ تحریر کر چکے ہیں کہ کرامت کی پچیس قسموں میں سے مہلکات کا اثر نہ کرنا یہ بھی کرامت کی ایک بہت ہی شاندار قسم ہے' چنانچہ مذکورہ بالا روایت کی بہترین مثال ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## شراب کی شہد

حضرت خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شراب سے بھری ہوئی مشک لے کر آیا تو آپ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو شہد بنا دے۔ تھوڑی دیر بعد جب لوگوں نے دیکھا تو وہ مشک شہد سے بھری ہوئی تھی۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۷ و طبری ج ۴ ص ۴)

## شراب سرکہ بن گئی

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے شکایت کی کہ اے امیر لشکر آپ کی فوج میں کچھ لوگ شراب پیتے ہیں۔ آپ نے فوراً ہی تلاشی لینے کا حکم دے دیا۔ تلاشی لینے والوں نے ایک سپاہی کے پاس سے شراب کی ایک مشک برآمد کی' لیکن جب یہ مشک آپ کے سامنے پیش کی گئی' تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو سرکہ بنا دے۔ چنانچہ لوگوں نے مشک کا منہ کھول کر دیکھا تو واقعی اس میں سے سرکہ نکلا۔ یہ دیکھ کر مشک والا سپاہی کہنے لگا' خدا کی قسم! یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے' ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے اس مشک میں شراب بھر رکھی تھی۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۷)

## تبصرہ

کرامت کی پچیس قسموں میں سے "قلب ماہیت" یعنی کسی چیز کی حقیقت کو بدل دینا' مذکورہ بالا دونوں روایات' کرامات کی اسی قسم کی مثالیں ہیں کہ اولیاء اللہ جب بھی چاہتے ہیں' اپنی روحانی طاقت یا اپنی مستجاب دعاؤں کی بدولت ایک چیز کی حقیقت کو بدل کر اس کو دوسری چیز بنا دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامتوں کے تذکروں میں اس کی ہزاروں مثالیں ملیں گی۔

# 15 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند

marfat.com

Marfat.com

ہیں۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت مطعون ہے۔ یہ بچپن میں اپنے والد ماجد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ علم و فضل کے ساتھ بہت ہی عبادت گزار اور متقی و پرہیز گار تھے۔ میمون بن مہران تابعی کا فرمان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بڑھ کر کسی کو متقی و پرہیزگار نہیں دیکھا۔ حضرت امام مالک فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر مسلمان کے امام ہیں۔ یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات اقدس کے بعد ساٹھ برس تک حج کے مجموں اور دوسرے مواقع پر مسلمانوں کو اسلامی احکام کے بارے میں فتویٰ دیتے رہے۔ مزاج میں بہت زیادہ سخاوت کا غلبہ تھا اور بہت زیادہ صدقہ و خیرات کی عادت تھی۔ اپنی جو چیز پسند آ جاتی تھی فوراً ہی اس کو راہ خدا میں خیرات کر دیتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا۔ جنگ خندق اور اس کے بعد کی اسلامی لڑائیوں میں برابر کفار سے جنگ کرتے رہے۔ ہاں البتہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان جو لڑائیاں ہوئیں' آپ ان لڑائیوں میں غیر جانبدار رہے۔

عبدالملک بن مروان کی حکومت کے دوران حجاج بن یوسف ثقفی امیرالحج بن کر آیا۔ آپ نے خطبہ کے درمیان اس کو ٹوک دیا۔ حجاج ظالم نے جل بھن کر اپنے ایک سپاہی کو حکم دے دیا کہ وہ زہر میں بجھایا ہوا نیزہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاؤں میں مار دے' چنانچہ اس مردود نے آپ کے پاؤں میں نیزہ مار دیا۔ زہر کے اثر سے آپ کا پاؤں بہت زیادہ پھول گیا اور آپ علیل ہو کر صاحب فراموش ہو گئے۔ مگر حجاج بن یوسف آپ کی عیادت کے لئے آیا اور کہنے لگا کہ حضرت! کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس نے آپ کو نیزہ مارا ہے؟ آپ نے فرمایا' اس کو جان کر پھر تم کیا کرو گے؟ حجاج نے کہا کہ اگر میں اس کو قتل نہ کروں' تو خدا مجھے مار ڈالے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم ہرگز ہرگز اس کو قتل نہیں کرو گے' اس نے تو تمہارے حکم ہی سے ایسا کیا ہے۔ یہ سن کر حجاج بن یوسف کہنے لگا کہ نہیں نہیں' اے ابو عبدالرحمن! آپ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کریں اور جلدی سے اٹھ کر چل دیا۔ اس مرض میں ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

marfat.com

Marfat.com

شہادت کے تین ماہ بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوراسی یا چھیاسی برس کی عمر پا کر وفات پا گئے اور مکہ معظمہ میں مقام "محصب" یا مقام "ذی طویٰ" میں مدفون ہوئے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۲۹' اکمال ص ۶۰۵ و تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳۵)

# کرامات

## شیر دم ہلاتا ہوا بھاگا

علامہ تاج الدین سبکی نے اپنے طبقات میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک شیر راستہ میں بیٹھا ہوا تھا اور قافلہ والوں کا راستہ روکے ہوئے تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قریب جا کر فرمایا کہ راستہ سے الگ ہٹ کر کھڑا ہو جا۔ آپ کی یہ ڈانٹ سن کر شیر دم ہلاتا ہو راستہ سے دور بھاگ نکلا۔ (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۹ و حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۹)

## ایک فرشتہ سے ملاقات

حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوپہر کے وقت دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت سانپ نے سات چکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے اس سانپ سے فرمایا' اب آپ جب کہ طواف سے فارغ ہو چکے ہیں' یہاں پر آپ کا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے' کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ میرے شہر کے نادان لوگ آپ کو کچھ ایذا پہنچا دیں گے۔ سانپ نے بغور آپ کے کلام کو سنا' پھر اپنی دم کے بل کھڑا ہو گیا اور فوراً ہی اڑ کر آسمان پر چلا گیا۔ اس طرح لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی فرشتہ تھا جو سانپ کی شکل میں طواف کعبہ کے لئے آیا تھا۔ (دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۷)

## زیاد کیسے ہلاک ہوا؟

marfat.com

Marfat.com

زیاد سلطنت بنو امیہ کا بہت ظالم و جابر گورنر تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی کہ وہ حجاز کا گورنر بن کر آرہا ہے' آپ کو ہرگز ہرگز گوارا نہ تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر ایسا ظالم حکومت کرے' چنانچہ آپ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! ابن سمیہ (زیاد) کی اس طرح موت ہو جائے کہ اس کے قصاص میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔ آپ کی یہ دعا مقبول ہو گئی۔ اچانک زیاد کے انگوٹھے میں طاعون کی گلٹی نکل پڑی اور وہ ایک ہفتہ کے اندر ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔
(ابن عساکر و المنتخب ج ۵ ص ۲۳۱)

## تبصرہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی کرامت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی حکومت کا سکہ نہ صرف انسانوں ہی کے دلوں پر ہوتا ہے' بلکہ ان کے حاکمانہ تصرفات کا پرچم درندوں' چرندوں' پرندوں کے دلوں پر بھی لہراتا رہتا ہے اور سب کے سب اللہ والوں کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ مضمون ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ     کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

(یعنی تم خداوند تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑو تاکہ کوئی مخلوق تمہارے حکم سے گردن نہ موڑے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا کے فرمانبردار بنے رہو گے' تو خدا کی تمام مخلوقات تمہاری فرماں برداری رہے گی۔

دوسری کرامت سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب کعبہ معظمہ کے طواف کے لئے فرشتے سانپ کی شکل میں آتے ہیں' تو پھر ظاہر ہے کہ فرشتے انسانوں کی شکل میں بھی ضرور ہی آتے ہوں گے' لہٰذا ہر حاجی کو یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ حرم کعبہ میں ہرگز ہرگز کسی سے الجھنا نہیں چاہئے' خدانخواستہ تم کسی انسان سے جھگڑا تکرار کرو اور وہ حقیقت میں کوئی فرشتہ ہو جو انسان کے روپ میں ہو کر رہا ہو تو پھر یہ سمجھ لو کہ کسی فرشتے سے لڑنے جھگڑنے کا انجام اپنی ہلاکت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

تیسری کرامت سے ظاہر ہے کہ اللہ والوں کی دعائیں اس تیر کی طرح ہوتی ہیں

marfat.com

Marfat.com

جو کمان سے نکل کر نشانہ سے بال برابر خطا نہیں کرتیں' اس لئے ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی کی بددعا کی زد اور پھٹکار میں نہ پڑیں اور مغرب زدہ ملحدوں اور بے دینوں کی طرح ہرگز ہرگز نہ کہا کریں کہ میاں کسی کی دعا یا بددعا سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ملا لوگ خواہ مخواہ لوگوں کو بددعا کی دھونس دیا کرتے ہیں بلکہ ایمان رکھیں کہ بزرگوں کی دعاؤں اور بددعاؤں میں بہت زیادہ تاثیر ہے۔

## 16 حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعد بن معاذ بن النعمان انصاری' یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے بہت ہی جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لے جانے سے پہلے ہی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ کو مدینہ منورہ بھیج دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دیں اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں' چنانچہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دامن اسلام میں آگئے اور خود اسلام قبول کرتے ہی یہ اعلان فرما دیا کہ میرے قبیلہ بنو عبدالاشہل کا جو مرد یا عورت اسلام سے منہ موڑے گا' میرے لئے حرام ہے کہ میں اس سے کلام کروں۔ آپ کا یہ اعلان سنتے ہی قبیلہ بنو عبدالاشہل کا ایک ایک بچہ دولت اسلام سے مالا مال ہو گیا۔ اس طرح آپ کا مسلمان ہو جانا مدینہ منورہ میں اشاعت اسلام کے لئے بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔

آپ بہت ہی بہادر اور انتہائی نشانہ باز تیر انداز بھی تھے۔ جنگ بدر اور جنگ احد میں خوب خوب داد شجاعت دی' مگر جنگ خندق میں زخمی ہو گئے اور اسی زخم میں شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ ان کی شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ آپ ایک چھوٹی سی زرہ پہنے ہوئے نیزہ لے کر جوش جہاد میں لڑنے کے لئے میدان جنگ میں جا رہے تھے کہ ابن العرقہ نامی کافر نے ایسا نشانہ باندھ کر تیر مارا کہ جس سے آپ کی ایک رگ جس کا نام "اکحل" ہے کٹ گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد نبوی میں ایک خیمہ گاڑا اور ان کا علاج شروع کیا۔ خود اپنے دست مبارک سے دو مرتبہ ان کے زخم کو داغا اور ان کا زخم بھرنے لگ گیا تھا' لیکن انہوں نے شوق

marfat.com

Marfat.com

شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی۔

"یا اللہ! تو جانتا ہے کہ کسی قوم سے مجھے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے' جنھوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور ان کو ان کے وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے' لیکن اگر ابھی کفار سے کوئی جنگ باقی رہ گئی ہو' جب تو مجھے زندہ رکھنا تاکہ میں تیری راہ میں ان کافروں سے جنگ کروں اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو تو تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت عطا فرما دے"

خدا کی شان کہ آپ کی یہ دعا ختم ہوتے ہی بالکل اچانک آپ کا زخم پھٹ گیا اور خون بہہ کر مسجد نبوی میں بنی غفار کے خیمے کے اندر پہنچ گیا۔ ان لوگوں نے چونک کر کہا اے خیمہ والو! یہ کیسا خون ہے جو تمہاری طرف بہہ کر ہماری طرف آرہا ہے؟ جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون جاری تھا' اسی زخم میں ان کی (شہادت) ہو گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۹۱ باب مرجع النبی من الاحزاب)

عین وفات کے وقت ان کے سرہانے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جان کنی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا اور کہا' السلام علیک یا رسول اللہ! پھر بلند آواز سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ نے تبلیغ رسالت کا حق ادا کر دیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۸۱)

آپ کا سال وصال ۵ ہجری۔ بوقت وصال آپ کی عمر شریف ۳۷ برس کی تھی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دفنا کر واپس لوٹ رہے تھے' تو شدت غم سے آنسوؤں کے قطرات آپ کی ریش مبارک پر گر رہے تھے۔ (اکمال ص ۵۹۶ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۹۸)

## کرامات

marfat.com

Marfat.com

## جنازہ میں ستر ہزار فرشتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت سے عرش الٰہی ہل گیا اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۱۴۳ و حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۸)

## مٹی مشک بن گئی

محمد بن شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی مٹی ہاتھ میں لی تو اس میں سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان کی قبر کھودی گئی تو اس میں سے خوشبو آنے لگی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا، تو آپ نے سبحان اللہ! سبحان اللہ فرمایا اور مسرت کے آثار آپ کے رخسار انور پر نمودار ہو گئے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۱۴۳ و حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۸ بحوالہ ابن سعد)

## فرشتوں سے خیمہ بھر گیا

حضرت سلمہ بن اسلام بن حریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے، تو وہاں کوئی بھی آدمی موجود نہ تھا، مگر پھر بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبے لمبے قدم رکھ کر پھلانگتے ہوئے خیمہ میں تشریف لے گئے اور ان کی لاش کے پاس تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ خیمہ میں لمبے لمبے قدم کے ساتھ پھلانگتے ہوئے داخل ہوئے، حالانکہ خیمہ میں کوئی شخص بھی موجود نہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خیمہ میں اس قدر فرشتوں کا ہجوم تھا کہ وہاں قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی، اس لئے میں نے فرشتوں کے بازوؤں کو بچا بچا کر قدم رکھا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۸ بحوالہ ابن سعد)

marfat.com

Marfat.com

## تبصرہ

خدا کے نیک اور محبوب بندوں کی نسبت سے جب ان کی قبر کی مٹی میں مشک کی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے' تو ان مقدس قبروں کے پاس حاضر ہونے والے زائروں کی اگر بیماریاں زائل ہو کر انہیں تندرستی مل جائے یا ان کی نحوست و شقاوت دور ہو کر انہیں برکت سعادت حاصل ہو جائے' تو اس میں کونسا تعجب ہے؟ جن کی تاثیر سے مٹی مشک بن سکتی ہے۔ کیا ان کی تاثیر سے بیماری تندرستی اور بد نصیبی' خوش نصیبی نہیں بن سکتی؟

کاش! وہ لوگ جو اولیاء اللہ کی قبروں کو مٹی کا ڈھیر کہہ کر قبروں کی زیارت کرنے والوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں اور ان مقدس قبروں کی تاثیر کا انکار کرتے رہتے ہیں۔

اس روایت سے ہدایت کی روشنی حاصل کرتے اور مقابر اولیاء اللہ کا ادب و احترام کرتے۔

## 17 حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے انصاری ہیں اور مشہور صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے والد ماجد ہیں' قبیلہ انصار میں یہ اپنے خاندان بنی سلمہ کے سردار اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہی جاں نثار صحابی ہیں۔ جنگ بدر میں بڑی بہادری اور جاں بازی کے ساتھ کفار سے لڑے اور سنہ ۳ھ میں جنگ احد کے دن سب سے پہلے جام شہادت سے سیراب ہوئے۔

بخاری شریف وغیرہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رات میں اپنے فرزند حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ فرمایا' میرے پیارے بیٹے! کل صبح جنگ احد میں سب سے پہلے میں ہی شہادت سے سرفراز ہوں گا اور بیٹا! سن لو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم سے زیادہ میرا کوئی پیارا نہیں ہے' لہٰذا تم میرا قرض ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ میری آخری وصیت ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ واقعی صبح کو میدان جنگ میں سب سے پہلے میرے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ ہی شہید ہوئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۰ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۳۲)

# کرامات

## فرشتوں نے سایہ کیا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے دن جب میرے والد حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس لاش کو اٹھا کا بارگاہ رسالت میں لائے' تو ان کا یہ حال تھا کہ کافروں نے ان کے کان اور ناک کو کاٹ کر ان کی صورت بگاڑ دی تھی۔ میں نے چاہا کہ ان کا چہرہ کھول کر دیکھوں' تو میری برادری اور کنبہ قبیلہ والوں نے مجھے اس خیال سے منع کر دیا کہ لڑکا اپنے باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج سے نڈھال ہو جائے گا۔ اتنے میں میری پھوپھی روتی ہوئی ان کی لاش کے پاس آئیں' تو سید عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ' تم ان پر روؤ یا نہ روؤ' فرشتوں کی فوج برابر لگاتار ان کی لاش پر اپنے بازوؤں سے سایہ کرتی رہی ہے۔
(بخاری ج ۱ ص ۳۹۵)

## کفن سلامت' بدن تر و تازہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احد کے دن میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دوسرے شہید (حضرت عمرو بن جموع) کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کر دیا تھا۔ پھر مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میرے باپ ایک دوسرے شہید کی قبر میں دفن ہیں' اس لئے میں نے اس خیال سے کہ ان کو ایک الگ قبر میں دفن کروں۔ چھ ماہ کے بعد میں نے ان کی قبر کو کھود کر لاش مبارک کو نکالا تو وہ بالکل اسی حالت میں تھے جس حالت میں ان کو میں نے دفن کیا تھا' بجز اس کے کہ ان کے کان پر کچھ تغیر ہوا تھا۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۸۰ و حاشیہ بخاری)

marfat.com

Marfat.com

اور ابن سعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر زخم لگا تھا اور ان کا ہاتھ ان کے زخم پر تھا۔ جب ان کا ہاتھ ان کے زخم سے ہٹایا گیا' تو زخم سے خون بہنے لگا۔ پھر جب ان کا ہاتھ ان کے زخم پر رکھ دیا گیا' تو خون بند ہو گیا اور ان کا کفن جو ایک چادر تھی جس سے چہرہ چھپا دیا گیا تھا اور ان کے پیروں پر گھاس ڈال دی گئی تھی' چادر اور گھاس دونوں کو ہم نے اسی طرح پر پڑا ہوا پایا۔ (ابن سعد ج ۳ ص ۵۶۴)

پھر اس کے بعد مدینہ منورہ میں نہروں کی کھدائی کے وقت جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعلان کرایا کہ سب لوگ میدان احد سے اپنے اپنے مردوں کو ان کی قبروں سے نکال کر لے جائیں۔ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوبارہ چھیالیس برس کے بعد اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کھود کر ان کی مقدس لاش کو نکالا' تو میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے جب ان کا ہاتھ اٹھایا گیا' تو زخم سے خون بہنے لگا۔ پھر جب ہاتھ زخم پر رکھ دیا گیا' تو خون بند ہو گیا اور ان کا کفن جو ایک چادر کا تھا' بدستور صحیح و سالم تھا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ بیہقی)

## قبر میں تلاوت

حضرت ابو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی زمین کی دیکھ بھال کے لئے "غابہ" جا رہا تھا تو راستہ میں رات ہو گئی۔ اس لئے میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس ٹھہر گیا۔ جب کچھ رات گزر گئی' تو میں نے ان کی قبر میں سے تلاوت کی اتنی بہترین آواز سنی کہ اس سے پہلے اتنی اچھی قرات میں نے کبھی بھی نہیں سنی تھی۔

جب میں مدینہ منورہ واپس لوٹ کر آیا اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو طلحہ! تم کو یہ معلوم نہیں کہ خدا نے ان شہیدوں کی ارواح کو قبض کر کے زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں

marfat.com

Marfat.com

میں رکھا ہے اور ان قندیلوں کو جنت کے باغوں میں آویزاں فرما دیا ہے۔ جب رات ہوتی ہے' تو یہ روحیں قندیلوں سے نکال کر ان کے جسموں میں ڈال دی جاتی ہیں' پھر صبح کو وہ اپنی جگہوں پر واپس لائی جاتی ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۱ بحوالہ ابن مندہ)

## تبصرہ

یہ مستند روایات اس بات کا ثبوت ہیں کہ حضرات شہداء کرام اپنی اپنی قبروں میں پورے لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور وہ اپنے جسموں کی ساتھ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں' تلاوت کر سکتے ہیں اور دوسرے قسم کے تصرفات بھی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔

## 18 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ قبیلہ خزرج کے انصاری اور مدینہ منورہ کے باشندہ ہیں۔ یہ ان ستر خوش نصیب انصار میں سے ایک ہیں جن لوگوں نے ہجرت سے بہت پہلے میدان عرفات کی گھاٹی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اسلام کر لی تھی۔ یہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام جہادوں اور مجاہدانہ شان سے شریک جنگ رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کا قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا اور حضرت امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو ملک شام کا گورنر بھی مقرر کر دیا تھا جہاں ۱۸ھ میں یہ طاعون عمواس میں علیل ہو کر اڑتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ بہت ہی بلند پایہ عالم' حافظ قاری' معلم اور نہایت ہی متقی و پرہیزگار اور اعلیٰ درجے کے عبادت گزار تھے۔ بنی سلمہ کے تمام بتوں کو انہوں نے ہی توڑ پھوڑ کر پھینک دیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ قیامت میں ان کا لقب "امام العلماء" ہے۔ (اکمال ص ۷۱۶ و اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۷۸)

marfat.com

Marfat.com

# کرامت

### منہ سے نور نکلتا تھا

حضرت ابو بحریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "حمص" کی مسجد میں دیکھا' وہ گھنے اور گھونگھریالے بال والے بہت خوبصورت تھے۔ جب وہ گفتگو فرماتے۔ تو ان کے ساتھ ساتھ ان کے منہ سے ایک نور نکلا۔ جس کی روشنی اور چمک صاف نظر آتی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳)

## 19 حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے خاندانی تعلق رکھتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے یہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اپنے قبیلہ بنی عبدالاشہل کے سردار اور مدینہ منورہ میں اپنی خوبیوں کی وجہ سے بہت ہی باوقار تھے۔ یہ قرآن مجید بڑی ہی خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ امیرالمومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کا بہت زیادہ اعزاز و اکرام کرتے تھے اور بارگاہ نبوت میں بھی مقرب اور حاضرباش تھے۔

جنگ بدر' جنگ احد' جنگ خندق وغیرہ تمام غزوات میں سرکف اور کفن بردوش کفار سے جنگ کرتے رہے۔ زمانہ خلافت کے جہادوں میں بھی شرکت فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ فتح بیت المقدس میں امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے۔ سنہ ۲۰ھ میں حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران مدینہ منورہ کے اندر وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (اکمال ص ۵۸۵ و اسد الغابہ ج ۱ ص ۹۲)

# کرامت

marfat.com

Marfat.com

## فرشتے گھر کے اوپر اتر پڑے

روایت میں ہے کہ آپ نے نماز تہجد میں سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ اسی گھر میں آپ کا گھوڑا بھی بندا ہوا تھا اور گھوڑے کے قریب ہی میں ان کا بچہ یحییٰ بھی سو رہا تھا۔ یہ انتہائی خوش الحانی کے ساتھ قرات کر رہے تھے۔ اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا۔ یہاں تک کہ ان کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ گھوڑا ان کے بچہ کو کچل دے گا۔

چنانچہ نماز ختم کر کے جب انہوں نے صحن میں آکر اوپر دیکھا' تو یہ نظر آیا کہ بادل کے ٹکڑے کے مانند جس میں بہت سے چراغ روشن ہیں اور کوئی چیز ان کے مکان کے اوپر اتر رہی ہے۔ آپ نے اس منظر سے گھبرا کر قرات موقوف کر دی اور صبح کو جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا کہ یہ فرشتوں کی مقدس جماعت تھی جو تیری قرات کی وجہ سے آسمان سے تیرے مکان کی طرف اتر پڑی تھی۔ اگر تو صبح تک تلاوت کرتا رہتا تو یہ فرشتے زمین سے اس قدر قریب ہو جاتے کہ تمام انسانوں کو ان کا دیدار ہو جاتا۔
(دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۵ و مشکوۃ شریف ص ۱۸۴ فضائل قرآن)

### تبصرہ

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے نیک بندوں کی تلاوت سننے کے لئے آسمان سے فرشتوں کی جماعت زمین کی طرف اترتی ہے یہ اور بات ہے کہ عام لوگ فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے' مگر اللہ والوں میں سے کچھ خاص خاص لوگوں کو فرشتوں کا دیدار بھی نصیب ہو جاتا ہے' بلکہ وہ فرشتوں سے گفتگو بھی کر لیتے ہیں۔

## 20 حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن ہشام بن عثمان بن عمرو قریشی' یہ قبیلہ قریش میں خاندان بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنہ ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ مشہور محدث حضرت زہرہ بن معبد کے دادا ہیں۔ اہل حجاز کے محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کے شاگردوں

marfat.com

Marfat.com

میں ان کے پوتے زہرہ بن معبد بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ہشام کو بچپن ہی میں ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ میرے اس بچے سے بیعت لے لیجئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی چھوٹا ہے۔ پھر اپنا مقدس ہاتھ ان کے سر پر پھیرا اور ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرما دی۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۷۰ و اکمال ص ۵۹۵)

## کرامت تجارت میں برکت

اسی دعا نبوی کی بدولت ان کو یہ کرامت حاصل ہوئی کہ ان کو تجارت میں نفع کے سوا کسی سودے میں کبھی بھی نقصان ہوا ہی نہیں۔ روایت ہے کہ یہ اپنے پوتے زہرہ بن معبد کو ساتھ لے کر بازار میں جاتے اور غلہ خریدتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے ملاقات کرتے اور کہتے کہ ہم کو بھی آپ اپنی اس تجارت میں شریک کر لیجئے' اس لئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے۔ پھر یہ سب لوگ اس تجارت میں شریک ہو جاتے' تو بسا اوقات اونٹ کے بوجھ برابر نفع کما لیتے اور اس کو اپنے گھر بھیج دیتے۔ (بخاری ج ا ص ۳۴۰ باب الشرکہ فی الطعام)

### تبصرہ

نیک اور صالح لوگوں کو اپنے کاروبار اور دھندے روزگار میں اس نیت سے شریک کر لینا کہ ان کی برکت سے ہم فیضیاب ہوں گے۔ یہ صحابہ کرام کا مقدس طریقہ ہے' چنانچہ پرانے زمانے کے خوش عقیدہ اور نیک تاجروں کا یہی طریقہ تھا کہ وہ جب کوئی تجارت کرتے تھے تو کسی عالم دین یا پیر طریقت کا کچھ حصہ اس تجارت میں مقرر کر کے ان بزرگوں کو اپنا شریک تجارت بنا لیتے تھے تاکہ ان اللہ والوں کی وجہ سے تجارت میں خیر و برکت ہو' اسی لئے آج کل بھی بعض خوش عقیدہ اور نیک بخت مومن خصوصاً" میمن اپنی تجارت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حصہ دار بنا لیتے ہیں اور نفع میں جتنی رقم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی

marfat.com

Marfat.com

نکلتی ہے' اس کو یہ لوگ نیاز کھاتہ کہتے ہیں اور اسی رقم سے یہ لوگ گیارہویں شریف کی فاتحہ بھی دلاتے ہیں اور عالموں اور سیدوں کو اسی رقم سے نذرانہ بھی دیا کرتے ہیں' یقیناً بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## 21 حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے انصاری ہیں اور قبیلہ انصار میں خاندان اوس کے بہت ہی نامی گرامی فرزند ہیں' بہت ہی پرجوش اور جانباز صحابی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو بے پناہ والہانہ عشق تھا۔ جنگ بدر میں دل کھول کر انتہائی بہادری کے ساتھ کفار سے لڑے۔ جنگ احد میں بھی آپ کے مجاہدانہ کارنامے شجاعت کے شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں' لیکن سنہ ۳ھ میں عسفان و مکہ مکرمہ کے درمیان مقام "رجیع" میں یہ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے' چونکہ انہوں نے جنگ بدر میں کفار مکہ کے ایک مشہور سردار "حارث بن عامر" کو قتل کر دیا تھا' اس لئے اس کے بیٹوں نے ان کو خرید لیا اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر ان کو اپنے گھر کی ایک کوٹھڑی میں قید کر دیا۔ پھر مکہ مکرمہ سے باہر مقام "تنعیم" میں لے جا کر ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے ان کو سولی پر چڑھا کر شہید کر دیا۔ اسلام میں یہ پہلے خوش نصیب صحابی ہیں جن کو کفار نے سولی پر چڑھا کر شہید کیا۔ سولی پر چڑھنے سے پہلے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ اے گروہ کفار سن لو! میرا دل تو یہی چاہتا تھا کہ دیر تک نماز پڑھتا رہوں' کیونکہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ مگر مجھ کو یہ خیال آگیا کہ کہیں تم لوگ یہ نہ سمجھ لو کہ میں شہادت سے ڈر رہا ہوں' اس لئے میں نے بہت ہی مختصر نماز پڑھی۔ کفار نے آپ کو جب سولی پر چڑھایا' تو آپ نے چند وجد آفریں اور ایمان افروز اشعار پڑھے' پھر حارث بن عامر کے بیٹے "ابو سروعہ" نے آپ کے مقدس سینہ میں نیزہ مار کر آپ کو شہید کر دیا۔

آپ کی شہادت کا مفصل حال آپ ہماری کتاب "ایمانی تقریریں" اور "سیرۃ المصطفیٰ" میں پڑھئے۔ ان کی مندرجہ ذیل کرامات قابل ذکر ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

## بے موسم کا پھل

جن دنوں یہ حارث بن عامر کے بیٹوں کی قید میں تھے' ظالموں نے دانہ پانی بند کر دیا تھا اور ان کو زنجیروں میں اس طرح جکڑ دیا تھا کہ ان کے پاؤں ہاتھ دونوں بندھے ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں حارث بن عامر کی بیٹی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے خبیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ میں نے بارہا یہ دیکھا کہ وہ قید کی کوٹھڑی کے اندر زنجیروں میں بندھے ہوئے بہترین انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھا رہے ہیں' حالانکہ خدا کی قسم! ان دنوں مکہ مکرمہ کے اندر کوئی پھل بھی نہیں ملتا تھا اور انگور کا تو موسم بھی نہیں تھا۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۹ و بخاری شریف)

## مکہ کی آواز مدینہ پہنچی

جب حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولی پر چڑھائے گئے تو انہوں نے بڑی حسرت کے ساتھ کہا کہ یا اللہ! میں یہاں کسی کو نہیں پاتا جس کے ذریعے میں آخری سلام تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سکوں' لہٰذا تو میرا سلام حبیب علیہ الصلوۃ والسلام تک پہنچا دے۔ صحابہ کرام کا بیان ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اندر اپنے اصحاب کی مجلس میں رونق افروز تھے کہ بالکل ہی ناگہاں آپ نے بلند آواز سے وعلیکم السلام فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اس وقت آپ نے کس کے سلام کا جواب دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دینی بھائی خبیب ابھی ابھی مکہ مکرمہ میں سولی پر چڑھا دیا گیا ہے اور اس نے سولی پر چڑھ کر میرے پاس اپنا سلام بھیجا ہے اور میں نے اس کے سلام کا جواب دیا ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۹)

## ایک سال میں تمام قاتل ہلاک

روایت ہے کہ سولی پر چڑھائے جانے کے وقت حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتلوں کے مجمع کی طرف دیکھ کر یہ دعا مانگی' **اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْھُمْ**

marfat.com

Marfat.com

بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا۔ (یعنی اے اللہ! تو میرے ان تمام قاتلوں کو گن کر شمار کر لے اور ان سب کو ہلاک فرما دے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ رکھ) ایک کافر کا بیان ہے کہ میں نے جب خبیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بددعا کرتے ہوئے سنا تو میں زمین پر لیٹ گیا تاکہ خبیب کی نظر مجھ پر نہ پڑے' چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ ایک سال پورا ہوتے ہوتے تمام وہ لوگ جو آپ کے قتل میں شریک و راضی تھے' سب کے سب ہلاک و برباد ہو گئے۔ فقط تنہا میں بچ گیا ہوں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۹ و بخاری)

## لاش کو زمین نگل گئی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ مقام تنعیم میں حضرت خبیب کی لاش سولی پر لٹکی ہوئی ہے جو مسلمان ان کی لاش کو سولی سے اتار کر لائے گا' میں اس کے لئے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ یہ خوشخبری سن کر حضرت زبیر بن العوام اور حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر راتوں کو سفر کرتے اور دن میں چھپتے ہوئے مقام تنعیم میں گئے۔ چالیس کفار سولی کے پہرہ دار بن کر سو رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے لاش کو سولی سے اتارا اور چالیس دن گزر جانے کے باوجود لاش بالکل تر و تازہ تھی اور زخموں سے تازہ خون ٹپک رہا تھا۔ گھوڑے پر لاش کو رکھ کر مدینہ منورہ کا رخ کیا' مگر ستر کافروں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا۔ جب ان دونوں حضرات نے دیکھا کہ اب ہم گرفتار ہو جائیں گے' تو ان دونوں نے مقدس لاش کو زمین پر رکھ دیا۔ خدا کی شان دیکھئے کہ ایک دم زمین پھٹ گئی اور مقدس لاش کو زمین نگل گئی اور پھر زمین اس طرح برابر ہو گئی کہ پھٹنے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب "بلیغ الارض" (جس کو زمین نگل گئی) ہے پھر ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ اے کفار مکہ ہم تو دو شیر ہیں جو اپنے جنگل میں جا رہے تھے۔ اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو ہمارا راستہ روک کر دیکھ لو۔ ورنہ اپنا راستہ لو۔ جب کفار مکہ نے دیکھ لیا کہ ان دونوں حضرات کے پاس لاش نہیں ہے' تو وہ لوگ مکہ واپس لوٹ گئے۔

marfat.com

Marfat.com

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴۱)

## تبصرہ

شہید اسلام حضرت خبیب انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان چاروں کرامتوں کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے کہ خداوند کریم شہداء کرام بالخصوص اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کرام کو کیسی کیسی عظیم الشان کرامتوں سے سرفراز فرماتا ہے اور یہ نصیحت حاصل کیجئے کہ صحابہ کرام نے دین اسلام کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں پیش کی ہیں اور پھر سوچئے کہ ہم آج کل کے مسلمان اسلام کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اور ہمیں کیا کرنا چاہئے اور پھر خدا کا نام لے کر اٹھئے اور اسلام کے لئے کچھ کر ڈالئے۔

## 22 حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے وہی خوش نصیب انصاری ہیں' جن کے مکان کو شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان بن کر شرف نزول بخشا اور یہ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی سے سات ماہ تک سرفراز ہوتے رہے اور دن رات صبح و شام ہر وقت دہران اپنے ہر قول و فعل سے ایسی والہانہ عقیدت اور عاشقانہ جاں نثاری کا مظاہرہ کرتے رہے کہ مشکل ہی سے اس کی مثال مل سکے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتیوں کی آسانی کے لئے نیچے کی منزل میں قیام پسند فرمایا۔ مجبوراً حضرت ابو ایوب انصاری اوپر کی منزل میں رہے۔ ایک مرتبہ اتفاقاً" پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا تو اس اندیشہ سے کہیں پانی بہہ کر نیچے والی منزل میں نہ چلا جائے اور حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تکلیف نہ پہنچ جائے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے اور سارا پانی اپنے لحاف میں جذب کر لیا۔ گھر میں بس یہی ایک رضائی تھی جو گیلی ہو گئی۔ رات بھر میاں بیوی نے سردی کھائی' مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرہ بھر بھی تکلیف پہنچ جائے' یہ گوارا نہیں کیا۔ غرض بے پناہ ادب و احترام اور محبت و عقیدت کے ساتھ سلطان

marfat.com

Marfat.com

دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی و میزبانی کے فرائض ادا کرتے رہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخاوت کے ساتھ ساتھ شجاعت اور بہادری میں بھی بے حد طاق تھے۔ تمام اسلامی لڑائیوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ معرکہ آزمائی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب مجاہدین اسلام کا لشکر جہاد قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہوا تو اپنی ضعیفی کے باوجود آپ بھی مجاہد بن کر اس لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے گئے اور برابر مجاہدین کی صفوں میں کھڑے ہو کر جہاد کرتے رہے۔

جب سخت بیمار ہو گئے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی' تو آپ نے مجاہدین اسلام سے فرمایا کہ جب تم لوگ جنگ بندی کرو تو مجھے بھی صف میں اپنے قدموں کے پاس لٹائے رکھو اور جب میرا انتقال ہو جائے' تو تم لوگ میری لاش کو قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے پاس دفن کرنا۔ چنانچہ سنہ ۵۱ھ میں اسی جہاد کے دوران آپ کی وفات ہوئی اور اسلامی لشکر نے ان کی وصیت کے مطابق ان کو قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے پاس دفن کر دیا۔

یہ اندیشہ تھا کہ شاید عیسائی لوگ آپ کی قبر مبارک کو کھود ڈالیں' مگر عیسائیوں پر ایسی ہیبت سوار ہو گئی کہ وہ آپ کی مقدس قبر کو ہاتھ نہ لگا سکے اور آج تک آپ کی قبر شریف اسی جگہ موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق خاص و عام ہے' جہاں ہر قوم و ملت کے لوگ ہمہ وقت حاضری دیتے ہیں۔

# کرامت

## قبر مبارک شفا خانہ بن گئی

یہ آپ کی کرامت کا ایک روحانی اور نورانی جلوہ ہے کہ بہت ہی دور دور سے قسم قسم کے مایوس العلاج مریض آپ کی قبر شریف پر شفا کے لئے حاضری دیتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۸۶ و حاشیہ کنز العمال ج ۶ ص ۲۲۵ مطبوعہ حیدر آباد)

marfat.com

Marfat.com

# 23 حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ عبداللہ بن بسرمازنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بسریا ابو صفوان ہے۔ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور شہنشاہ دو عالم نے ماحضر تناول فرمایا۔ پھر کھجوریں لائی گئیں۔ آپ نے کھجوریں بھی کھائیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ کر دعا فرمائی۔ یہ آخری عمر میں ملک شام میں چلے گئے۔

علامہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ یہ آخری صحابی ہیں جن کا ملک شام میں وصال شریف ہوا۔ یہی عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کی عمر میں اختلاف ہے۔ اصابہ میں ہے کہ ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی اور علامہ ابو نعیم کا قول ہے کہ ایک سو برس کی عمر میں ان کا وصال ہوا۔ بغیر کسی بیماری کے شہر حمص میں وضو کرتے ہوئے بالکل ہی اچانک وفات پا گئے۔ (اکمال ص ۶۰۳ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۲۵ و کنزالعمال ج ۱۶ ص ۱۰۳)

## کرامت

### رزق میں کبھی تنگی پیدا نہیں ہوئی

دعا نبوی کی برکت سے عمر بھر کبھی ان کی روزی تنگی نہیں ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں طعام سے فارغ ہو کر گھر والوں کے لئے تین دعائیں مانگیں تھیں۔

۱۔ یا اللہ! ان لوگوں کی مغفرت فرما۔

۲۔ یا اللہ! ان لوگوں پر رحمت فرما۔

۳۔ یا اللہ! ان لوگوں کی روزی میں برکت فرما۔ (کنزالعمال ج ۱۶ ص ۱۰۴ مطبوعہ حیدر آباد)

marfat.com

Marfat.com

# 24 حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صلح حدیبیہ کے بعد یہ اپنے قبیلہ بنو خزاعہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے اور دربار نبوت میں حاضر رہ کر حدیثیں یاد کرتے رہے۔ پھر کوفہ چلے گئے اور وہاں سے مصر جا کر مقیم ہو گئے۔ کچھ دنوں شام میں بھی رہے۔ ان کے شاگردوں میں جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد وغیرہ بہت مشہور محدثین ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار تھے اور جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے۔ جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپ دی' تو اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گورنر "زیاد" کے خوف سے یہ عراق سے بھاگ کر "موصل" کے ایک غار میں روپوش ہو گئے اور اسی غار میں ان کو سانپ نے کاٹ لیا جس سے ان کی وہیں وفات ہو گئی۔ علامہ ابن اثیر صاحب اسد الغابہ کا بیان ہے کہ ان کی قبر شریف موصل میں بہت ہی مشہور زیارت گاہ ہے۔ قبر پر بہت بڑا گنبد اور لمبی چوڑی درگاہ ہے۔ سنہ ۵۰ھ میں آپ کی شہادت ہوئی۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۰)

## کرامت

### اسی برس کی عمر میں سب بال کالے

انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرما کر ان کی جوانی کی بقا کے لئے دعا فرما دی۔ اس دعاء نبوی کی بدولت ان کو یہ کرامت مل گئی کہ اسی برس کی عمر ہو جانے کے باوجود ان کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ (کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۱۲ و اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۰۰)

marfat.com

Marfat.com

# 25 حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عاصم بن ثابت الافلح انصاری' یہ انصار میں قبیلہ اوس کے مایہ ناز سپوت ہیں بہت ہی جانباز اور بہادر صحابی ہیں۔ انہوں نے جنگ بدر میں بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا اور کفار قریش کے بڑے بڑے نامور سرداروں کو قتل کر دیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ کے نانا ہیں۔ سنہ ۴ھ میں غزوۃ الرجیع کی جنگ میں یہ کفار سے دست بدست لڑتے ہوئے اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو گئے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۷۳)

ان کی مندرجہ ذیل دو کرامتیں بہت ہی مشہور ہیں جو نہایت ہی مستند ہیں۔

## کرامات

### شہد کی مکھیوں کا پہرہ

چونکہ آپ نے جنگ بدر کے دن کفار مکہ کے بڑے بڑے نامی گرامی سورماؤں اور نامور سرداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا' اس لئے جب کفار مکہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی' تو ان کافروں نے چند آدمیوں کو اس لئے مقام رجیع میں بھیج دیا تاکہ ان کے بدن کا کوئی ایسا حصہ (سر وغیرہ) کاٹ کر لائیں جس سے یہ شناخت ہو جائے کہ واقعی حضرت عاصم قتل ہو گئے' چنانچہ چند کفار ان کی لاش کی تلاش میں مقام رجیع تک پہنچ گئے' مگر وہاں جا کر ان کافروں نے اس شہید مرد کی یہ کرامت دیکھی کہ لاکھوں کی تعداد میں شہد کی مکھیوں کے جھنڈ نے ان کی لاش کے اردگرد اس طرح گھیرا ڈال رکھا ہے جس سے وہاں تک کسی کا پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے' اس لئے کفار مکہ ناکام و نامراد ہو کر مکہ واپس چلے گئے۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۶۹ و زرقانی ج ۳ ص ۷۳)

### سمندر میں قبر

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مکہ کی ایک کافرہ عورت سلافہ بنت سعد کے دو

marfat.com

Marfat.com

بیٹوں کو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ بدر میں قتل کر ڈالا تھا' اس لئے اس عورت نے جوش انتقام میں یہ قسم کھا رکھی تھی کہ اگر مجھ کو عاصم بن ثابت کا سر مل گیا تو میں ان کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی۔ چنانچہ اس نے کچھ لوگوں کو بھیجا تھا کہ تم ان کا سر کاٹ کا لاؤ' میں اس کو بہت بڑی قیمت دے کر خرید لوں گی۔ اس لالچ میں چند کفار مقام رجیع تک پہنچے' مگر جب انہوں نے شہد کی مکھیوں کا گھیرا دیکھا تو حواس باختہ ہو گئے' مگر چند لالچی لوگ انتظار میں وہاں ٹھہر گئے کہ جب کبھی یہ شہد کی مکھیاں اڑ جائیں گی' تو ہم ان کا سر کاٹ کر لے جائیں گے۔ خدا کی شان کہ نہایت ہی زور دار بارش ہوئی اور پہاڑوں سے برساتی نالہ بہتا ہوا اس میدان میں پہنچا اور اس زور کا ریلا آیا کہ کفار جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کی مقدس لاش پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتی ہوئی سمندر میں پہنچ گئی۔

روایت ہے کہ جس دن عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ اسی دن خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ میں نہ تو کسی کافر کے بدن کو ہاتھ لگاؤں گا نہ کسی کافر کو موقع دوں گا کہ وہ میرے بدن کو چھو سکے۔ اللہ اکبر! خدا کی شان کہ زندگی بھر تو ان کا یہ عہد پورا ہوتا ہی رہا' مگر شہادت کے بعد بھی خداوند قدوس نے ان کے اس عہد کو پورا فرما دیا کہ کفار ان کے مقدس بدن کو ہاتھ نہ لگا سکے پہلے شہد کی مکھیوں کا پہرہ لگا دیا۔ پھر برساتی نالوں نے ان کے بدن مبارک کو ان کے مدفن تک پہنچا دیا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۹' بحوالہ بیہقی و کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۷۸)

## تبصرہ

حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان دونوں کرامتوں کو پڑھ کر غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کا شہداء کرام پر کتنا فضل عظیم ہوتا ہے اور راہ خدا میں جان فدا کرنے والوں کو رب العزت جل جلالہ کے دربار عالیہ سے کیسی کیسی عظیم الشان کرامتوں کے نشان عطا کئے جاتے ہیں۔ وفات کے بعد بھی ان کے تصرفات بصورت کرامات جاری رہتے ہیں' لہٰذا شہیدوں سے عقیدت و محبت اور انکا ادب و احترام واجب العمل اور لازم الایمان ہوتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## 26 حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا وطن مکہ مکرمہ ہے اور یہ خاندان قریش کے بہت ہی ممتاز اور نامور شخص ہیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ پھر ہجرت بھی کی۔ نہایت ہی وجیہہ' بہت ہی بہادر اور جانباز صحابی ہیں۔ سنہ ۱ھ میں ساٹھ یا اسی مہاجرین کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "رابغ" کی طرف جہاد کے لئے روانہ فرمایا' چنانچہ تاریخ اسلام میں مجاہدین کا یہ لشکر سریہ عبیدہ بن الحارث کے نام سے مشہور ہے۔ سنہ ۲ھ جنگ بدر میں انہوں نے شیبہ بن ربیعہ سے جنگ کی جو لشکر کفار کے سپہ سالار عتبہ بن ربیعہ کا بھائی تھا' یہ بڑی جانبازی کے ساتھ لڑتے رہے' مگر اس قدر زخمی ہو گئے کہ ان کی پنڈلی ٹوٹ کر چور چور ہو گئی اور نلی کا گودا بہنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ اس حالت میں حضرت عبیدہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ ارشاد فرمایا' ہرگز نہیں' بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ یہ سن کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر آج ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

وَنُسْلِمُهٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَهٗ
وَ نَذْهَلُ عَنْ اَبْنَاءِ نَا وَالْحَلَائِلِ

(یعنی ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالہ کریں گے جب ہم ان کے گرداگرد لڑتے لڑتے خون میں لت پت ہو جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے)

اسی زخم میں آپ منزل صفراء میں پہنچ کر شرف شہادت سے سرفراز ہو گئے۔

(ابو داؤد ج ۲ ص ۳۶۱ و زرقانی ج ۱ ص ۴۱۸)'

## کرامت

marfat.com

Marfat.com

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جس شخص کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۷۷)

## تبصرہ

اللہ اکبر! غور فرمایئے کہ حضرات صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی والہانہ محبت اور کس قدر عاشقانہ لگاؤ تھا کہ جان کنی کا عالم ہے۔ زخموں سے نڈھال ہیں، مگر اس وقت میں بھی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال دل و دماغ کے گوشہ گوشہ میں چھایا ہوا ہے۔ اپنے گھر والوں کے لئے اپنی بچیوں کے لئے کوئی وصیت نہیں فرماتے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ساری قوم کو کتنا اہم آخری پیغام دیتے ہیں۔ صحابہ کرام کی یہی وہ نیکیاں ہیں جو قیامت تک کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی اور اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ساری امت میں وہی درجہ ہے جو آسمان پر ستاروں کی برات میں چاند کا درجہ ہے۔

حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی بیٹا نہیں تھا، فقط دو صاحبزادیاں تھیں، جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث سے دو ثلث عطا فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

## 28 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ انس بن مالک بن النضر بن ضمضم بن زید بن حرام انصاری۔ آپ قبیلہ انصار میں خزرج کی ایک شاخ بنی بخار میں سے ہیں ان کی والدہ کا نام ام سلیم بن ملحان ہے۔ ان کی کنیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حمزہ رکھی اور ان کا مشہور لقب "خادم النبی" ہے اور اس لقب پر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حد فخر تھا۔ دس برس کی عمر میں یہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دس برس کی سفر و وطن، جنگ و صلح ہر جگہ ہر حال

marfat.com

Marfat.com

میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہے اور ہر دم خدمت اقدس میں حاضرباش رہتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں سے ان کے پاس چھوٹی سی لاٹھی تھی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ اس کو بوقت دفن میرے کفن میں رکھ دیں' چنانچہ یہ لاٹھی آپ کے کفن میں رکھ دی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے خاص طور پر مال اور اولاد میں ترقی اور برکت کی دعائیں فرمائی تھیں۔ چنانچہ ان کے مال اور اولاد میں بے حد برکت و ترقی ہوئی۔ مختلف بیویوں اور باندیوں سے آپ کے اسی لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جس دن آپ کا وصال ہوا' اس دن آپ کے بیٹوں اور پوتوں وغیرہ کی تعداد ایک سو بیس تھی' بہت زیادہ حدیثیں آپ سے مروی ہیں اور آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادی ہے۔ حنا کا خضاب سر اور داڑھی میں لگاتے تھے اور خوشبو بھی بکثرت استعمال کرتے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے کفن میں وہی خوشبو لگائی جائے جس میں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا ہے۔ ان کی والدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو جمع کر کے خوشبو میں ملایا کرتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے آپ مدینہ منورہ سے بصرہ چلے گئے۔ آپ کے سال وصال اور آپ کی عمر شریف کے بارے میں اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ آپ سنہ ۹۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ بعض نے سنہ ۹۲ھ بعض نے سنہ ۹۳ھ بعض نے سنہ ۹۰ھ کو آپ کے وصال کا سال تحریر کیا ہے۔ بوقت وصال آپ کی عمر شریف ایک سو تین برس کی تھی۔ بعض ایک سو دس۔ بعض ایک سو سات اور بعض نے ننانوے برس لکھا ہے۔ بصرہ میں وفات پانے والے صحابیوں میں سے سب سے آخر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کے بعد شہر بصرہ میں کوئی صحابی باقی نہیں رہا۔ بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر آپ کی قبر شریف بنی جو زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ بہت ہی حق گو' حق پسند عبادت گزار صحابی ہیں اور آپ کی چند کرامتیں بھی منقول ہیں۔ (اکمال ص ۵۸۵ و اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۲۷)

## کرامات

marfat.com

Marfat.com

## سال میں دو مرتبہ پھل دینے والا باغ

ان کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ دنیا بھر میں کھجوروں کا باغ سال میں ایک ہی مرتبہ پھلتا ہے' مگر آپ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا۔ (مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۵۴۵)

## کھجوروں میں مشک کی خوشبو

اسی طرح یہ بھی آپ کی بہت ہی بے مثال کرامت ہے کہ آپ کے باغ کے کھجوروں میں مشک کی خوشبو آتی تھی جس کی مثال کہیں دنیا بھر میں نہیں مل سکتی۔ (مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۵۴۵)

## دعا سے بارش

آپ کا باغبان آیا اور شدید قحط اور خشک سالی کی شکایت کرنے لگا۔ آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی' پھر فرمایا کہ اے باغبان! آسمان کی طرف دیکھ! کیا تجھے کچھ نظر آرہا ہے؟ باغبان نے عرض کیا کہ حضور! میں تو آسمان میں کچھ بھی نہیں دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے نماز پڑھ کر یہی سوال فرمایا اور باغبان نے یہی جواب دیا۔ پھر تیسری بار یا چوتھی بار نماز پڑھ کر آپ نے باغبان سے پوچھا کہ کیا آسمان میں کچھ نظر آرہا ہے؟ اب کی مرتبہ باغبان نے جواب دیا کہ جی ہاں! ایک پرند کے پر کے برابر بدلی کا ٹکڑا نظر آرہا ہے۔ پھر آپ برابر نماز اور دعا میں مشغول رہے' یہاں تک کہ آسمان کی ہر طرف ابر چھا گیا اور نہایت ہی زور دار بارش ہوئی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغبان کو حکم دیا کہ تم گھوڑے پر سوار ہو کر دیکھو کہ یہ بارش کہاں تک پہنچی ہے؟ اس نے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھا اور آکر کہا کہ یہ بارش "مسرین" اور "قصبان" کے محلوں سے آگے نہیں بڑھی۔ (طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۲۱)

## تبصرہ

بارش کہاں تک ہوئی ہے؟ اس کو دیکھنے اور معلوم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس

marfat.com

Marfat.com

شہر میں جہاں آپ تھے قحط پڑ گیا تھا اور پانی کی سخت ضرورت تھی۔ باقی دوسرے علاقوں میں کافی بارش ہو چکی تھی' ان علاقوں میں قحط' مزید بارش کی ضرورت نہیں تھی' بلکہ وہاں زیادہ بارش سے نقصان ہونے کا اندیشہ تھا' اسی لئے آپ نے دریافت فرمایا کہ بارش کہاں تک ہوئی ہے؟ جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ بارش اسی شہر میں ہوئی ہے جہاں بارش کی ضرورت تھی۔ تو پھر آپ کو اطمینان ہو گیا کہ الحمدللہ! اس بارش سے کہیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

اللہ اکبر! بارگاہ الٰہی کے مقبول بندوں کی شان اور دربار خداوندی میں ان کی مقبولیت کا کیا کہنا؟ جب خدا سے عرض کیا بارش ہو گئی اور جہاں تک بارش برسانا چاہی' وہیں تک برسی۔

للہ! غور فرمایئے کہ کیا اولیاء اللہ کا حال اور ان کی شان کو عام انسانوں جیسی ہے؟ توبہ' نعوذ باللہ! کہاں یہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اور کہاں منحوس اور دلوں کے گندے لوگ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(یعنی پاک لوگوں کے معاملات کو اپنے اوپر مت قیاس کر' اگرچہ لکھنے میں شیر اور شیر بالکل مثل اور مشابہ ہیں' لیکن ایک شیر وہ ہے کہ انسان کو پھاڑ کر کھا جاتا ہے' اور ایک شیر (دودھ) ہے کہ اسے انسان کھاتا اور پیتا ہے)

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

## 29 حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا ہیں' یہ بہت ہی بہادر اور جاں باز صحابی ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے چچا

marfat.com

Marfat.com

حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد کے دن اکیلے ہی کفار سے لڑتے ہوئے آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کچھ مسلمان ست پڑ گئے ہیں اور آگے نہیں بڑھ رہے تو آپ نے بلند آواز سے للکار کر فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ دُوْنَ اُحُدٍ وَاَنَّھَا لَرِیْحُ الْجَنَّۃِ ۔

(یعنی میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں احد پہاڑ کے پاس جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور یقیناً بلاشبہ یہ جنت ہی کی خوشبو ہے۔)

آپ نے یہ فرمایا اور اکیلے ہی کفار کے نرغہ میں لڑتے لڑتے زخموں سے چور چور ہو کر گر پڑے اور شہادت کے شرف سے سرفراز ہوئے۔

ان کے بدن پر تیروں' تلواروں اور نیزوں کے اسی سے زیادہ زخم گنے گئے تھے اور کفار نے ان کی آنکھوں کو پھوڑ کر اور ناک' کان اور ہونٹ کو کاٹ کر ان کی صورت اس قدر بگاڑ دی تھی کہ کوئی شخص ان کی لاش کو پہچان نہ سکا' مگر جب ان کی بہن حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں تو انہوں نے ان کی انگلیوں کے پوروں کو دیکھ کر پہچانا کہ یہ میرے بھائی انس بن نضر (رضی اللوہ تعالیٰ عنہ) کی لاش ہے۔

حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے' اس کا انہیں شدید رنج و قلق تھا کہ افسوس میں اسلام کے پہلے غزوہ میں غیر حاضر رہا۔ پھر وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر آئندہ کبھی اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا کہ کفار سے جنگ کا موقع ملا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں جنگ کیا کرتا ہوں اور کیا دکھاتا ہوں۔

چنانچہ سنہ ۳ھ میں جب جنگ احد ہوئی' تو انہوں نے خدا تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا' وہ پورا کر کے دکھا دیا کہ اپنے بدن پر اسی زخموں سے زائد زخم کھا کر شہید ہو گئے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی شان میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ

مومنین میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کر دیا۔

marfat.com

Marfat.com

(اکمال ص ۵۸۵ اسد الغابہ ج ا ص ۱۳۲ حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۷۱ بخاری شریف)

# کرامت

ان کی کرامتوں میں سے ایک کرامت بہت زیادہ مشہور اور مستند ہے۔

## خدا نے قسم پوری فرمادی

حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جھگڑا تکرار کرتے ہوئے ایک انصاری کی لڑکی کے دو اگلے دانت توڑ ڈالے۔ لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ فرما دیا کہ ربیع بنت النضر کے دانت قصاص میں توڑ دیئے جائیں۔ جب حضرت انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ کہا' یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ کی قسم! میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس بن النضر' تم کیا کہہ رہے ہو؟ قصاص تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے۔ یہ گفتگو ابھی ہو رہی تھی کہ لڑکی والے دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! قصاص میں ربیع کا دانت توڑنے کے بدلے میں ہم لوگوں کو دیت (مالی معاوضہ دلا دیا جائے۔ اس طرح حضرت انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم پوری ہو گئی اور ان کی بہن حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت توڑے جانے جانے سے بچ گیا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۶۴ باب قولہ الجروح قصاص)

تبصرہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

کے بندوں میں سے کچھ ایسے مقبولان بارگاہ الٰہی ہیں کہ اگر ایسی چیز کے بارے میں جو بظاہر ہونے والی نہ ہو' اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اگر قسم کھا لیں کہ ہو جائے گی' تو اللہ تعالیٰ ان مقدس بندوں کی قسموں کو ٹوٹنے نہیں دیتا' بلکہ اس نہ ہونے والی چیز کو موجود فرما دیتا ہے تاکہ ان مقدس بندوں کی قسم پوری ہو جائے۔

دیکھ لیجئے کہ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دربار نبوت سے قصاص کا فیصلہ ہو چکا تھا اور مدعی نے قصاص ہی کا مطالبہ کیا تھا' لیکن جب حضرت انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا گئے کہ خدا کی قسم! میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو خدا تعالیٰ نے ایسا ہی اسباب پیدا کر دیا۔ تو ظاہر ہے کہ اگر فیصلہ کے مطابق دانت توڑ دیا جاتا' تو ان کی قسم ٹوٹ جاتی' مگر خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہو گیا کہ مدعی کا دل بدل گیا اور اس نے بجائے قصاص کے دیت کا مطالبہ کر دیا' اس طرح دانت ٹوٹنے سے بچ گیا اور ان کی قسم پوری ہو گئی۔

اس کی بہت سی مثالیں اور ثبوت حاصل ہوں گے کہ اللہ والے جس بات کی قسم کھا گئے' اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو موجود فرما دیا' اگرچہ وہ چیز ایسی تھی کہ بظاہر اس کے ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں تھی۔

## 30 حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے باشندہ ہیں اور انصار کے قبیلہ اوس سے ان کا خاندانی تعلق ہے۔ ان کا باپ ابو عامر اپنے قبیلہ کا سردار تھا اور زمانہ جاہلیت میں اس کی عبادت کی کثرت کو دیکھ کر عام طور پر لوگ اس کو ابو عامر راہب کہا کرتے تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور پورا مدینہ اور اطراف حضور کے قدموں پر قربان ہونے لگا تو مدینہ کے دو شخصوں پر حسد کا بھوت سوار ہو گیا۔ ایک عبداللہ بن ابی' دوسرے ابو عامر راہب' لیکن عبداللہ بن ابی نے تو اپنی دشمنی کو چھپائے رکھا اور منافق بن کر مدینہ ہی میں رہا' لیکن ابو عامر راہب حسد کی آگ میں جل بھن کر مدینہ سے مکہ چلا گیا' اور کفار مکہ کو بھڑکا کر مدینہ منورہ پر حملہ کے لئے تیار کیا۔ چنانچہ سنہ ۳ھ میں جب جنگ احد ہوئی تو ابو عامر کفار کے لشکر

marfat.com

Marfat.com

میں شامل تھا اور کفار کی طرف سے لڑ رہا تھا' مگر اس کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرچم اسلام کے نیچے نہایت ہی جوانمردی اور جوش و خروش کے ساتھ کفار سے لڑ رہے تھے۔ ابو عامر راہب جب تلوار گھماتا ہوا میدان میں نکلا' تو حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی تلوار سے اپنے باپ ابو عامر کا سر کاٹ کر لاؤں' مگر حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ بیٹے کی تلوار باپ کا سر کاٹے' اس لئے آپ نے اجازت نہیں دی' مگر حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش جہاد میں اس قدر آپے سے باہر ہو گئے تھے کہ سر ہتھیلی پر رکھ کر انتہائی جانبازی کے ساتھ لڑتے ہوئے قلب لشکر تک پہنچ گئے اور کفار کے سپہ سالار ابو سفیان پر حملہ کر دیا اور قریب تھا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ابو سفیان کا فیصلہ کر دے' مگر اچانک پیچھے سے شداد بن الاسود نے جھپٹ کر وار کو روکا اور حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ (اسد الغابہ ج ۲ ص ۶۷ و مدارج النبوۃ ص ۱۴۳)

## غسیل الملائکہ

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے۔ جب ان کی بیوی سے ان کا حال دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ بتایا کہ وہ جنگ احد کی رات میں اپنی بیوی کے ساتھ سوئے ہوئے تھے اور غسل کی حاجت ہو گئی تھی' مگر وہ رات کے آخری حصہ میں دعوت جنگ کی پکار سن کر اس خیال سے بلا غسل میدان جنگ کی طرف دوڑ پڑے کہ شاید غسل کرنے میں اللہ کے رسول کی پکار پر دوڑنے میں دیر لگ جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ فرشتوں نے شہادت کے بعد ان کو غسل دیا ورنہ شہید کو غسل دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اسی واقعہ کی بناء پر حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسیل الملائکہ (فرشتوں کے نہلائے ہوئے) کہا جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ و مشکوۃ شریف وغیرہ)

marfat.com

Marfat.com

## تبصرہ

فرشتوں نے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کے بعد غسل دیا۔ یہ آپ کی بہت بڑی کرامت اور نہایت ہی عظیم الشان فضیلت ہے' چنانچہ آپ کے قبیلہ والوں کو اس پر بہت بڑا فخر اور ناز تھا کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے قبیلہ کے ایک عدیم المثال فرد ہیں کہ جن کو فرشتوں نے نہلایا۔ اس تفاخر کے سلسلے میں منقول ہے کہ قبیلہ اوس کے لوگوں نے قبیلہ خزرج والوں سے کہا کہ دیکھ لو حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسیل الملا ئکہ ہمارے قبیلہ اوس کے ہیں۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ شہد کی مکھیوں نے جن کی لاش پر پہرہ دیا تھا' وہ بھی ہمارے قبیلہ اوس کے ہیں اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی وفات پر عرش الٰہی ہل گیا' وہ بھی ہمارے قبیلہ اوس کے ہیں۔ اور حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہے' وہ بھی ہمارے قبیلہ اوس ہی کے ہیں۔

یہ سن کر قبیلہ خزرج کے لوگوں نے کہا ہمارے قبیلہ خزرج والوں کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں ہمارے قبیلہ کے چار آدمی حافظ قرآن قاری ہوئے اور تمہارے قبیلہ میں اس وقت تک کوئی بھی پورا حافظ قرآن نہیں ہوا۔ دیکھ لو حضرت زید بن ثابت' حضرت ابو زید و حضرت ابی بن کعب و حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ چاروں حفاظ ہمارے قبیلہ خزرج کے سپوت ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۲ ص ۶۸)

## 31 حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ پھر کفار مکہ نے ان کو بہت زیادہ ستایا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ واقعہ ہجرت کے وقت جب کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یار غار صدیق جاں نثاری رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

عنہ کے ساتھ غار ثور میں تشریف فرما ہوئے' تو یہی حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن بھر بکریوں کو چرا کر غار کے پاس رات کو لاتے اور ان بکریوں کا دودھ دوہ کر دونوں عالم کے تاجدار اور ان کے یار غار کو پلاتے۔ جب غار ثور سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے تو ایک اونٹنی پر شہنشاہ دو عالم اور ایک اونٹنی پر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے۔ صفر سنہ ۴ھ واقعہ "بیر معونہ" میں آپ کو شہادت کی سعادت حاصل ہوئی۔

(اسد الغابہ ج ۳ ص ۹۱) (پوری تفصیل کے لئے پڑھئے ہماری کتاب "سیرۃ المصطفیٰ")

# کرامت

## لاش آسمان تک بلند ہوئی

جنگ بیر معونہ میں ستر صحابہ کرام میں سے صرف عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ زندہ بچے' باقی سب جام شہادت سے سیراب ہو گئے۔ ان ہی شہداء کرام میں سے حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ کفار کے سردار عامر بن طفیل کا بیان ہے کہ حضرت عامر بن فہیرہ جب شہید ہو گئے تو ایک دن ان کی لاش زمین سے بلند ہو کر آسمان تک پہنچی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آہستہ آہستہ وہ زمین پر اتر آئی اور اس کے بعد ان کی لاش تلاش کرنے پر نہیں ملی' کیونکہ فرشتوں نے انہیں دفن کر دیا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۸۷)

### تبصرہ

جس طرح حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا' تو ان کا لقب "غسیل الملائکہ" ہوا۔ اسی طرح چونکہ ان کو فرشتوں نے قبر میں دفن کیا تھا' اس لئے یہ "دفین الملائکہ" (فرشتوں کے دفن کردہ) ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## 32 حضرت غالب بن عبد اللہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

حضرت غالب بن عبداللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان کا وطن مکہ معظمہ ہے اور یہ فتح مکہ سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ فتح مکہ میں یہ حضور اقدس شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور آپ نے ان کو مکہ مکرمہ کے راستوں کی درستی اور کفار کے حالات کی جاسوسی کے کام پر مامور فرمایا۔ پھر فتح مکہ کے بعد ساٹھ سواروں کا افسر بنا کر آپ نے ان کو مقام کدید میں بنی الملوح سے جنگ کے لئے بھیج دیا۔

ابن الکلبی کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بنی مرہ سے لڑنے کے لئے "فدک" بھیجا وہیں یہ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۴۸)

ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ جہادوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ خاص طور پر جنگ قادسیہ میں خوب خوب کفار سے لڑے۔ مشہور ہے کہ ہرمزان انہی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کے دوران ابن زیاد نے ان کو خراسان کا حاکم بنا دیا تھا۔ (اصابہ ج ۵ ص ۱۸۷)

ان کی یہ ایک کرامت بہت مشہور اور نہایت ہی مستند ہے۔

# کرامت

## خشک نالہ میں ناگہاں سیلاب

حضرت جندب بن مکیث' جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کا امیر بنا کر جہاد کے لئے بھیجا۔ میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ ہم لوگوں نے مقام "کدید" میں قبیلہ بنو الملوح پر حملہ کیا اور ان کے اونٹوں کو مال غنیمت بنا کر واپس لوٹنے لگے۔ ابھی ہم لوگ کچھ دور ہی چلے تھے کہ بنو الملوح کے تمام قبائل کا ایک بہت بڑا لشکر جمع ہو کر ہمارے تعاقب میں آگیا۔ ہم لوگ ایک

marfat.com

Marfat.com

نالے کے پار آگئے جو بالکل ہی خشک تھا اور ہم لوگوں کو بالکل ہی یقین ہو گیا کہ اب ہم لوگ ان کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو جائیں گے' مگر جب کفار نالہ کے پاس آئے' تو باوجودیکہ نہ بارش ہوئی نہ بدلی کسی طرح سے نظر آئی' اچانک نالہ پانی سے بھر گیا اور اس زور و شور سے پانی کا بہاؤ تھا کہ اس کو پار کرنا انتہائی دشوار تھا' چنانچہ کفار کا لشکر نالہ کے پاس ٹھہر گیا اور ایک کافر بھی نالہ کو پار نہ کر سکا اور ہم لوگ نہایت ہی اطمینان اور سلامتی کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۷۲ بحوالہ ابن سعد)

## تبصرہ

ہم کرامت کی قسموں کے بیان میں یہ لکھ چکے ہیں کہ بالکل ناگہاں اور اچانک غیب سے کسی چیز کا بطور امداد کے ظاہر ہو جانا' یہ بھی کرامت کی ایک قسم ہے۔ خشک نالہ میں اچانک پانی بھر جانا' یہ حضرت غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی قسم کی کرامت ہے۔ ان کی اسی کرامت کی بدولت تمام صحابیوں کی جان بچ گئی۔

## 33 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے باشندہ تھے' مکہ مکرمہ میں آکر اسلام قبول کیا۔ پہلے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ پھر حبشہ سے کشتیوں پر سوار ہو کر تمام مہاجرین حبشہ کے ساتھ آپ بھی تشریف لائے اور خیبر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۲۰ھ میں ان کو بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت تک بصرہ کے گورنر رہے۔ جب حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جنگ شروع ہوئی تو پہلے آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار تھے' مگر اس جھگڑے سے منقبض ہو کر مکہ مکرمہ چلے گئے' یہاں تک کہ سنہ ۵۲ھ میں آپ کی وفات ہو گئی۔ (اکمال ص ۶۱۸)

marfat.com

Marfat.com

## غیبی آواز سنتے تھے

آپ کی یہ ایک خاص کرامت تھی کہ غیبی آواز میں آپ کے کان میں آیا کرتی تھیں' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمندری جہاد میں امیر لشکر بن کر گئے۔ رات میں سب مجاہدین کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے کہ بالکل ناگہاں اوپر سے ایک پکارنے والے کی آواز آئی۔

"کیا میں تم لوگوں کو خدا تعالیٰ کے اس فیصلہ کی خبر دے دوں جس کا وہ اپنی ذات پر فیصلہ فرما چکا ہے؟ یہ وہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے گرمی کے دنوں میں پیاسا رہے گا' اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ پیاس کے دن (قیامت میں) ضرور ضرور اس کو سیراب فرما دے گا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۶۷ بحوالہ حاکم)

## لحن داؤدی

آپ کی آوز اور لہجہ میں اتنی زبردست کشش تھی کہ اس کو کرامت کے سوا اور کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے

ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا اَبَا مُوْسٰى (اے ابو موسیٰ ہم کو اپنے رب کی یاد دلاؤ)

یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن شریف پڑھنے لگے۔ ان کی قرات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قلب میں ایسی نوری تجلی پیدا ہو جاتی کہ انہیں دنیا سے دوری اور اپنے رب کی حضوری نصیب ہو جاتی تھی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی قرات سنی تو ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سی اس شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ہے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۱۸ مطبوعہ حیدر آباد)

marfat.com

Marfat.com

# 34 حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت تمیم بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے نصرانی تھے۔ پھر سنہ ۹ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بہت ہی عبادت گزار تھے' ایک ہی رات میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک ہی آیت کو رات بھر صبح تک نماز میں بار بار پڑھتے رہتے۔ حضرت محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک رات سوتے رہ گئے اور نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکے' تو انہوں نے اپنی اس کوتاہی کا کفارہ اس طرح ادا کیا کہ مکمل ایک سال تک رات بھر نہیں سوئے' پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے' پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ملک شام میں چلے گئے اور آخیر عمر تک ملک شام ہی میں رہے۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے انہوں نے قندیل جلائی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے جساسہ کا واقعہ ان سے سن کر صحابہ کرام کو سنایا۔ (اکمال ص ۵۸۸ و اسد الغابہ ج ۱ ص ۲۱۵)

## کرامت

### چادر دکھا کر آگ بجھا دی

آپ کی کرامتوں میں سے ایک مشہور اور مستند کرامت یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب پہاڑ کے ایک غار سے ایک قدرتی آگ نمودار ہوئی' تو امیر المومنین نے ان کو اپنی چادر عطا فرمائی۔ یہ چادر لے کر جب آپ آگ کے قریب پہنچے تو آگ بجھتی ہوئی پیچھے کو ہٹتی چلی گئی' یہاں تک کہ آگ غار کے اندر داخل ہو گئی اور یہ خود بھی آگ کو چادر سے دفع کرتے ہوئے غار میں گھستے چلے گئے۔ جب یہ آگ کو بجھا کر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے فرمایا کہ اے تمیم داری! اسی دن کے لئے ہم نے تم کو چھپا رکھا تھا۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۷۳ بحوالہ ابو نعیم)

۱) آگ کا مفصل حال ہم نے اپنی کتاب "روحانی حکایات" ج ۲ اور "سیرۃ

marfat.com

Marfat.com

المصطفیٰ" میں تحریر کیا ہے)

## 35 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو نجید ہے اور یہ قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو کعب کے خاندان سے ہیں' اس لئے خزاعی اور کعبی کہلاتے ہیں۔ سنہ ۷ھ میں جنگ خیبر کے سال مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران ان کو اہل بصرہ کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ محمد بن سیرین محدث فرمایا کرتے تھے کہ بصرہ میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ پرانا اور افضل کوئی صحابی نہیں۔ ان کی پوری زندگی مذہبی رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ طرح طرح کی عبادتوں میں بہت زیادہ محنت شاقہ فرماتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنی والہانہ عقیدت تھی اور آپ کا اتنا احترام رکھتے تھے کہ جس ہاتھ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی' اس ہاتھ سے عمر بھر انہوں نے پیشاب کا مقام نہیں چھوا۔ تیس برس تک مسلسل استسقاء کی بیماری میں صاحب فراموش رہے اور شکم کا آپریشن بھی ہوا' مگر صبر و شکر کا یہ حال تھا کہ ہر مزاج پرسی کرنے والے سے یہی فرمایا کرتے تھے کہ میرے خدا کو جو پسند ہے' وہی مجھے بھی محبوب ہے۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۷۳ و اکمال و اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۳۷)

سنہ ۵۲ھ میں بمقام بصرہ آپ کا وصال ہوا۔

## کرامت

### فرشتوں سے سلام و مصافحہ

آپ کی مشہور کرامت یہ ہے کہ آپ فرشتوں کی تسبیح کی آواز سنا کرتے اور فرشتے آپ سے مصافحہ کیا کرتے تھے نیز آپ بہت مستجاب الدعوات بھی تھے' یعنی آپ کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ (حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۷۳ و اسد

marfat.com

Marfat.com

اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۳۷ و ابن سعد ج ۴ ص ۲۸۸)

## 36 حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور بعض کا قول ہے کہ یہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انہوں نے اس شرط پر ان کو آزاد کیا تھا کہ عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہیں گے۔ "سفینہ" کا لقب ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے "رباح" کسی نے "مہران" کسی نے "رومان" نام بتایا ہے "سفینہ" عربی میں کشتی کو کہتے ہیں۔ ان کا لقب "سفینہ" ہونے کا سبب یہ ہے کہ دوران سفر ایک شخص تھک گیا' تو اس نے اپنا سامان ان کے کندھوں پر ڈال دیا اور یہ پہلے ہی بہت زیادہ سامان اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش طبعی اور مزاح کے طور پر یہ فرمایا کہ اَنْتَ سَفِيْنَةٌ (تم تو کشتی ہو) اس دن سے آپ کا یہ لقب مشہور ہو گیا کہ لوگ آپ کا اصلی نام ہی بھول گئے' لوگ ان سے ان کا اصلی نام پوچھتے۔ تو یہ فرماتے تھے کہ میں نہیں بتاؤں گا۔ میرا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سفینہ" رکھ دیا ہے' اب میں اس نام کو کبھی ہرگز ہرگز نہیں بدلوں گا۔ (اکمال ۵۹۷ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۲۴)

## کرامت

### شیر نے راستہ بتایا

ان کی مشہور اور نہایت ہی مستند کرامت یہ ہے کہ یہ روم کی سرزمین میں جہاد کے دوران اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے اور لشکر کی تلاش میں دوڑتے بھاگتے چلے جا رہے تھے کہ بالکل ہی اچانک جنگل سے ایک شیر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔ انہوں نے ڈانٹ کر بلند آواز سے فرمایا کہ اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا معاملہ یہ ہے کہ میں لشکر اسلام سے الگ پڑ گیا ہوں اور لشکر کی تلاش

marfat.com

Marfat.com

میں ہوں۔ یہ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا اور برابر ان کو اپنے ساتھ میں لئے ہوئے چلتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر اسلام میں پہنچ گئے تو شیر واپس چلا گیا۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۵۴ باب الکرامات)

## 37 حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ

ان کا نام صدی بن عجلان ہے' مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ بنو باہلہ کے خاندان سے ہیں' اس لئے باہلی کہلاتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلے صلح حدیبیہ میں شریک ہو کر بیعت الرضوان کے شرف سے سرفراز ہوئے۔ دو سو پچاس حدیثیں ان سے مروی ہیں اور ان حدیثوں کے درس و اشاعت میں ان کو بے حد شغف تھا' پہلے مصر میں رہتے تھے۔ پھر حمص چلے گئے اور وہیں سنہ ۸۶ھ میں اکیانوے برس کی عمر میں وفات پائی۔ بعض مورخین نے ان کا سال وفات سنہ ۸۱ھ تحریر کیا ہے۔ یہ اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب کرتے تھے۔ (اکمال ص ۵۸۶ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۶)

## کرامات

### فرشتہ نے دودھ پلایا

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ جس کو وہ خود بیان فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا کہ تم اپنی قوم میں جاکر اسلام کی تبلیغ کرو' چنانچہ حکم نبوی کی تعمیل کرتے ہوئے یہ اپنے قبیلہ میں پہنچے اور اسلام کا پیغام پہنچایا' مگر ان کی قوم نے ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا' کھانا کھلانا تو بڑی بات ہے' پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا' بلکہ ان کا مذاق اڑاتے ہوئے اور برا بھلا کہتے ہوئے ان کو بستی سے باہر نکال دیا۔ یہ بھوک پیاس سے انتہائی بے تاب اور نڈھال ہو چکے تھے' لاچار ہو کر کھلے میدان ہی میں ایک جگہ سو گئے' تو خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور ان کو دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن دیا۔ یہ اس دودھ کو پی کر خوب جی بھر کر

marfat.com

Marfat.com

سیراب ہو گئے۔ خدا کی شان دیکھئے کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بھوک تھی نہ پیاس۔

اس کے بعد گاؤں کے کچھ خیر پسند اور سلجھے ہوئے لوگوں نے گاؤں والوں کو ملامت کی کہ اپنے ہی قبیلہ کا ایک معزز آدمی گاؤں میں آیا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ شرمناک قسم کی بد سلوکی کر ڈالی' جو ہمارے قبیلہ والوں کی پیشانی پر ہمیشہ کے لئے کلنک کا ٹیکہ بن جائے گا۔ یہ سن کر گاؤں والوں کو ندامت ہوئی اور وہ لوگ کھانا پانی وغیرہ لے کر میدان میں ان کے پاس پہنچے' تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمہارے کھانے پانی کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے' مجھ کو تو میرے رب نے کھلا پلا کر سیراب کر دیا ہے اور پھر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ گاؤں والوں نے جب یہ دیکھ لیا کہ واقعی یہ کھا پی کر سیراب ہو چکے ہیں اور ان کے چہرے پر بھوک و پیاس کا کوئی اثر و نشان نہیں' حالانکہ اس سنسان جنگل اور بیابان میں کھانا پانی کہیں سے ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' تو گاؤں والے ان کی اس کرامت سے بے حد متاثر ہوئے یہاں تک کہ پوری بستی کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۷۳ بحوالہ بیہقی و کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۲۲ و مستدرک حاکم ج ۳ ص ۶۴۲)

## امداد غیبی کی اشرفیاں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی کا بیان ہے کہ یہ بہت ہی سخی اور فیاض آدمی تھے' کسی سائل کو بھی اپنے دروازے سے نامراد نہیں لوٹاتے تھے۔ ایک دن ان کے پاس صرف تین ہی اشرفیاں تھیں اور یہ اس دن روزہ سے تھے۔ اتفاق سے اس دن تین سائل دروازہ پر آئے اور آپ نے تینوں کو ایک ایک اشرفی دے دی' پھر سو رہے۔ باندی کہتی ہیں کہ میں نے نماز کے لئے انہیں بیدار کیا اور وہ وضو کر کے مسجد میں چلے گئے۔ مجھے ان کے حال پر بڑا ترس آیا کہ گھر میں نہ ایک پیسہ ہے نہ اناج کا ایک دانہ' بھلا یہ روزہ کس چیز سے افطار کریں گے؟ میں نے ایک شخص سے قرض لے کر رات کا کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا۔ پھر میں جب ان کے بستر کو درست کرنے کے لئے گئی تو کیا دیکھتی ہوں تین سو اشرفیاں بستر پر پڑی ہوئی ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

میں نے ان کو گن کر رکھ دیا۔ وہ نماز عشاء کے بعد جب گھر میں آئے' اور چراغ جلتا ہوا اور بچھا ہوا دستر خوان دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا کہ آج تو ماشاء اللہ میرے گھر میں اللہ کی طرف سے خیر ہی خیر ہے۔ پھر میں نے انہیں کھانا کھلایا اور عرض کیا کہ اللہ تعالٰی آپ پر رحم فرمائے' آپ ان اشرفیوں کو یونہی لاپرواہی کے ساتھ بستر پر چھوڑ کر چلے گئے اور مجھ سے کہہ کر بھی نہیں گئے کہ میں ان کو اٹھا لیتی۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیسی اشرفیاں؟ میں تو گھر میں ایک پیسہ بھی چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ یہ سن کر میں نے ان کا بستر اٹھا کر جب انہیں دکھایا کہ یہ دیکھ لیجئے اشرفیاں پڑی ہوئی ہیں تو وہ بہت خوش ہوئے' لیکن انہیں بھی اس پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر سوچ کر کہنے لگے کہ یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے میری امداد غیبی ہے۔ میں اس کے بارے میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں؟ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۱۲۹ و شواہد النبوۃ ص ۲۱۸)

## 38 حضرت دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

یہ بہت ہی بلند مرتبہ صحابی ہیں۔ جنگ احد اور اس کے بعد کے تمام اسلامی معرکوں میں کفار سے لڑتے رہے۔ سنہ ۶ھ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ سلم نے ان کو روم کے بادشاہ قیصر کے دربار میں اپنا مبارک خط دے کر بھیجا اور قیصر روم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا نامہ مبارک پڑھ کر ایمان لے آیا' مگر اس کی سلطنت کے ارکان نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کا موزہ بطور نذرانہ پیش کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ یہ مدینہ منورہ سے شام میں آکر مقیم ہو گئے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ (اکمال ص ۵۹۴)

## کرامت

### حضرت جبریل ان کی صورت میں

marfat.com

Marfat.com

ان کی مشہور کرامت یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی صورت میں زمین پر نازل ہوا کرتے تھے۔ (اکمال ص ۵۹۳ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۳۰)

## 39 حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ بنو کندہ میں سے تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور حجۃ الوداع میں اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ امام زہری ان کے شاگردوں میں بہت ہی مشہور ہیں۔ سنہ ۹۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ (اکمال ص ۵۹۸)

## کرامت

### چورانوے برس کا جوان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔ جعید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چورانوے برس تک نہایت ہی تندرست اور قوی ہیکل رہے اور کان' آنکھ' دانت کسی چیز میں بھی کمزوری کے آثار نہیں پیدا ہوئے تھے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۵۱)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام عطا کہتے ہیں کہ حضرت سائب رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے حصے کے بال بالکل سیاہ تھے اور سر کے پچھلے حصے کے سب بال اور داڑھی بالکل سفید تھی۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا' اے میرے آقا! یہ کیا معاملہ ہے؟ مجھے اس پر تعجب ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے میرا نام پوچھا۔ میں نے اپنا سائب بن یزید بتایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا۔ جہاں تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پہنچا' وہ بال سفید نہیں ہوئے اور آئندہ بھی کبھی سفید نہیں ہوں گے۔

marfat.com

Marfat.com

# 40 حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ فارس کے شہر "رامہرمز" کے باشندہ تھے۔ مجوسی مذہب کے پابند تھے اور ان کے باپ مجوسیوں کی عبادت گاہ آتش خانہ کے منتظم تھے۔ یہ بہت سے راہبوں اور عیسائی سادھوؤں کی صحبت اٹھا کر مجوسی مذہب سے بیزار ہو گئے اور اپنے وطن سے مجوسی دین چھوڑ کر دین حق کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے اور عیسائیوں کی صحبت میں رہ کر عیسائی ہو گئے۔ پھر ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیا اور اپنا غلام بنا کر بیچ ڈالا اور یکے بعد دیگرے یہ دس آدمیوں سے زیادہ اشخاص کے غلام رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت یہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد فرما دیا۔

جنگ خندق میں مدینہ منورہ شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ انہوں نے ہی دیا تھا۔ یہ بہت ہی طاقتور تھے اور انصار و مہاجرین دونوں ہی ان سے محبت کرتے تھے' چنانچہ انصاریوں نے کہنا شروع کیا کہ سُلْمَانُ مِنَّا یعنی سلمان ہم میں سے ہیں اور مہاجرین نے بھی یہی کہا کہ سَلْمَانُ مِنَّا یعنی سلمان ہم میں سے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر بہت بڑا کرم عظیم تھا۔ جب انصار و مہاجرین کا نعرہ سنا تو ارشاد فرمایا سُلْمَانُ مِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ (یعنی سلمان ہم میں سے ہیں) یہ فرما کر ان کو اپنے اہل بیت میں شامل فرما لیا۔ عقد مواخات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابو الدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنا دیا تھا۔ اکابر صحابہ میں ان کا شمار ہے' بہت عابد و زاہد اور متقی و پرہیزگار تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ یہ رات بالکل ہی اکیلے صحبت نبوی سے سرفراز ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم اول بھی سیکھا اور علم آخر بھی سیکھا اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ احادیث میں ان کے فضائل و مناقب بہت مذکور ہیں۔ ابو

marfat.com

Marfat.com

نعیم نے فرمایا کہ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ بعض کا قول ہے تین سو پچاس برس کی عمر ہوئی اور دو سو پچاس برس کی عمر پر تمام مورخین کا اتفاق ہے۔ سنہ ۳۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

یہ مرض الموت میں تھے تو حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ ان حضرات نے رونے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وصیت کی تھی کہ تم لوگ دنیا میں اتنا ہی سامان رکھنا' جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے' لیکن افسوس کہ میں اس مقدس وصیت پر عمل نہیں کر سکا' کیونکہ میرے پاس اس سے کچھ زائد سامان ہے۔ بعض مورخین نے آپ کی وفات کا سال ۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ یا ۳۴ھ تحریر کیا ہے۔ مزار مبارک مداین میں ہے جو زیارت گاہ خلائق ہے۔ (ترمذی مناقب سلمان فارسی و اکمال ص ۵۹۷ و حاشیہ کنزالعمال ج ۱۶ ص ۳۶ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۲۸)

# کرامات

## ملک الموت نے سلام کیا

جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا' تو آپ نے اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ تم نے جو تھوڑا سا مشک رکھا ہے۔ اس کو پانی میں گھول کر میرے سر میں لگا دو' کیونکہ اس وقت میرے پاس کچھ ایسی ہستیاں تشریف لانے والی ہیں جو نہ انسان ہیں اور نہ جن۔ ان کی بیوی صاحبہ کا بیان ہے کہ میں نے مشک کو پانی میں گھول کر ان کے سر پر لگا دیا اور جیسے ہی مکان سے باہر نکلی' گھر کے اندر سے آواز آئی' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ میں یہ آواز سن کر مکان کے اندر گئی' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہرہ پرواز کر چکی تھی اور وہ اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ گویا گہری نیند سو رہے ہیں۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲۱)

marfat.com

Marfat.com

## خواب میں اپنے انجام کی خبر دینا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے' وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتا دے۔ میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی روح آزاد رہتی ہے۔ روئے زمین میں جہاں چاہے جا سکتی ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔

پھر میں ایک دن قیلولہ کر رہا تھا' تو بالکل ہی اچانک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا' اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ میں نے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا اور ان سے دریافت کیا کہ کیسے وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ خدا پر توکل کرتے رہیں' کیونکہ توکل بہترین چیز ہے' توکل بہترین چیز ہے' توکل بہترین چیز ہے۔ اس جملہ کو انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲۱)

### تبصرہ

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ خدا کے نیک بندوں کی روحیں اپنے گھر والوں' یا احباب کے مکانوں پر جایا کرتی ہیں اور اپنے متعلقین کو ضروری ہدایات بھی دیتی رہتی ہیں اور یہ روحیں کبھی خواب میں اور کبھی عالم مثال میں اپنے مثالی جسموں کے ساتھ بیداری میں بھی اپنے متعلقین سے ملاقات کر کے ان کو ہدایات دیں اور نصیحت فرماتی رہتی ہیں' چنانچہ بہت سے بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے وفات کے بعد اپنے جسموں کے ساتھ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے متعلقین سے ملاقات کی اور نیز اپنے دوسروں کے حالات کے بارے میں بات کی۔

چنانچہ مشہور روایت ہے کہ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

روزانہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ اپنی قبر منور سے باہر تشریف لائے اور حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کو اپنی نسبت طریقت سے سرفراز فرما کر خلافت عطا فرمائی۔

چنانچہ شجرہ نقشبندیہ پڑھنے والے یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی علیہ الرحمتہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں' حالانکہ تاریخوں سے ثابت ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے تقریباً انتالیس برس بعد حضرت خواجہ ابو الحسن علیہ الرحمہ خرقان میں پیدا ہوئے۔

## چرندو پرند تابع فرمان

ان کی مشہور کرامت یہ ہے کہ جنگل میں دوڑتے ہوئے ہرن کو بلایا' تو وہ آپ کے پاس فوراً ہی حاضر ہو گیا' اسی طرح ایک مرتبہ اڑتی ہوئی چڑیا کو آپ نے آواز دی' تو وہ آپ کی آواز سن کر زمین پر اتر پڑی۔ (تذکرہ محمود)

## فرشتہ سے گفتگو

سلمہ بن عطیہ اسدی کا بیان ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مسلمان کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور وہ جاں کنی کے عالم میں تھا' تو آپ نے فرمایا کہ اے فرشتہ! تو اس کے ساتھ نرمی کر!! راوی کہتے ہیں کہ اس مسلمان نے کہا کہ اے سلمان فارسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ فرشتہ آپ کے جواب میں کہتا ہے کہ میں تو ہر مومن کے ساتھ نرمی ہی اختیار کرتا ہوں۔ (حلیتہ اولیاء ج ا ص ۲۰۴)

## 41 حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کی والدہ کا نام "اسماء بنت عمیس" رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ ان کے والدین جب ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے' تو یہ حبشہ ہی میں پیدا ہوئے۔ پھر اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے۔ یہ بہت ہی دانش مند و حلیم' نہایت ہی علم و فضل والے اور بہت ہی پاکباز و پرہیز گار تھے اور سخاوت میں تو اس قدر بلند مرتبہ تھے کہ ان کو **بَحْرُ الْجُوْد** (سخاوت کا دریا) اور **اَسْخَی الْمُسْلِمِیْن** (مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی) کہتے تھے۔ نوے برس کی عمر پا کر سنہ ۸۰ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات ہوئی۔ (اکمال اسماء الرجال ص ۶۰۳)

ان کے وصال کے وقت عبدالملک بن مروان اموی خلیفہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے حاکم حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے' ان کو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی' تو وہ آئے اور خود اپنے ہاتھوں سے ان کو غسل دے کر کفن پہنایا اور ان کا جنازہ اٹھا کر جنت البقیع کے قبرستان تک لے گئے۔

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آنسو ان کے رخسار پر بہہ رہے تھے اور وہ زور زور سے یہ کہہ رہے تھے کہ اے عبداللہ بن جعفر! آپ بہت ہی بہترین آدمی تھے۔ آپ میں کبھی کوئی شر تھا ہی نہیں۔ آپ شریف تھے' لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے والے نیکو کار تھے۔ پھر حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ آپ کی عمر شریف کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ آپ کی عمر نوے برس کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ بانوے برس کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا۔ اسی طرح آپ کے وصال کے سال میں بھی اختلاف ہے۔ سنہ ۸۰ھ' سنہ ۸۱ھ' سنہ ۸۵ھ تین اقوال ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۳۳ تا ص ۱۳۵)

## کرامات

### سجدہ گاہ سے چشمہ ابل پڑا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

marfat.com

Marfat.com

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرے باپ کے ذمہ تمہارا کچھ قرض باقی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو معاف کر دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس قرض کو معاف کرانا ہرگز ہرگز پسند نہیں کروں گا۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ میرے پاس نقد رقم نہیں ہے' لیکن میرے پاس زمینیں ہیں۔ آپ میری فلاں زمین اپنے اس قرض میں لے لیجئے' مگر اس زمین میں کنواں نہیں ہے اور آبپاشی کے لئے دوسرا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا' بہرحال میں نے آپ کی وہ زمین لے لی۔ پھر آپ اس زمین میں تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر اپنے غلام کو مصلی بچھانے کا حکم دیا اور آپ نے اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی اور بڑی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے۔ پھر مصلی اٹھا کر آپ نے غلام سے فرمایا کہ اس جگہ زمین کھودو۔ غلام نے زمین کھودی تو ناگہاں وہاں سے پانی کا ایک ایسا زخار چشمہ ابلنے لگا۔ جسے نہ صرف اس زمین بلکہ آس پاس کی تمام زمینوں کی آبپاشی و سیرابی کا انتظام ہو گیا۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۳۵)

## قبر پر اشعار

آپ کی قبر منور پر مندرج ذیل دو اشعار لکھے ہوئے دیکھے گئے' مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کس کے اشعار ہیں اور کس نے لکھے ہیں؟ اس لئے ہم اس کو آپ کی ایک کرامت شمار کرتے ہیں۔

اشعار یہ ہیں۔

مُقِيمٌ إِلَى أَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ خَلْقَهٗ
لِقَاءَكَ لَا يُرْجٰى وَأَنْتَ قَرِيْبٌ

(آپ اس وقت تک یہاں مقیم رہیں گے' جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو قبروں سے اٹھائے گا' آپ کی ملاقات کی کوئی امید ہی نہیں کی جا سکتی' حالانکہ آپ بہت ہی قریب ہیں)

تَزِيْدُ بِلًى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَتُنْسٰى كَمَا تَبْلٰى وَأَنْتَ حَبِيْبٌ

marfat.com

Marfat.com

(آپ ہر دن اور ہر رات پرانے ہوتے جائیں گے اور جیسے جیسے آپ پرانے ہوتے جائیں گے' لوگ آپ کو بھولتے جائیں گے' حالانکہ آپ ہر شخص کے محبوب ہیں) (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۳۵)

## تبصرہ

حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور خاندان بنو امیہ کے ایک ممتاز فرد ہیں' اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ ہیں اور باوجودیکہ دونوں خاندانوں میں خاندانی عصبیت کی بنائی پر خصوصاً" حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کشیدگی رہا کرتی تھی' مگر حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ عثمانی تھے۔ خاندان بنو امیہ کے ایک نامور فرزند تھے۔ پھر اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے حاکم تھے' لیکن ان سب وجوہات کے باجود انہوں نے حاکم مدینہ منورہ ہوتے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا' کفن پہنایا اور جنت البقیع کے قبرستان تک روتے ہوئے جنازہ اٹھایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی نیک نفس اور خاندانی عصبیت سے بالکل ہی پاک صاف تھے اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر مقبول خلائق تھے کہ خاندان بنو ہاشم و خاندان بنو امیہ دونوں کی نگاہوں میں انتہائی محترم و معظم تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## 42 حضرت ذویب بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ذویب بن کلیب بن ربیعہ خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن کی سرزمین میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔

## کرامت

marfat.com

Marfat.com

## آگ نہیں جلا سکی

ان کی انتہائی حیرت ناک کرامت یہ ہے کہ اسود عنسی نے جب یمن کے شہر صنعا میں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنا کلمہ پڑھنے پر مجبور کرنے لگا تو حضرت ذویب بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی سختی کے ساتھ اس کی جھوٹی نبوت کا انکار کرتے ہوئے لوگوں کو اس کی اطاعت سے روکنا شروع کر دیا۔ اس سے جل بھن کر اسود عنسی ظالم نے آپ کو گرفتار کر کے جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں ڈال دیا' مگر آگ سے بدن تو کیا ان کے جسم کے کپڑے بھی نہیں جلے' یہاں تک کہ پوری آگ جل کر بجھ گئی اور یہ زندہ و سلامت رہے۔ جب یہ خبر مدینہ منورہ پہنچی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نادر الوجود کرامت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری امت میں حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح آگ کے شعلوں میں جلنے سے محفوظ رہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ خبر سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے با آواز بلند یہ کہا کہ الحمدللہ! کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو بھی پیدا فرمایا جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح آگ کے شعلوں میں جلنے سے محفوظ رہا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۷۲ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۴۸)

## تبصرہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو کذابوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ایک "مسیلمہ الکذاب" دوسرا "اسود عنسی" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی ہی میں حضرت فیروز دیلمی اور حضرت قیس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسود عنسی کو اس طرح قتل کیا کہ حضرت فیروز دیلمی اس کو پچھاڑ کر کے اس کے سینے پر چڑھ گئے اور حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا سر کاٹ لیا' مگر مسلیمتہ الکذاب کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوجوں نے قتل کیا اور یہ دونوں

marfat.com

Marfat.com

جھوٹے مدعیان نبوت دنیا سے فنا ہو گئے۔ (اکمال ص ۵۸۵ وغیرہ)

## حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے والد کا نام عمرو تھا جو ابن عویمر بن حارث اعرج کے نام سے مشہور ہیں۔ اہل حجاز نے ان کی حدیثوں کو بیان کیا ہے۔ سنہ ۶۱ھ میں ۷۱ یا ۸۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔ (اکمال ص ۵۹۰ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۵۰)

## کرامت

### انگلیاں روشن ہو گئیں

ان کی ایک بہت نادر الوجود کرامت یہ ہے کہ یہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ جہاد میں گئے تھے۔ اتفاق سے حضور اکرم کا ساتھ چھوٹ گیا اور یہ لوگ چند آدمی سخت اندھیری رات میں ادھر ادھر بکھر گئے نہ کسی کو راستہ ملتا تھا نہ ایک دوسرے کی خبر تھی۔ اس پریشانی و حیران کے عالم میں ایک دم اچانک ان کی پانچوں انگلیاں اس قدر روشن ہو گئیں کہ ان کی روشنی میں سب کو راستہ نظر آ گیا اور سب بکھرے ہوئے لوگ اکٹھا ہو گئے اور ہلاکت و بربادی سے بچ گئے۔

(دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۶)

## 44 حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ قبیلہ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بہت ہی بہادر اور جاں باز صحابی تھے۔ بہت سی اسلامی لڑائیوں میں شریک جہاد رہے اور محدثین کی بہت بڑی جماعت نے ان سے حدیثوں کا درس لیا اور کوفہ کے محدثین میں ان کا شمار ہے۔ (اکمال ص ۴۲۳)

## کرامت

marfat.com

Marfat.com

## عذاب قبر کی آواز سن لی

ان کا بیان ہے کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ قبرستان میں گزرے' تو میں نے ایک قبر میں دھماکہ سنا' گھبرا کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک قبر میں دھماکہ کی آواز سنی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تونے بھی اس دھماکہ کی آواز سن لی؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ ایک قبر والے کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ یہ اسی عذاب کی آواز کا دھماکہ تھا جو تونے سنا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس قبر والے کو کس گناہ کے سبب عذاب دیا جا رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص چغل خوری کیا کرتا تھا اور اپنے بدن اور کپڑوں کو پیشاب سے نہیں بچاتا تھا۔ (حجتہ اللہ ج ۲ ص ۸۷۴ بحوالہ بیہقی)

## 45 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے لئے حکمت اور فقہ و تفسیر کے علوم کے حاصل ہونے کے لئے دعا مانگی۔ ان کا علم بہت ہی وسیع تھا' اسی لئے کچھ لوگ ان کو بحر (دریا) کہتے تھے اور حبر الامتہ (امت کا بہت بڑا عالم) یہ تو آپ کا بہت ہی مشہور لقب ہے۔ یہ بہت ہی خوبصورت اور گورے رنگ کے نہایت ہی حسین و جمیل شخص تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو کم عمری کے باوجود امور خلافت کے اہم ترین مشوروں میں شریک کرتے رہے۔

لیث بن ابی سلیم کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس محدث سے کہا کہ تم اس نوعمر شخص (عبداللہ بن عباس) کی درس گاہ سے چپٹے ہوئے اور اکابر صحابہ کی درس گاہوں میں نہیں جا رہے ہو۔

طاؤس محدث نے فرمایا کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ ستر صحابہ کرام' جب ان کے مابین کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تھا' تو وہ سب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

marfat.com

Marfat.com

تعالی عنہ کے قول پر عمل کرتے تھے' اس لئے مجھے ان کے علم کی وسعت پر اعتماد ہے' اس لئے میں ان کی درسگاہ چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ آپ پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ رہتا۔ آپ اس قدر زیادہ روتے کہ آپ کے دونوں رخساروں پر آنسوؤں کی دھار بہنے کا نشان پڑ گیا تھا۔ سنہ ۶۸ھ میں بمقام طائف ۷۱ برس کی عمر میں وصال ہوا۔
(اکمال ص ۶۰۴ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۹۴)

# کرامات

ان کی کرامتوں میں سے تین کرامتیں بہت زیادہ مشہور ہیں' جو درج ذیل ہیں۔

## کفن میں پرند

میمون بن مہران تابعی محدث کا بیان ہے کہ میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے جنازہ میں حاضر تھا۔ جب لوگ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے' تو بالکل ہی اچانک نہایت تیزی کے ساتھ ایک سفید پرند آیا اور اسکے کفن کے اندر داخل ہو گیا۔ نماز کے بعد ہم لوگوں نے ٹٹول ٹٹول کر بہت تلاش کیا' مگر اس پرند کا کچھ بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا اور کیا ہوا؟ (مستطرف ج ۲ ص ۲۸۱)

## غیبی آواز

جب لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو دفن کر چکے اور قبر پر مٹی برابر کی جا چکی' تو تمام حاضرین نے ایک غیبی آواز سنی کہ کوئی شخص بلند آواز سے یہ تلاوت کر رہا ہے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

(اے اطمینان پانے والی جان! تو اپنے رب کے دربار میں اس طرح حاضر ہو جا کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے) (مستطرف ج ۲ ص ۲۸۱ و کنز العمال ج ۱۴ و حاشیہ کنز العمال ص ۷۳)

marfat.com

Marfat.com

### حضرت جبرئیل علیہ السلام کا دیدار

یہ بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک کرامت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (اکمال ص ۶۰۴)

## 46 حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے انصاری ہیں اور خاندان بنی خزرج سے ان کا نسبی تعلق ہے۔ اکابر صحابہ کی فہرست میں ان کا نام نامی بہت ہی مشہور ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے۔ اور ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگی، پھر شہادت، پھر جنت کی بشارت دی تھی۔ سنہ ۱۱ھ میں جنگ یمامہ کے دن مسلیمۃ الکذاب کی فوجوں سے جنگ کرتے ہوئے شہادت سے سربلند ہوئے۔ (اکمال ص ۵۸۸ وغیرہ)

## کرامت

### موت کے بعد وصیت

ان کی یہ ایک کرامت ایسی بے مثال کرامت ہے کہ اس کی دوسری کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ شہید ہو جانے کے بعد آپ نے ایک صحابی سے خواب میں یہ فرمایا کہ اے شخص! تم امیر لشکر حضرت خالد بن ولید سے میرا یہ پیغام کہہ دو کہ میں جس وقت شہید ہوا میرے جسم پر لوہے کی ایک زرہ تھی جس کو ایک مسلمان سپاہی نے میرے بدن سے اتار لیا اور اپنے گھوڑا باندھنے کی جگہ پر اس کو رکھ کر اس پر ایک ہانڈی اوندھی کر کے اس کو چھپا رکھا ہے، لہٰذا امیر لشکر میری اس زرہ کو برآمد کر کے اپنے قبضے میں لے لیں۔

اور تم مدینہ منورہ پہنچ کر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

سے میرا یہ پیغام کہہ دینا کہ جو مجھ پر قرض ہے' وہ اس کو ادا کر دیں اور میرا فلاں غلام آزاد ہے۔ خواب دیکھنے والے صحابی نے اپنا خواب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا' تو انہوں نے فوراً ہی تلاشی لی اور واقعی ٹھیک اسی جگہ سے زرہ برآمد ہوئی جس جگہ کا خواب میں آپ نے نشان بتایا تھا اور جب امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خواب سنایا گیا تو آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کو نافذ کرتے ہوئے ان کا قرض ادا فرما دیا اور ان کے غلام کو آزاد قرار دے دیا۔

مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ خصوصیت ہے جو کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی' کیونکہ ایسا کوئی شخص بھی میرے علم میں نہیں ہے کہ اس کے مرجانے کے بعد خواب میں کی ہوئی اس کی وصیت کو نافذ کیا گیا ہو۔ (تفسیر صاوی ج ۲ ص ۱۰۸)

## 47 حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا اصلی نام عبداللہ اور ان کا اصلی وطن "حضرموت" ہے۔ یہ ابتداء اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحرین کا حاکم بنا دیا۔ سنہ ۱۴ھ میں بحالت جہاد آپ کی وفات ہوئی۔ (اکمال ص ۶۰۷)

## کرامات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحرین کے مرتدین سے جہاد کرنے کے لئے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا' تو ہم لوگوں نے ان کی تین کرامتیں ایسی دیکھی ہیں کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان تین میں سے کون زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے۔

marfat.com

Marfat.com

## پیادہ اور سوار دریا کے پار

"دارین" پر حملہ کرنے کے لئے کشتیوں اور جہازوں کی ضرورت تھی' مگر کشتیوں کے انتظام میں بہت لمبی مدت درکار تھی' اس لئے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لشکر کو للکار کر پکارا کہ اے مجاہدین اسلام! تم لوگ خشک میدانوں میں تو خداوند قدوس کی امداد و نصرت کا نظارہ بار بار دیکھ چکے ہو۔ اب اگر سمندر میں بھی اس کی تائید غیبی کا جلوہ دیکھنا ہو تو تم سب لوگ سمندر میں داخل ہو جاؤ۔ آپ نے یہ کہا اور مع اپنے لشکر کے یہ دعا پڑھتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے۔

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا حَيُّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

کوئی اونٹ پر سوار تھا' کوئی گھوڑے پر کوئی گدھے پر سوار تھا' کوئی خچر پر اور بہت سے پیدل چل رہے تھے' مگر سمندر میں قدم رکھتے ہی سمندر کا پانی خشک ہو کر اس قدر رہ گیا کہ جانوروں کے صرف پاؤں تر ہوئے تھے۔ پورا اسلامی لشکر اس طرح آرام و راحت کے ساتھ سمندر میں چل رہا تھا' گویا بھیگے ہوئے ریت پر چل رہا ہے جس پر چلنا نہایت ہی سہل اور آسان ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کرامت کو دیکھ کر ایک مسلمان مجاہد نے جن کا نام عفیف بن المنذر تھا' برجستہ اپنے ان دو شعروں میں اس کی ایسی منظر کشی ہے جو بلاشبہ وجد آریں ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ذَلَّلَ بَحْرَهٗ
وَاَنْزَلَ بِالْكُفَّارِ اِحْدَى الْجَلَائِلِ

(کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کے لئے اپنے سمندر کو تابعدار بنا دیا' اور کفار پر ایک بہت بڑی مصیبت نازل فرما دی۔)

دَعَوْنَا اِلٰى شَقِّ الْبِحَارِ فَجَاءَنَا
بِاَعْجَبَ مِنْ فَلْقِ الْبِحَارِ الْاَوَائِلِ

(ہم لوگوں نے سمندر کے پھٹ جانے کی دعا مانگی' تو خدا نے اس سے کہیں

marfat.com

Marfat.com

زیادہ عجیب ہمارے لئے پیش فرما دیا' جو دریا پھاڑنے کے سلسلے میں پہلے لوگوں کے لئے ہوا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۲۹ و دلائل النبوۃ ج ۳' ص ۲۰۸)

## چمکتی ریت سے پانی نمودار ہو گیا

دوسری کرامت یہ ہے کہ ہم لوگ چٹیل میدان میں جہاں پانی بالکل ہی نایاب تھا' پیاس کی شدت سے بے تاب ہو گئے اور بہت سے مجاہدین کو تو اپنی ہلاکت کا یقین بھی ہو گیا۔ اپنے لشکر کا یہ حال دیکھ کر حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھ کر دعا مانگی' تو ایک دم ناگہاں لوگوں کو بالکل ہی قریب سوکھی ریت پر پانی چمکتا ہوا نظر آگیا۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اچانک ایک بدلی نمودار ہوئی اور اس قدر پانی برسا کہ جل تھل ہو گیا اور سارا لشکر جانوروں سمیت پانی سے سیراب ہو گیا اور لشکر والوں نے اپنے تمام برتنوں کو بھی پانی سے بھر لیا۔ (طبرانی ج ۳ ص ۲۵۷ و دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۸)

## لاش قبر سے غائب

تیسری کرامت یہ ہے کہ جب حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو ہم لوگوں نے ان کو ریتلی زمین میں دفن کر دیا۔ پھر ہم لوگوں کو خیال آیا کہ کوئی جنگلی جانور آسانی کے ساتھ ان کی لاش کو نکال کر کھا ڈالے گا' لہٰذا ان کو کسی آبادی کے قریب سخت زمین میں دفن کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے فوراً ہی پلٹ کر ان کی قبر کو کھودا' تو ان کی مقدس لاش قبر سے غائب ہو چکی تھی اور تلاش کے باوجود ہم لوگوں کو نہیں ملی۔ ممکن ہے کہ وہ جنت البقیع میں فرشتوں نے منتقل کر دی ہو۔ (دلائل النبوۃ ج ۳ ص ۲۰۸)

marfat.com

Marfat.com

# 48 حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ بہت ہی مشہور صحابی ہیں' آپ کے والد کا نام رباح ہے۔ یہ حبشہ کے رہنے والے تھے اور مکہ مکرمہ میں ایک کافر امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ اسی حال میں مسلمان ہو گئے۔ امیہ بن خلف نے ان کو بہت ستایا اور ان پر بڑے بڑے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے' مگر یہ پہاڑ کی طرح اسلام پر ڈٹے رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے ایک کثیر رقم اور ایک غلام دے کر ان کو امیہ بن خلف سے خرید لیا اور اللہ و رسول کی رضا جوئی کے لئے ان کو آزاد کر دیا' اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے' کہ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (بلال) کو آزاد کیا۔

خدا کی شان کہ جنگ بدر میں امیہ بن خلف کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے چند انصاریوں کی مدد سے قتل کیا۔ تمام اسلامی جہادوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ جہاد فرماتے رہے اور مسجد نبوی کے موذن بھی رہے۔ وصال نبوی کے بعد مدینہ طیبہ میں رہنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کو خالی دیکھنا ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا۔ فراق رسول میں ہر وقت روتے رہتے۔ اس لئے مدینہ منورہ کو خیرباد کہہ دیا اور ملک شام میں سکونت اختیار کر لی پھر سنہ ۲۰ھ میں ۶۳ برس کی عمر پا کر شہر دمشق میں وصال فرمایا اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اور بعض مورخین کا قول ہے کہ آپ کا وصال شہر حلب میں ہوا اور باب الاربعین میں آپ کی قبر مبارک بنائی گئی۔ واللہ اعلم۔ (کمافی اسماء الرجال ص ۵۰۷)

## کرامت

### خواب میں حضور کا دیدار

ایک مرتبہ خواب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا' اے بلال! یہ کیا انداز ہے کہ تم ہمارے پاس کبھی نہیں آتے۔ خواب سے بیدار ہوئے تو اس قدر

marfat.com

Marfat.com

بیقرار ہو گئے اور فوراً ہی اونٹ پر سوار ہو کر عازم سفر ہو گئے۔ جب مدینہ منورہ میں روضہ انور کے پاس پہنچے تو شدت غم سے غش کھا کر گر پڑے اور زمین پر لوٹنے لگے۔ جب کچھ سکون ہوا تو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان کی فرمائش کی۔ پیارے رسول کے لاڈلوں کی فرمائش پر انکار کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ آپ نے مسجد نبوی میں اذان دی اور زمانہ نبوت کے بلالی اذان جب اہل مدینہ کے کان میں پڑی تو ایک کہرام مچ گیا' یہاں تک کہ پردہ نشین عورتیں جوش بیقراری میں گھروں سے باہر نکلیں اور ہر چھوٹا بڑا دور نبوت کی یاد سے بیقرار ہو کر زار زار رونے لگا۔ چند دنوں مدینہ میں رہ کر پھر آپ ملک شام چلے گئے۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۲۰۶ تا ۲۰۹)

## 49 حضرت حنظلہ بن حزیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ایک مرتبہ اپنے باپ کے ساتھ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور ان کے باپ نے ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ کرم اپنا دست اقدس ان کے سر پر پھیرا جس کی بدولت ان کو مندرجہ ذیل کرامت ملی۔ (اسد الغابہ ج ۲ ص ۶۵)

## کرامت

### سر لگتے ہی مرض غائب

جس قسم کا بھی کوئی مریض انسان یا جانور جب ان کے پاس لایا جاتا' تو یہ اپنا سر اس مریض کے بدن پر لگا دیتے تھے' تو فی الفور شفاء حاصل ہو جاتی تھی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ اپنے ہاتھ میں اپنا لعاب دہن لگا کر اپنے سر پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے' بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَثَرِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ پھر اپنا ہاتھ مریض کے ورم پر پھیر دیتے' تو فوراً مریض شفایاب ہو جاتا۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۷۳۲' مطبوعہ حیدر آباد)

marfat.com

Marfat.com

# 50 حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا اسم گرامی جندب بن جنادہ ہے' مگر اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ بہت ہی بلند پایہ صحابی ہیں اور یہ اپنے زہد و قناعت اور تقویٰ و عبادت کے اعتبار سے تمام صحابہ کرام میں ایک خصوصی امتیاز رکھتے ہیں۔ ابتداء اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ بعض مورخین کا قول ہے کہ اسلام لانے میں ان کا پانچواں نمبر ہے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا۔ پھر اپنے وطن قبیلہ بنی غفار میں چلے گئے۔ پھر جنگ خندق کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کچھ دنوں کے لئے ملک شام چلے گئے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ منورہ آئے اور مدینہ منورہ سے چند میل دور مقام "ربذہ" میں سکونت اختیار کر لی۔ (اکمال ص ۵۹۴)

بہت سے صحابہ اور تابعین علم حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بمقام ربذہ سنہ ۳۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔ (اکمال ص ۵۹۴)

ان کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کا شوق ہو' وہ ابو ذر کا دیدار کر لے۔ (کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۵۵)

## کرامات

### جنگل میں کفن

روایت میں ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصالکا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی صاحبہ رونے لگیں۔ آپ نے پوچھا بیوی تم کیوں روتی ہو؟ بیوی نے جواب دیا' میں کیوں نہ روؤں جنگل میں آپ وصال فرما رہے ہیں اور ہمارے پاس نہ کفن ہے نہ کوئی آدمی۔ مجھے یہ فکر ہے کہ اس جنگل میں آپ کی تجہیز و تکفین کا میں کہاں سے اور کیسے انتظام کروں گی؟ آپ نے فرمایا' تم مت روؤ اور نہ کوئی فکر کرو۔

marfat.com

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ میں سے ایک شخص جنگل میں وصال فرمائے گا اور اس کے جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جنگل میں وصال کرنے والا صحابی میں ہی ہوں' اس لئے تم فکر نہ کرو اور انتظار کرو' ممکن ہے کوئی جماعت آرہی ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے۔ ان کی بیوی کا بیان ہے کہ وصال کے تھوڑی ہی دیر کے بعد بالکل اچانک چند سوار آگئے اور ایک نوجوان نے اپنی گٹھڑی میں سے ایک نیا کفن نکالا اور آپ اسی کفن میں مدفون ہوئے اور سواروں کی اس جماعت نے نہایت ہی اہتمام کے ساتھ تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ و دفن کا انتظام کیا۔ (الکلام المبین و کنزالعمال ج ۱۵ ص ۲۸۳' مطبوعہ حیدر آباد)

## فقط زمزم پر زندگی

بخاری شریف کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے تو روزانہ مسجد حرام میں جا کر اپنے اسلام کا اعلان کرتے رہتے اور کفار مکہ ان کو اس قدر مارتے تھے کہ یہ مرنے کے قریب ہو جاتے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں سے یہ کہہ کر بچایا کرتے تھے کہ یہ قبیلہ غفار کے آدمی ہیں جو تم قریشیوں کی شامی تجارت کی شاہراہ پر واقع ہے۔ لہٰذا ان کو ایذا مت دو' ورنہ تمہاری شامی تجارت کا راستہ بند ہو جائے گا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' پندرہ دن اور پندرہ رات اسی حرم کعبہ میں روزانہ اپنے اسلام کا اعلان کرتے اور کفار سے مار کھاتے رہے اور ان پندرہ دنوں اور راتوں میں زمزم شریف کے پانی کے سوا ان کو گیہوں یا چاول کا ایک دانہ یا ذرہ برابر کوئی دوسری غذا میسر نہ ہوئی مگر یہ صرف زمزم شریف پی کر زندہ رہے اور پہلے سے زیادہ تندرست اور فربہ ہو گئے۔ (بخاری ج ا ص ۴۹۹ باب قصہ زمزم و حاشیہ بخاری ص ۴۹۹ و فتح الباری)

## 51 حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر ہیں' ان

marfat.com

Marfat.com

کی کنیت ابو محمد و لقب "سبط پیمبر" و "ریحانتہ الرسول" ہے۔ ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اپ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور آپ کے فضائل و مناقب میں بہت زیادہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ اپنا آدھا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دیا۔

امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں چالیس ہزار مسلمانوں نے آپ کے دست مبارک پر موت کی بیعت کر کے آپ کو امیر المومنین منتخب کیا' لیکن آپ نے تقریباً چھ ماہ کے بعد جمادی الاول سنہ ۴۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت فرما کر خلافت ان کے سپرد فرما دی اور خود عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غیب کی خبر دی تھی' وہ ظاہر ہو گئی تھی کہ میرا یہ بیٹا "سید" ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں سے صلح کرا دے گا' چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر خلافت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپرد نہ فرما دیتے تو ظاہر ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دونوں فوجوں کے درمیان بڑی ہی خونریز جنگ ہوتی جس سے ہزاروں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو جاتے اور سلطنت اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا' مگر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیر پسند طبیعت اور نیک مزاجی کی بدولت مسلمانوں میں خونریزی کی نوبت نہیں آئی۔

۵ ربیع الاول سنہ ۴۹ھ میں آپ بمقام مدینہ منورہ زہر خورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے۔ (اکمال ص ۵۶۰ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۰ تا ۱۴)

# کرامات

## خشک درخت پر تازہ کھجوریں

آپ کی بہت سی کراماتوں میں سے یہ ایک کرامت بہت زیادہ مشہور ہے کہ ایک سفر میں آپ کا گزر کھجوروں کے ایک ایسے باغ میں ہوا جس کے تمام درخت خشک

marfat.com

Marfat.com

ہو گئے تھے۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک فرزند بھی اس سفر میں اپ کے ہمرکاب تھے۔ آپ نے اسی باغ میں پڑاؤ کیا اور خدام نے آپ کا بستر ایک سوکھے درخت کی جڑ میں بچھا دیا' اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے عرض کیا کہ ابن رسولؐ اللہ! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم لوگ سیر ہو کر کھا لیتے' یہ سن کر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چپکے سے کوئی دعا پڑھی اور بالکل ہی اچانک منٹوں میں وہ سوکھا درخت بالکل سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں لگ گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان کہنے لگا خدا کی قسم! یہ تو جادو کا کرشمہ ہے۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند نے اس کو بہت زور سے ڈانٹا اور فرمایا کہ توبہ کر' یہ جادو نہیں ہے' بلکہ یہ شہزادہ رسول کی دعا مقبول کی کرامت ہے۔ پھر لوگوں نے کھجوروں کو درخت سے توڑا اور سب ہمراہیوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ (روضۃ الشہداء باب ٦ ص ١٠٩)

## فرزند پیدا ہونے کی بشارت

آپ پیدل حج کے لئے جا رہے تھے۔ درمیان راہ میں ایک منزل پر قیام فرمایا۔ وہاں آپ کا ایک عقیدت مند حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ حضور میں آپ کا غلام ہوں' میری بیوی درد زہ میں مبتلا ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ تندرست لڑکا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جاؤ' تمہیں جیسے فرزند کی تمنا ہے' ویسا ہی فرزند تم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے اور تمہارا یہ لڑکا ہمارا عقیدت مند اور جاں نثار ہو گا۔ وہ شخص جب اپنے مکان پر پہنچا' تو یہ دیکھ کر خوشی سے باغ باغ ہو گیا کہ واقعی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جیسے فرزند کی بشارت دی تھی' ویسا ہی لڑکا اس کے ہاں پیدا ہوا۔ (شواہد النبوۃ ص ١٧٢)

## تبصرہ

خشک درخت پر تازہ کھجوروں کا دفعۃً لگ جانا اور عقیدت مند کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے یا لڑکا؟ اور پھر اس بات کو جان لینا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر ہمارا عقیدت مند و جاں نثار ہو گا۔ غور فرمایئے کہ یہ کتنی عظیم اور کس قدر شاندار کرامتیں ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

سبحان اللہ! کیوں نہ ہو کہ آپ ابن رسول اور نور دیدہ حیدر و بتول ہیں اور خداوند کی بارگاہ میں بے انتہا مقبول ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## 52 حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۵ شعبان سنہ ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام نامی "حسین" اور لقب "سبط الرسول" و "ریحانۃ الرسول" ہے۔ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ جمعہ کے دن کربلا کے میدان میں یزیدی ستم گروں نے انتہائی بیدردی کے ساتھ آپ کو شہید کر دیا۔ (اکمال ص ۵۶۰)

### کنوئیں سے پانی ابل پڑا

ابو عون کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں ابن مطیع کے پاس سے گزر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے ابن رسول! میرے اس کنوئیں میں پانی بہت کم ہے' اس میں ڈول بھرتا نہیں ہے میری ساری تدبیریں بیکار ہو چکی ہیں۔ کاش آپ ہمارے لئے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضرت امام نے اس کنوئیں کا پانی منگایا اور آپ نے ڈول سے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ پھر اس ڈول میں کلی فرما دی اور حکم دیا کہ سارا پانی کنوئیں میں انڈیل دیں۔ جب ڈول کا پانی کنوئیں میں ڈالا' تو نیچے سے پانی ابل پڑا کنوئیں کا پانی بہت زیادہ بڑھ گیا اور پانی پہلے سے بہت زیادہ شیریں اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (ابو سعد ج ۵ ص ۱۴۴)

### بے ادبی کرنے والا آگ میں

میدان کربلا میں ایک بے باک اور بے ادب مالک بن عروہ نے جب آپ کے خیمہ کے گرد خندق میں آگ جلتی ہوئی دیکھی' تو اس بدنصیب نے یہ کہا کہ اے حسین! تم نے آخرت کی آگ سے پہلے ہی یہاں دنیا میں آگ لگا لی؟ حضرت امام نے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا کہ اے ظالم! کیا تیرا گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟ پھر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے مجروح دل سے یہ دعا مانگی کہ خداوند! تو اس بدنصیب کو نار جہنم سے پہلے دنیا میں بھی آگ کے عذاب میں ڈال دے۔ امام عالی مقام کی دعا ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً ہی مالک بن عروہ کا گھوڑا پھسل گیا اور یہ شخص اس طرح گھوڑے سے گر پڑا کہ گھوڑے کی رکاب میں اس کا پاؤں الجھ گیا اور گھوڑا اس کو گھسیٹتے ہوئے خندق کی طرف لے بھاگا اور یہ شخص خیمہ کے گرد خندق کی آگ میں گر کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔ (روضۃ الشہداء ص ۲۹)

## نیزہ پر سراقدس کی تلاوت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ جب یزیدیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر مبارک کو نیزہ پر چڑھا کر کوفہ کی گلیوں میں گشت کیا' تو میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر تھا۔ جب سر مبارک میرے سامنے سے گزرا' تو میں نے سنا کہ سر مبارک نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۔ (کہف پ ۱۵)

اسی طرح ایک دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے سر مبارک کو نیزہ سے اتار کر ابن زیاد کے محل میں داخل کیا' تو آپ کے مقدس ہونٹ ہل رہے تھے اور زبان اقدس پر اس آیت کی تلاوت جاری تھی۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (روضۃ الشہداء ص ۲۳۰)

### تبصرہ

ان ایمان افروز کرامتوں سے یہ ایمانی روشنی ملتی ہے کہ شہدائے کرام اپنی اپنی قبروں میں تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں' خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں اور قسم قسم کے تصرفات بھی فرماتے رہتے ہیں اور ان کی دعائیں بھی بہت جلد مقبول ہوتی ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

# 53 حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے والد کا نام ابو سفیان اور والدہ کا نام ہندہ بنت عتبہ ہے۔ سنہ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن یہ خود اور آپ کے والدین سب مسلمان ہو گئے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بہت ہی عمدہ کاتب تھے' اس لئے دربارِ نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کر لئے گئے' امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ شام کے گورنر مقرر ہوئے اور حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت ختم ہونے تک اس عہدہ پر فائز رہے' مگر جب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے' تو آپ نے ان کو گورنری سے معزول کر دیا' لیکن انہوں نے معزولی کا پروانہ قبول نہیں کیا اور شام کی حکومت سے دست بردار نہیں ہوئے' بلکہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے نہ صرف انکار کیا' بلکہ ان سے مقام صفین میں جنگ بھی ہوئی۔

پھر جب سنہ ۴۱ھ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت ان کے سپرد فرما دی' تو یہ پورے عالم اسلام کے بادشاہ ہو گئے۔ بیس برس تک خلافت راشدہ کے گورنر رہے اور بیس برس تک خود مختار بادشاہ رہے' اس طرح چالیس برس تک شام کے تختِ سلطنت پر بیٹھ کر حکومت کرتے رہے اور خشکی و سمندر میں جہادوں کا انتظام فرماتے رہے۔

اسلام میں بحری لڑائیوں کے موجد آپ ہیں' جنگی بیڑوں کی تعمیر کا کارخانہ بھی آپ نے بنوایا۔ خشکی اور سمندری فوجوں کی بہترین تنظیم فرمائی اور جہادوں کی بدولت اسلامی حکومت کی حدود کو وسیع تر کرتے رہے اور اشاعت اسلام کا دائرہ برابر بڑھتا رہا' جابجا مساجد کی تعمیر اور درس گاہوں کا قیام فرماتے رہے۔

رجب سنہ ۶۰ھ میں آپ نے لقوہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر اپنے دارالسلطنت دمشق میں وصال فرمایا۔ بوقتِ وصال آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیراہن' ایک چادر' ایک تہبند اور کچھ موئے مبارک

marfat.com

Marfat.com

اور ناخن اقدس کے چند تراشے ہیں۔ ان تینوں مقدس کپڑوں کو میرے کفن میں شامل کیا جائے اور موئے مبارک اور ناخن اقدس کو میری آنکھوں میں رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کیا جائے' چنانچہ لوگوں نے آپ کی اس وصیت پر عمل کیا۔ (اکمال ص ۶۱۷ وغیرہ)

بوقت وصال اٹھتر یا چھیاسی برس کی عمر تھی۔ وصال کے وقت ان کا بیٹا یزید دمشق میں موجود نہیں تھا' اس لئے ضحاک بن قیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی خوبصورت' گورے رنگ والے اور نہایت ہی وجیہ اور رعب والے تھے' چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ "معاویہ" عرب کے "کسریٰ" ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۸۵ تا ص ۳۸۷)

## کرامات

آپ کی چند کرامتیں بہت ہی مشہور ہیں اور آپ کے فضائل میں چند احادیث بھی مروی ہیں۔

### جنگ میں کبھی مغلوب نہیں ہوئے

ان کی ایک مشہور کرامت یہ ہے کہ کشتی یا جنگ میں کبھی بھی اور کہیں بھی اور کسی شخص سے بھی مغلوب نہیں ہوئے' بلکہ ہمیشہ ہی اپنے مدمقابل پر غالب رہے' کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔

**اِنَّ مُعَاوِيَةَ لَا يُصَارِعُ اَحَدًا اِلَّا صَرَعَهٗ مُعَاوِيَةُ**

(یعنی معاویہ جس شخص سے لڑے گا' معاویہ ہی اس کو پچھاڑے گا۔) (کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۱۷ بحوالہ دیلمی عن ابن عباس)

### دعا مانگتے ہی بارش

marfat.com

Marfat.com

سلیم بن عامر حبائری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ملک شام میں بالکل ہی بارش نہیں ہوئی اور شدید قحط کا دور دورہ ہو گیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز استسقاء کے لئے میدان میں نکلے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے حضرت ابن الاسود جرشی کو بلایا اور ان کو منبر کے نیچے اپنے قدموں کے پاس بٹھا کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! ہم تیرے حضور میں حضرت ابن الاسود جرشی کو سفارشی بنا کر لائے ہیں جن کو ہم اپنے سے نیک اور افضل سمجھتے ہیں۔

پھر حضرت ابن الاسود جرشی اور تمام حاضرین بھی اپنے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کی دعا مانگنے لگے ناگہاں پچھم سے ایک زوردار ابر اٹھا۔ پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی' یہاں تک کہ ملک شام کی زمین سیراب ہو کر کھیتی سے سرسبز و شاداب ہو گئی۔ (طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۴۴۴)

## شیطان نے نماز کے لئے جگایا

حضرت علامہ مولانا جلال الدین مولانائے روم نے اپنی مثنوی شریف میں آپ کی اس کرامت کو بڑی دھوم سے بیان فرمایا ہے کہ ایک روز آپ کے محل میں داخل ہو کر کسی نے آپ کو نماز فجر کے لئے بیدار کیا' تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے؟ اور کس لئے تو نے مجھے جگایا؟ تو اس نے جواب دیا کہ اے معاویہ! میں شیطان ہوں۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا کہ اے شیطان! تیرا کام تو انسان سے گناہ کرانا ہے تو نے مجھے نماز کے لئے جگا کر مجھے نیک عمل کرنے کا موقع دیا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین! میں جانتا ہوں کہ اگر سوتے رہنے میں آپ کی نماز فجر قضا ہو جاتی' تو آپ خوف الہٰی سے اس قدر روتے اور اس کثرت سے توبہ و استغفار کرتے کہ خدا کی رحمت کو آپ کی بے قراری و گریہ زاری پر پیار آجاتا کہ وہ آپ کی قضا نماز قبول فرما کر ادا نماز سے ہزاروں گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرما دیتا' چونکہ مجھے خدا کے نیک بندوں سے بغض و حسد ہے' اس لئے میں نے آپ کو جگا دیا تاکہ آپ کو کچھ زیادہ ثواب نہ مل سکے۔ (مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ)

تبصرہ

marfat.com

Marfat.com

مثنوی شریف کی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان کبھی لوگوں کو سلا کر اور نمازیں قضا کرا کر نیکیوں اور ثوابوں سے محروم کراتا ہے کبھی کچھ لوگوں کو نمازوں کے لئے جگا کر اور ادا نمازیں پڑھوا کر زیادہ نیکیوں اور ثوابوں سے محروم کراتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ جو لوگ صبح کو بیدار ہو کر نماز فجر جماعت سے پڑھتے ہیں' تو شیطان کبھی کبھی کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال دیتا ہے کہ میں خدا کا بہت ہی نیک بندہ ہوں' کیونکہ میں نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور فلاں فلاں لوگوں کی نمازیں قضا ہو گئیں' یقیناً میں ان لوگوں سے بہت نیک اور بہت اچھا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اپنی اچھائی اور بڑائی کا خیال آتے ہی نماز کا اجر و ثواب تو غارت اور اکارت ہو ہی گیا' الٹے تکبر اور گھمنڈ کا گناہ سر پر سوار ہو گیا۔ بہرحال شیطان کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ!

## 54 حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ افاضل صحابہ میں سے ہیں۔ جنگ بدر اور جنگ احد وغیرہ تمام اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ معرکہ آرائی کرتے رہے۔ یہ قبیلہ بنو نجار میں سے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے وہاں قرات کی آواز سنی۔ جب میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ تو فرشتوں نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ یہ اپنی والدہ کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے صحابی ہیں۔
(مشکوۃ ج ۲ ص ۴۱۹ باب البر والصلہ)

### کرامت

### حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا

ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے

marfat.com

Marfat.com

گزرا' تو میں نے یہ دیکھا کہ ایک شخص آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام کیا اور وہاں سے چل دیا۔ جب میں واپس لوٹا' تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ! تم نے اس شخص کو دیکھا جو میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب بھی دیا تھا۔ (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۶۱)

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے جبرئیل! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ اسی آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ جنگ حنین کے دن کچھ دیر کے لئے تمام صحابہ شکست کھا کر پیچھے ہٹ جائیں گے' مگر اسی آدمی پہاڑ کی طرح آپ کے ساتھ ایسی حالت میں ڈٹے رہیں گے' جبکہ کفار کی طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی ہو گی' ان اسی بہادروں میں سے ایک "حارثہ بن النعمان" ہیں۔ (اسد الغابہ ج ا ص ۳۵۸)

یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے' اس لئے ہر وقت اپنے مصلیٰ پر بیٹھے رہتے تھے اور اپنے مصلیٰ کے پاس ایک ٹوکری میں کھجور بھر کر رکھتے تھے اور اپنے مصلیٰ سے حجرہ کے دروازے تک ایک دھاگا باندھے ہوئے تھے۔ جب مسکین دروازہ پر آکر سلام کرتا' تو اسی دھاگہ میں کھجوریں باندھ کر دھاگا کھینچ لیتے اور کھجوریں مسکین کے پاس پہنچ جایا کرتی تھیں۔ ان کے گھر والوں نے کہا کہ اس تکلف و تکلیف کی کیا ضرورت ہے؟ آپ حکم دیں تو گھر والے کھجوریں مسکین کو دے دیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

"مُنَا وَلَتهِ الْمِسْكِيْنِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ (یعنی مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے)

## 55 حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو خالد ہے اور خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے ان کا خاندانی

marfat.com

Marfat.com

تعلق ہے۔ یہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ان کی والدہ' جب کہ یہ ان کے بطن میں تھے' کعبہ کے اندر بتوں پر چڑھاوا چڑھانے کو گئیں تو وہیں بیچ کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا ہو گئے۔ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں یہ اشراف قریش میں سے شمار کئے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے سال سنہ ۸ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بہت ہی عقلمند' معاملہ فہم اور صاحب علم و تقویٰ شعار تھے۔ ایک سو غلاموں کو خرید کر آزاد کیا اور ایک سو اونٹ ان مسافروں کو دیئے جن کے پاس سواری کے جانور نہیں تھے۔ ایک سو بیس برس کی عمر پائی ساٹھ برس کفر کی حالت میں اور ساٹھ برس اسلامی زندگی گزری۔ سنہ ۵۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ ان کا وصال ہوا۔ (اکمال ص ۵۹۱)

## کرامت

### تجارت میں کبھی گھاٹا نہیں ہوا

ان کی مشہور کرامت یہ ہے کہ یہ تاجر تھے۔ زندگی بھر تجارت کرتے رہے' مگر کبھی بھی اور کہیں بھی اور کسی سودے میں بھی کوئی نقصان اور گھاٹا نہیں ہوا' بلکہ اگر یہ مٹی بھی خریدتے' تو اس میں نفع ہی نفع ہوتا' کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ دعا فرمائی تھی

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ صَفْقَتِہٖ (اے اللہ! ان کے بیوپار میں برکت عطا فرما) (کنز العمال ج ۳ ص ۲۶۳)

ترمذی و ابو داؤد کی روایتوں میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو دینار دے کر ایک مینڈھا خریدنے کے لئے بھیجا' تو انہوں نے ایک دینار میں دو مینڈھے خریدے اور پھر ان میں سے ایک مینڈھے کو ایک دینار میں فروخت کر ڈالا اور آپ کی خدمت اقدس میں آکر ایک مینڈھا اور دو دینار پیش کر دیئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس میں سے ایک دینار کو تو خدا کی راہ میں خیرات کر دیا اور پھر خوش ہو کر ان کی تجارت میں برکت کے لئے دعا فرما دی۔ (مشکوۃ ص ۲۵۴' باب

marfat.com

Marfat.com

الشرکۃ والوکالت)

تبصرہ

تجارت میں نفع و نقصان دونوں کا ہونا لازمی امر ہے' ہر تاجر کو اس کا تجربہ ہے کہ بیوپار میں کبھی نفع ہوتا ہے کبھی نقصان' مگر زندگی بھر تجارت میں ہمیشہ نفع ہی نفع ہوتا رہے اور کبھی بھی اور کہیں بھی اور کسی سودے میں بھی گھاٹا نہ اٹھانا پڑے۔ بلاشبہ اس کو کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا' اس لئے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً صاحب کرامت صحابی اور بلند مرتبہ ولی تھے۔

## 56 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ قدیم الاسلام اور مجاہرین اولین میں سے ہیں اور یہ ان مصیبت زدہ صحابیوں میں سے ہیں' جن کو کفار مکہ نے اس قدر ایذائیں دیں کہ جنھیں سوچ کر ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ظالموں نے ان کو جلتی ہوئی آگ پر لٹایا چنانچہ یہ دہکتی ہوئی آگ کے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لیٹے رہتے تھے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرتے اور یہ آپ کو یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے' تو آپ ان کے لئے اس طرح آگ سے فرمایا کرتے تھے۔

**یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ کَمَا کُنْتِ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ط**

(یعنی اے آگ تو عمار پر اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا' جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی تھی۔)

ان کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ابو جہل نے بہت ستایا' یہاں تک کہ ان کی ناف کے نیچے نیزہ مار دیا جس سے ان کی روح پرواز کر گئی اور مدت اسلام میں سب سے پہلے یہ شہادت سے سرفراز ہوئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طیب و مطیب کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ یہ سنہ ۳۷ھ میں ترانوے برس کی عمر پا کر جنگ صفین

marfat.com

Marfat.com

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فوجوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (اکمال ص ۶۰۷)

# کرامات

## کبھی ان کی قسم نہیں ٹوٹی

ان کی ایک مشہور کرامت یہ ہے کہ جس بات کی قسم اٹھا لیا کرتے تھے، خداوند کریم ہمیشہ ان کی قسم کو پوری فرما دیتا تھا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

كَمْ مِنْ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ
کنزالعمال ج ۱۲ ص ۲۹۵

(کتنے ہی ایسے کمبل پوش ہیں کہ لوگ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے، لیکن اگر وہ کسی بات کی قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم پوری فرما دے گا اور انہیں لوگوں میں عمار بن یاسر ہیں۔)

## تین مرتبہ شیطان کو پچھاڑا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانی بھرنے کے لئے بھیجا۔ شیطان ایک کالے غلام کی صورت میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو پانی بھرنے سے روکنے لگا اور لڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پچھاڑ دیا، تو وہ عاجزی کرنے لگا۔ اسی طرح تین مرتبہ شیطان نے پانی بھرنے سے آپ کو روکا اور لڑنے پر تیار ہوا اور تینوں مرتبہ آپ نے اس کو پچھاڑ دیا۔ جس وقت شیطان سے آپ کی کشتی ہو رہی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس میں صحابہ کرام کو بتا دیا کہ آج عمار نے تین مرتبہ شیطان کو پچھاڑ دیا ہے جو ایک کالے غلام کی صورت میں ان سے لڑ رہا ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پانی لے کر آ گئے تو میں نے ان سے

marfat.com

Marfat.com

کہا کہ تمہارے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نے تین مرتبہ شیطان کو پچھاڑا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ شیطان ہے' ورنہ اس کو مار ڈالتا' ہاں البتہ تیسری مرتبہ مجھے بڑا ہی غصہ آگیا تھا اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں دانت سے اس کی ناک کاٹ لوں' مگر میں جب اس کی ناک کے قریب منہ لے گیا' تو مجھے بہت ہی گندی بدبو محسوس ہوئی' اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا اور اس کی ناک بچ گئی۔

(شواہد النبوۃ ص ۲۱۸' مطبوعہ نو لکشور پریس لکھنؤ)

## 57 حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بہت ہی جانباز اور بہادر صحابی ہیں' ان کی والدہ کا نام حسنہ تھا اور ان کے والد کا نام عبداللہ بن مطاع تھا۔ ان کے بعد ان کی والدہ حسنہ نے ایک انصاری سے جن کا نام سفیان بن معمر تھا' نکاح کر لیا اور دو بچے بھی اس سے تولد ہوئے جن کا نام جنادہ اور جابر تھا۔ حضرت شرجیل اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے اور ہجرت کر کے حبشہ بھی گئے تھے اور جب حبشہ سے مدینہ آئے تو بنی زریق میں رہنے لگے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ان کے دونوں بھائیوں کا انتقال ہو گیا تو حضرت شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی زہرہ کے قبیلہ میں رہنے لگے اور فاروقی دور حکومت میں کئی ایک جہادوں میں امیر لشکر کی حیثیت سے افواج اسلامیہ کے کسی ایک دستہ کی کمان کرتے رہے۔ سنہ ۱۸ھ کے طاعون عمواس میں سڑسٹھ برس کی عمر پا کر وصال فرما گئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہ اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں ایک ہی دن طاعون میں مبتلا ہوئے۔ (اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۹۱)

## کرامت

### قلعہ زمین میں دھنس گیا

marfat.com

Marfat.com

اسلامی لشکر شہر اسکندریہ پر حملہ آور تھا۔ کفار کی فوج ایک بہت ہی مضبوط اور ناقابل تسخیر قلعہ میں محفوظ تھی اور لشکر اسلام قلعہ کے سامنے کھلے میدان میں خیمہ زن تھا۔ بہت دنوں تک جنگ ہوتی رہی' مگر کفار قلعہ کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوئے تھے۔ ایک دن امیر لشکر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کافروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لشکر کفار کے سپہ سالارو! سن لو۔ ہماری فوج اسلام میں اس وقت ایسے ایسے اللہ والے موجود ہیں کہ اگر وہ اس قلعہ کی دیواروں کو حکم دے دیں کہ تم فوراً ہی زمین میں دھنس جاؤ' تو فوراً ہی قلعہ زمین میں دھنس جائے گا۔ یہ کہا اور جوش میں آکر آپ نے اپنا ہاتھ قلعہ کی جانب بڑھایا اور بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگایا تو پورا قلعہ دم زدن میں زمین کے اندر دھنس گیا اور کفار کا لشکر جو قلعہ کے اندر تھا' آن کی آن میں کھلے میدان میں کھڑا رہ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر بادشاہ اسکندریہ کا دل و دماغ زیر و زبر ہو گیا اور وہ مارے ڈر کے شہر چھوڑ کر اپنی فوجوں کے ساتھ بھاگ نکلا اور پورا شہر مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔ (تاریخ واقدی و سیرۃ الصالحین ص ۲۲)

## تبصرہ

سبحان اللہ! اللہ کی روحانی طاقتوں کا کیا کہنا' سچ ہے۔

کوئی اندازہ کر سکا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

## 58 حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالٰی عنہ

یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے انصاری ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پھوپھا ہیں' یہ اپاہج تھے۔ یہ جنگ احد کے دن اپنے فرزندوں کے ساتھ جہاد کے لئے آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لنگڑانے کی بناء پر میدان جنگ میں اترنے سے روک دیا۔ یہ بارگاہ رسالت میں گڑگڑا کر عرض کرنے لگے' یا رسول

marfat.com

Marfat.com

اللہ! مجھے جنگ میں لڑنے کی اجازت دے دیجئے۔ میری تمنا ہے کہ میں بھی لنگڑاتا ہوا جنت میں چلا جاؤں' ان کی بے قراری اور گریہ زاری کو دیکھ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب انتہائی متاثر ہو گیا اور آپ نے ان کو جنگ کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ خوشی سے اچھل پڑے اور کافروں کے ہجوم میں گھس کر دلیرانہ جنگ کرنے لگے یہاں تک کہ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲۴)

# کرامت

## لاش میدان جنگ سے باہر نہیں گئی

لڑائی ختم ہو جانے کے بعد جب حضرت عمرو بن جموح کی بیوی حضرت ہند رضی اللہ عنہا میدان جنگ میں گئیں' تو ان کی لاش کو اونٹ پر لاد کر دفن کے لئے مدینہ منورہ لانا چاہا تو ہزاروں کوششوں کے باوجود اونٹ مدینہ کی طرف نہیں چلا' بلکہ وہ میدان جنگ ہی کی طرف بھاگ بھاگ کر جاتا رہا۔ حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب دربار رسالت میں یہ ماجرا عرض کیا' تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا عمرو بن جموح نے گھر سے نکلتے وقت کچھ کہا تھا؟ حضرت ہند نے عرض کیا کہ جی ہاں! وہ یہ کہہ کر گھر سے نکلے تھے **اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ** (یعنی اے اللہ! مجھ کو میدان جنگ سے اپنے اہل و عیال میں واپس لوٹنا نصیب مت کر۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ اونٹ مدینہ منورہ کی طرف نہیں چل رہا ہے' لہٰذا تم ان کو مدینہ لے جانے کی کوشش مت کرو۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲۴)

### تبصرہ

اللہ اکبر! کیا ٹھکانا ہے' اس جذبہ عشق اور جوش جہاد کا؟ اور کیا کہنا اس شوق شہادت کا سبحان اللہ۔

دو قدم بھی چلنے کی ہے نہیں طاقت مجھ میں
عشق کھینچے لئے جاتا ہے' میں کیا جاتا ہوں

marfat.com

Marfat.com

خدا کی شان دیکھئے کہ ان کی تمنا پوری ہو گئی' جہاد بھی کر لیا' شہادت سے بھی سرفراز ہو گئے اور میدان جنگ ہی میں ان کا دفن بھی کیا گیا۔ یہ سچ ہے۔

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو
در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

## 59 حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ دعوت اسلام کے آغاز ہی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے' سلسلہ نسب چونکہ خشین و امراء سے ملتا ہے' اس لئے یہ خشنی کہلاتے ہیں۔ صلح حدیبیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور بیعۃ الرضوان کر کے رضاء خداوندی کی سند حاصل کی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو مبلغ بنا کر بھیجا' چنانچہ ان کی کوششوں سے ان کا پورا قبیلہ جلد ہی دامن اسلام میں آگیا۔ ملک شام فتح ہونے کے بعد یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے۔ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی لڑائیوں میں یہ بالکل غیر جانبدار رہے۔ راست گفتاری اور صاف گوئی میں یہ اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ رات کے سناٹے میں اکثر یہ گھر سے باہر نکل کر آسمان پر نظر ڈالتے اور سجدہ میں گر کر گھنٹوں سربسجود رہتے۔ ملک شام میں اقامت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں سنہ ۷۵ھ میں وفات پائی۔ ان کا نام جرہم بن ناشب ہے' مگر کنیت ہی مشہور ہے۔ (اکمال ص ۵۸۹ و اسد الغابہ ج ۱ ص ۲۷۴)

## کرامت

### اپنی پسند کی موت ملی

یہ اکثر کہا کرتے تھے اور دعا میں بھی مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ! مجھ کو عام لوگوں کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور دم گھٹ گھٹ کر مرنا پسند نہیں ہے' مجھے ایسی موت ملے کہ اس میں دم گھٹنے اور ایڑیاں رگڑنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے' چنانچہ ان کی یہ کرامت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کے دوران یہ آدھی

marfat.com

Marfat.com

رات گزرنے کے بعد نماز میں مشغول تھے کہ ان کی صاحبزادی نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ وہ پریشان کن خواب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھیں اور آواز دی تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دوسری مرتبہ آواز دی' تو کوئی جواب نہیں ملا' پاس جا کر دیکھا' تو سر سجدہ میں تھا اور روح پرواز کر چکی تھی۔
(اسد الغابہ و اصابہ)

## 60 حضرت قیس بن خرشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ قبیلہ بنی قیس بن ثعلبہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے اسلام لانے کے تاریخ متعین نہیں کی جا سکی' لیکن یہ معلوم ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد یہ اپنے وطن سے مدینہ منورہ آئے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے روبرو حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں ہر اس چیز پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اور عمر بھر حق گوئی کرنے پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اے قیس! تم کیا کہتے ہو؟ ممکن ہے تم کو ایسے ظالم حاکموں سے سابقہ پڑے جن کے مقابلہ میں تم حق گوئی سے کام نہ لے سکو۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کبھی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم! میں جن جن چیزوں پر آپ سے بیعت کرتا ہوں' اس کو ضرور ضرور پورا کروں گا۔ یہ سن کر سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبرانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو تم اطمینان رکھو کہ تم کو کسی شر سے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا' چنانچہ آپ عمر بھر اپنے اس عہد پر عزم و سختی کے ساتھ قائم رہے۔

بنو امیہ کے دور حکومت میں زیاد اور عبیداللہ بن زیاد جیسے ستم کیشوں اور ظالم گورنروں پر برملا نکتہ چینی کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ عبداللہ بن زیاد ظالم گورنر کے منہ پر کھلم کھلا یہ کہہ دیا کہ تم لوگ اللہ و رسول و رسول پر افتراء پردازی کرنے والے مفتری ہو۔

### کرامت

marfat.com

Marfat.com

## جان گئی مگر آن نہیں گئی

عبیداللہ بن زیاد گورنر آپ کا دشمن ہو گیا تھا۔ اس نے آپ کو قتل کی دھمکی دی۔ آپ نے اس سے کہہ دیا کہ تو میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ عبیداللہ بن زیاد نے طیش میں آکر جلادوں کو بلا لیا اور حکم دے دیا کہ تم لوگ قیس بن خرشہ کے مکان پر جا کر ان کی گردن اڑا دو' جلاد آگئے' لیکن جب آپ کی گردن اڑانے کے لئے آپ کے مکان پر پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی مقدس روح پرواز کر چکی ہے۔ جلاد ان کے بدن کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور ناکام و نامراد واپس لوٹ گئے اور اس طرح آپ ایک ظالم کی سزا کے شر سے بچ گئے۔

(استیعاب ج ۲ ص ۵۴)

### تبصرہ

آپ نے عبیداللہ بن زیاد سے فرما دیا تھا کہ "تو میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا" یہ آپ کی کرامت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد واقعی ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا۔ حالانکہ اس نے اپنی گورنری کے زعم میں یہ چاہا کہ جلاد سے ان کو قتل کرا کر انتقام لے لے' مگر اس کا یہ منصوبہ خاک میں مل گیا اور جلاد کا نام و نامراد ہو کر واپس لوٹ گئے۔ سبحان اللہ! سچ ہے کہ۔

جو جذب کے عالم میں نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

## 61 حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ

انصار میں قبیلہ خزرج سے ان کا خاندانی تعلق ہے۔ یہ دربار نبوت میں وحی کے کاتب تھے اور یہ ان چھ صحابیوں میں سے ہیں جو عہد نبوی میں پورے حافظ قرآن ہو چکے تھے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں فتوے بھی دینے لگے تھے۔ صحابہ کرام ان کو سید القراء (سب قاریوں کا سردار) کہتے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

وسلم نے ان کی کنیت ابو المنذر رکھی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو الطفیل کی کنیت سے پکارا کرتے تھے۔ دربار نبوت سے ان کو سید الانصار (انصار کا سردار) کا خطاب ملا تھا اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سید المسلمین کا لقب عطا فرمایا تھا۔ ان کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان سے ارشاد فرمایا کہ اے ابی بن کعب! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۂ لم یکن پڑھ کر تمہیں سناؤں' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا خدا نے میرا نام لے کر آپ سے فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے یہ کہنے لگے۔

ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا ذکر کیا گیا) (اکمال ص ۵۸۶ و کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۳۸ و بخاری شریف)

## کرامات

### حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنی

ان کی ایک مشہور کرامت یہ ہے کہ انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنی' اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ضرور مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں گا کہ کسی نے بھی ایسی نہیں کی ہو گی' چنانچہ وہ نماز کے بعد جب خدا کی حمد و ثناء کے لئے بیٹھے' تو انہوں نے بلند آواز سے اپنے پیچھے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ عَلَانِيَتُهٗ وَسِرُّهٗ لَكَ الْحَمْدُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِغْفِرْلِيْ مَا

(اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے کل کی کل اور تیرے ہی لئے بادشاہی ہے تمام کی تمام اور تیرے ہی لئے بھلائی ہے سب کی سب اور تیرے ہی

marfat.com

Marfat.com

مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ اَعْصِمْنِیْ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِیْ وَارْزُقْنِیْ اَعْمَالًا زَاکِیَۃً تَرْضٰی بِہٖ عَنِّیْ وَتُبْ عَلَیَّ۔

طرف تمام معاملات لوٹتے ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ تیرے ہی لئے تعریف ہے' یقیناً تو ہر چیز پر قدرت والا ہے' میرے ان گناہوں کو بخش دے جو ہو چکے اور میری عمر کے باقی حصہ میں تو مجھے اچھے اعمال کی توفیق دے اور تو ان اعمال کے ذریعے مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول فرما لے۔

حضرت ابی بن کعب مسجد سے نکل کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے اور ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا تمہارے پیچھے بلند آواز سے دعا پڑھنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (کتاب الاذکر لابن ابی الدنیا)

## بدلی کا رخ پھیر دیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہے تھے اور میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں اس قافلے کے پیچھے چل رہے تھے۔ ناگہاں ایک بدلی اٹھی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا اللہ! ہم کو اس بدلی کی اذیت سے بچا لے اور اس بدلی کا رخ پھیر دے' چنانچہ بادل کا رخ پھر گیا اور ہم دونوں پر بارش کی ایک بوند بھی نہیں گری' لیکن جب ہم دونوں قافلے میں پہنچے' تو ہم نے یہ دیکھا کہ لوگوں کی سواریاں اور سب سامان بھیگے ہوئے ہیں۔ ہم کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا یہ بارش جو ہم پر ہوئی ہے' تم لوگوں پر نہیں برسی؟ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت ابی بن کعب نے بدلی دیکھ کر خدا سے دعا مانگی کہ ہم اس بارش کی ایذا رسانی سے بچ جائیں' اس لئے ہم پر بالکل بارش نہیں ہوئی اور بدلی کا رخ پھر گیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم دونوں نے ہمارے لئے کیوں نہیں دعا مانگی؟ کاش تم ہمارے لئے بھی دعا مانگتے تاکہ ہم لوگ بھی اس

marfat.com

Marfat.com

بارش کی تکلیف سے محفوظ رہے۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۳۲)

### بخار میں سدا بہار

ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخار کے مریض کو اللہ تعالٰی بہت زیادہ نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کی دعا مانگتا ہوں جو مجھے جہاد اور بیت اللہ شریف کے سفر اور مسجد کی حاضری سے نہ روکے' آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادہ کا بیان ہے کہ میرے باپ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہروقت بخار رہتا تھا اور بدن جلتا رہتا تھا' مگر اس حالت میں بھی وہ حج و جہاد کے لئے سفر کرتے اور مسجدوں میں بھی حاضری دیتے تھے اور اس قدر جوش و خروش کے ساتھ ان کاموں کو کرتے تھے کہ کوئی محسوس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ بخار کے مریض ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۳۴ مطبوعہ حیدر آباد)

## 62 حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ

یہ قبیلہ انصار میں خاندان خزرج سے نسبی تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا نام عویمر بن عامر انصاری ہے۔ یہ بہت ہی علم و فضل والے فقیہ اور صاحب حکمت صحابی ہیں اور زہد و عبادت میں بھی یہ بہت ہی بلند مرتبہ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے مدینہ چھوڑ کر شام میں سکونت اختیار کر لی اور سنہ ۳۲ھ میں شہر دمشق کے اندر وصال فرمایا۔ (اکمال ص ۵۹۴ وغیرہ)

## کرامت

### ہانڈی اور پیالے کی تسبیح

ایک مرتبہ آپ اپنی ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگہاں ہانڈی میں سے تسبیح

marfat.com

Marfat.com

پڑھنے کی آواز بلند ہوئی۔ پھر خود بخود وہ ہانڈی چولہے پر سے گر کر اوندھی ہو گئی' پھر خود بخود ہی چولہے پر چلی گئی' لیکن اس ہانڈی سے پکوان کا کوئی حصہ بھی زمین پر نہیں گرا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے سلمان! یہ تعجب خیز اور حیرت انگیز معاملہ دیکھو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو الدرداء! اگر تم چپ رہتے تو اللہ کی نشانیوں میں سے بہت سی دوسری بڑی بڑی نشانیاں بھی تم دیکھ لیتے۔ پھر یہ دونوں ایک ہی پیالہ میں کھانا کھانے لگے' تو پیالہ بھی تسبیح پڑھنے لگا اور اس پیالہ میں جو کھانا تھا' اس کھانے کے دانے سے بھی تسبیح پڑھنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۴ و ص ۲۸۹)

عقد مواخات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو الدرداء اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا۔

## 63 حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو نجیح ہے اور یہ قبیلہ بنو سلیم میں سے تھے۔ اسلام کے آغاز ہی میں یہ دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی قوم میں جا کر رہو اور جب تم یہ سن لو میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلا گیا ہوں تو اس وقت تم میرے پاس چلے آنا۔ چنانچہ یہ اپنی قوم میں مقیم ہو گئے' یہاں تک کہ جنگ خیبر کے بعد مدینہ منورہ آئے اور اس مقدس شہر میں قیام پذیر ہو گئے۔ ان کے شاگردوں میں بڑے بڑے بلند پایہ محدثین ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے دنیا سے رحلت فرمائی۔ (اکمال ص ۶۰۷)

## کرامت

### ابر نے ان پر سایہ کیا

marfat.com

Marfat.com

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کا بیان ہے کہ ایک روز سفر میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانوروں کو چرانے کے لئے میدان میں چلے گئے۔ میں دوپہر کی دھوپ اور گرمی میں انہیں دیکھنے کے لئے جانوروں کی چراگاہ میں گیا' تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرو بن عبسہ ایک جگہ میدان میں سو رہے ہیں اور ایک بادل کا ٹکڑا ان پر سایہ کئے ہوئے ہے کہ ان کے بدن سے ملی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں بیدار کیا' تو انہوں نے فرمایا کہ خبردار خبردار! جو کچھ تم نے دیکھا ہے' ہرگز ہرگز کسی سے مت کہنا' ورنہ تمہاری خیریت نہیں رہے گی۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کہتے تھے کہ خدا کی قسم جب تک ان کی وفات نہ ہو گئی' میں نے کسی سے ان کی اس کرامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ (اصابہ ج ۳ ص ۶)

## 64 حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا خاندانی تعلق بنی ازد سے ہے' اس لئے ازدی کہلاتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ان کا نام "شیطان" تھا۔ مسلمان ہو جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ جنگ یرموک اور فتح دمشق کی لڑائیوں میں بڑی دلیری اور جانبازی کے ساتھ کفار سے لڑتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو دو مرتبہ "حمص" کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کی حکومت میں بھی یہ "حمص" کے بنائے گئے۔ ان کا شمار محدثین کی فہرست میں ہوتا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے ان کے حلقہ درس میں حدیثوں کا سماع کیا ہے۔ سنہ ۵۶ھ میں روم کی زمین میں کفار سے لڑتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۲۲۳ و اکمال ص ۶۰۵)

## کرامت

### مستجاب الدعوات

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ ان کی دعائیں بہت زیادہ اور بہت جلد قبول ہوا

marfat.com

Marfat.com

کرتی تھیں اور ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بحالت سفر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا' مگر ناگہاں میرا اونٹ اس قدر تھک گیا کہ چلنے کے قابل ہی نہ رہا' چنانچہ میں نے ارادہ کر لیا کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھ چھوڑ دوں' لیکن پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو بالکل ناگہاں میرا اونٹ چاق و چوبند ہو کر تیزی کے ساتھ چلنے لگا۔ (طبرانی)

## 65 حضرت سائب بن اقرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ قبیلہ بنو ثقیف کی ہونہار اور نامور شخصیت ہیں' اس لئے "ثقفی" کہلاتے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام "ملیکہ" تھا۔ ان کی والدہ ان کو بچپن ہی میں اپنے ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ یہ بڑے مجاہد تھے۔ نہاوند کی فتح میں یہ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جھنڈے کے نیچے خوب جم کر کفار سے لڑے۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو "مدائن" کا گورنر مقرر فرما دیا تھا۔ "اصفہان" میں ان کا انتقال ہوا۔ (اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۴۹)

## کرامت

### تصویر نے خزانہ بتایا

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو "مدائن" کا گورنر مقرر فرما دیا۔ یہ ایک دن "کسریٰ" کے محل میں بیٹھے ہوئے تھے' تو دیکھا کہ محل میں ایک ایسی تصویر ہے جو انگلی سے ایک مقام کی طرف اشارہ کر رہی ہے' چنانچہ آپ نے اس مقام کو کھودنے کا حکم دیا' تو وہاں سے ایک بہت بڑا خزانہ نکلا جو وہاں مدفون تھا۔ آپ نے مدینہ منورہ بارگاہ خلافت میں اس کی اطلاع دے کر یہ دریافت فرمایا کہ اس خزانہ کو مسلمانوں نے جنگ کر کے حاصل نہیں کیا ہے' بلکہ میں نے اس کو تنہا برآمد کیا ہے' تو میں اس رقم کو کیا کروں؟ حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

نے یہ حکم صادر فرمایا کہ چونکہ تم مسلمانوں کے امیر ہو' اس لئے اس رقم کو مسلمانوں پر تقسیم کردو۔ (رواہ الخطیب کنزالعمال ج ۳ ص ۳۰۵)

## 66 حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت "ابو نجیح" ہے اور ان کا خاندانی تعلق بنی سلیم سے ہے' مفلس مہاجر تھے' اس لئے مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے ساتھ رہتے۔ آخر میں ملک شام چلے گئے اور وہیں ہی سکونت اختیار کی۔ حضرت ابو امامہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے احادیث کی روایت کی ہے۔ سنہ ۷۵ھ میں شام میں ان کا وصال ہوا۔
(اسد الغابہ ج ۳' اکمال ص ۶۰۶)

## کرامت

### فرشتہ سے ملاقات اور گفتگو

ایک دن یہ دمشق کی جامع مسجد میں اس طرح دعا مانگ رہے تھے کہ یا اللہ! اب میری عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میری ہڈیاں بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہیں' لہٰذا اب تو مجھے وفات دے دے۔ اچانک ان کے پیچھے سے ایک سبز پوش نوجوان جو بہت ہی خوبصورت تھا' بول اٹھا' اے شخص' یہ کیسی دعا تو مانگ رہا ہے؟ تمہیں اس طرح دعا کرنی چاہئے کہ یا اللہ! میرے عمل کو اچھا کر دے اور مجھ کو میری اجل تک پہنچا دے۔ یہ نوجوان کی ڈانٹ سن کر چونکے اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے' آپ کون ہیں؟ نوجوان نے کہا میں "ربائیل" فرشتہ ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری یہ ڈیوٹی ہے کہ میں مومنین کے دلوں سے رنج و غم کو دور کرتا ہوں۔ (قال الہیثمی ج ۱۰ ص ۱۸۴)

### تبصرہ

فرشتہ کا دیدار کرنا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کرنا بلاشبہ ایک نادر الوجود

marfat.com

Marfat.com

کرامت ہے جو شرف صحابیت کے طفیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ملتی رہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

## 67 حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ غلام تھے' ان کو قبیلہ بنی تمیم کی ایک عورت نے خرید کر آزاد کر دیا تھا' اس لئے یہ تمیمی کہلاتے ہیں۔ ابتداء ہی میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور کفار مکہ نے حضرت عمار و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح ان کو بھی طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا۔ یہاں تک کہ ان کو کوئلوں کے اوپر لٹاتے تھے اور پانی میں اس قدر غوطہ دلاتے تھے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا اور یہ بیہوش ہو جاتے۔ مگر صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر یہ ساری مصیبتوں اور تکلیفوں کو جھیلتے رہے اور ان کے اسلام میں بال برابر بھی تذبذب یا تزلزل پیدا نہیں ہوا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد از وصال مدینہ منورہ سے ان کا دل اٹھ گیا اور یہ کوفہ میں جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں سنہ ۳۷ھ میں ۷۳ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ (اکمال ص ۵۹۲ وغیرہ)

## کرامت

### خشک تھن دودھ سے بھر گیا

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ یہ ایک مرتبہ جہاد کے لئے نکلے' تو ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں پانی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ جب یہ اور ان کے ساتھی پیاس کی شدت سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور بالکل ہی نڈھال اور بے تاب ہو گئے' تو آپ نے اپنے ایک ساتھی کی اونٹنی کو بٹھایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر اس کے تھن کو ہاتھ لگایا' تو ایک دم اس کا سوکھا ہوا تھن اس قدر دودھ سے بھر گیا کہ پھول کر مشک کے برابر ہو گیا۔ اس اونٹنی کا دودھ دوہ کر سب ساتھیوں نے شکم سیر ہو کر پی لیا اور سب کی جان بچ گئی۔ (قال الہیثمی ج ۶ ص ۲۱۰)

marfat.com

Marfat.com

# 68 حضرت مقداد بن الاسود کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ تھا۔ اسود کے بیٹے اس لئے کہلانے لگے کہ اسود بن عبد یغوث زہری نے ان کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا' اس لئے اس کی طرف منسوب ہو گئے اور چونکہ قبیلہ بنی کندہ سے انہوں نے محالفہ کر لیا تھا اور ان کے حلیف بن گئے تھے' اس لئے اس نسبت سے اپنے کو کندی کہنے لگے۔ ان کی کنیت "ابو معبد" یا "ابو الاسود" ہے اور یہ قدیم الاسلام ہیں' مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ پھر حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس چلے آئے' مگر مدینہ منورہ کو ہجرت نہیں کر سکے' کیونکہ کفار نے ہر طرف سے ناکہ بندی کر کے مدینہ منورہ کا راستہ بند کر دیا تھا' یہاں تک کہ جب حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چھوٹا سا لشکر لے کر مدینہ منورہ سے عکرمہ بن ابو جہل کے لشکر سے لڑنے کے لئے آئے تو یہ اور حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کافروں کے لشکر میں شامل ہو کر گئے اور بھاگ کر مسلمانوں سے مل گئے اور اس طرح مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچ گئے۔ یہ وہی حضرت "مقداد بن الاسود" ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا' تو انہوں نے باآواز بلند یہ کہا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں جنہوں نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جنگ کے وقت یہ کہا تھا کہ "آپ اور آپ کا خدا دونوں جا کر جنگ کریں' ہم تو اپنی جگہ بیٹھے رہیں گے" بلکہ ہم تو آپ کے وہ جانثار ہیں کہ اگر خدا کی قسم! ہم کو "برک الغماد" تک لے جائیں گے' تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے اور ہم آپ کے آگے' آپ کے پیچھے' آپ کے دائیں' آپ کے بائیں سے اس وقت تک لڑتے رہیں گے' جب تک ہمارے بدن میں خون کا آخری قطرہ اور زندگی کا آخری سانس باقی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں سات اشخاص ایسے تھے' جنہوں نے مکہ مکرمہ میں کفار کے سامنے سب سے پہلے علی الاعلان اپنے اسلام کا اعلان کیا ان میں سے ایک حضرت "مقداد بن الاسود" رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

عنہ بھی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو سات جاں نثار رفقاء دیئے ہیں' لیکن مجھ کو حضرت حق جل مجدہ نے چودہ رفقاء کی جماعت عطا فرمائی ہے' جن کی فہرست یہ ہے۔

(۱) ابو بکر' (۲) عمر' (۳) علی' (۴) حمزہ' (۵) جعفر' (۶) حسن' (۷) حسین' (۸) عبداللہ بن مسعود' (۹) سلمان' (۱۰) عمار' (۱۱) حذیفہ' (۱۲) ابو ذر' (۱۳) مقداد' (۱۴) بلال رضی اللہ عنہم۔

احادیث پاک میں ان کے فضائل و مناقب بہت کثیر ہیں۔ یہ تمام اسلامی لڑائیوں میں جہاد کرتے رہے اور فتح مصر کی معرکہ آرائی میں بھی انہوں نے ڈٹ کر کفار سے جنگ کی۔ سنہ ۳۳ھ میں حضرت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران مدینہ منورہ سے تین میل دور مقام "جرف" میں ستر برس کی عمر پا کر وصال فرمایا اور لوگ فرط عقیدت سے اپنے کندھوں پر ان کے جنازہ مبارکہ کو "جرف" سے اٹھا کر مدینہ منورہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ (اکمال ص ۶۱۳ و اسد الغابہ ج ۴ ص ۴۱۰)

# کرامت

## چوہے نے سترہ اشرفیاں نذر کیں

ضباعہ بنت زبیر کہتی ہیں کہ یہ اس قدر تنگ دستی میں مبتلا تھے کہ درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک ویران جگہ میں رفع حاجت کے لئے بیٹھے' تو اچانک ایک چوہا اپنی بل میں سے ایک اشرفی منہ میں لے کر نکلا اور ان کے سامنے رکھ کر چلا گیا۔ پھر وہ اسی طرح برابر ایک ایک اشرفی لاتا رہا۔ یہاں تک کہ سترہ اشرفیاں لایا۔ یہ سب اشرفیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور پورا ماجرا عرض کیا' تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اس مال میں کچھ صدقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مال میں برکت عطا فرمائے۔ ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ان میں سے آخری اشرفی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ میں نے چاندی کے

marfat.com

Marfat.com

ڈھیر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے گھر میں دیکھ لئے۔ (ابو نعیم فی الدلائل ج ۲ ص ۳۹۹)

تبصرہ

اس قسم کا واقعہ دوسرے بزرگوں کے لئے بھی ہوا ہے' چنانچہ حضرت ابو بکر بن الخاضبہ محدث بھی رات میں کچھ لکھ رہے تھے' تو چوہے کا ایک جوڑا اچھلتا کودتا ان کے سامنے آیا۔ انہوں نے ایک کو پیالے سے ڈھانپ دیا۔ اس کے بعد دوسرے چوہے نے بار بار ایک ایک اشرفی لا کر ان کے سامنے رکھنا شروع کیا' یہاں تک کہ آخر میں ایک چمڑے کی تھیلی اٹھا لایا جس میں ایک اشرفی تھی' اس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ چوہے کے پاس اب کوئی اشرفی باقی نہیں رہ گئی ہے۔ پھر انہوں نے پیالہ اٹھایا اور چوہا نکل کر اپنے جوڑے کے ساتھ اچھلتا کودتا بھاگ نکلا اور ان اشرفیوں کی بدولت حضرت ابو بکر بن الخاضبہ کی تنگ دستی کا کال کٹ گیا اور وہ خوشحال ہو گئے۔ (نفحۃ الیمن وغیرہ)

اس قسم کے واقعات کو رزاق مطلق کے فضل اور ان بزرگوں کی کرامت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۔

(یعنی اللہ تعالیٰ بہت بڑا روزی رساں اور بہت بڑی قدرت اور طاقت کا مالک ہے)

ان بزرگوں نے شرف صحابیت سے سرفراز ہو کر خدا کے محبوب کی جس جذبہ جاں نثاری کے ساتھ خدمت گزاری کی اور اس کے صلہ میں حق جل جلالہ نے دنیا ہی میں ان شمع نبوت کے پروانوں کو ایسی ایسی کرامتیں عطا فرمائی ہیں جو یقیناً محیر العقول ہیں اور ابھی آخرت میں وہ رحیم و کریم مولیٰ اپنے فضل و کرم سے ان عاشقان رسول کو جو اجر عظیم عطا فرمانے والا ہے' اس کو تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس کی کمیت و کیفیت کی عظمت کا کیا عالم ہو گا۔ حدیث شریف کی روشنی میں بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔

لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَمَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

marfat.com

Marfat.com

(یعنی ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی آدمی کے دل پر کبھی اس کا خیال گزرا)

## 69 حضرت عروۃ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے مورث اعلیٰ کا نام "بارق" تھا۔ اس نسبت سے ان کو "بارقی" کہتے ہیں۔ ان کو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کوفہ کا قاضی مقرر فرما دیا تھا۔ یہ برسوں کوفہ ہی میں رہے' اس لئے کوفہ کے محدثین میں شمار ہوتے ہیں اور ان کے شاگردوں میں زیادہ تر کوفہ ہی کے لوگ ہیں۔ حضرت امام شعبی ان کے شاگردوں میں بہت ہی مشہور و ممتاز اور نہایت بلند پایہ اور نامور محدث ہیں۔ (اکمال ص ۶۰۶ وغیرہ)

## کرامت

### مٹی بھی خریدتے' تو نفع اٹھاتے

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دے کر حکم فرمایا کہ وہ ایک بکری خرید لائیں۔ انہوں نے بازار جا کر ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں۔ پھر راستہ میں کسی آدمی کے ہاتھ ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر کے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور ایک بکری اور ایک دینار خدمت اقدس میں پیش کر دی اور بکری کی خریداری کا پورا واقعہ بھی سنا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا عطا فرما دی اور دعاء نبوی کی برکت کا یہ اثر ہوا۔

فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ

(یعنی اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی ان کو نفع ہی نفع ہوتا) یہ ان کی کرامت تھی۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۵۴ باب الشرکۃ والوکالت بحوالہ بخاری)

## 70 حضرت ابو طلحہ بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

یہ قبیلہ انصار کے خاندان بنو نجار میں سے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیوہ ہو جانے کے بعد ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ بہت ہی مشہور تیر انداز اور نشانہ باز تھے۔ ان کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ لشکر میں ابو طلحہ کی ایک للکار ایک ہزار سواروں سے بڑھ کر رعب دار ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے سے قبل ہی حج کے موقع پر منیٰ کی گھاٹی میں اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اسلام کر کے مسلمان ہو گئے تھے۔ پھر جنگ بدر و جنگ احد اور اس کے بعد کی تمام اسلامی لڑائیوں میں انتہائی جذبہ ایمانی اور جوش اسلامی کے ساتھ جہاد کرتے رہے اور بڑے بڑے مجاہدانہ کارناموں کا مظاہرہ کر کے اور اسلامی خدمات کے شاہکار پیش کر کے سنہ ۳۱ھ میں ستتر برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ (اکمال ص ۶۰۱ و کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۷۷)

## کرامت

### لاش خراب نہیں ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن بڑھاپے میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ برات کی تلاوت کر رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے **اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا**۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے میرے بچو! مجھے تم لوگ جہاد کا سامان دو، کیونکہ میرا رب جوانی اور بڑھاپے دونوں حالتوں میں مجھے جہاد کا حکم فرماتا ہے۔ ان کے بیٹوں نے کہا کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں تمام جہادوں میں شرکت کی سعادت حاصل کر لی ہے۔ اب آپ بوڑھے ہو چکے ہیں، اس لئے اب جہاد میں نہ جائیے۔ ہم لوگ آپ کی طرف سے جہاد کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ مگر یہ کسی طرح بھی گھر بیٹھنے پر راضی نہیں ہوئے اور جہاد کا سامان جمع کر کے جہاد میں جانے والی ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاد کے لئے روانہ ہو گئے۔ خدا کی شان کہ اس

marfat.com

Marfat.com

کشتی پر ہی ان کی وفات ہو گئی۔ اتفاق سے ان کی قبر کے لئے سمندر میں کوئی جزیرہ بھی نہیں ملا۔ سات دنوں تک کشتی میں آپ کی لاش مبارک رکھی رہی۔ ساتویں دن سمندر میں ایک جزیرہ ملا' تو آپ اس جزیرہ میں مدفون ہوئے۔ سات دن گزرنے کے باوجود آپ کے جسم اطہر پر کسی قسم کا کوئی تغیر رونما نہیں ہوا تھا۔ (استیعاب لابن عبدالبرج ا ص ۵۵۰)

## تبصرہ

اللہ اکبر! یہ جذبہ ایمانی اور جوش جہاد۔ اے آسمان بتا! اے سورج بول! کیا تم نے زمین کے بے شمار چکر کاٹنے کے باوجود زمین پر اس کی کوئی مثال دیکھی ہے؟ یہ ہیں میرے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی کے لاثانی شاہکار۔

# 71 حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قریش کے ایک خاندان "بنو اسد" سے ان کا نسبی تعلق ہے۔ یہ حضرت ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے تھے اور پہلے حبشہ پھر مدینہ منورہ کی دونوں ہجرتوں کے شرف سے سرفراز ہو کر "صاحب الہجرتین" کا لقب پایا۔ جنگ بدر کے معرکہ میں انتہائی جاں بازی اور سرفروشی کے جذبے سے جنگ کی اور سنہ ۳ھ کو جنگ احد میں کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

ان کی ایک کرامت یہ بھی ہے کہ یہ بہت ہی "مستجاب الدعوات" تھے' یعنی ان کی دعائیں بہت زیادہ اور بہت ہی جلد مقبول ہوا کرتی تھیں۔ (اکمال ص ۶۰۳ و اسد الغابہ ج ا ص ۱۳۱)

## کرامت

### انوکھی شہادت

marfat.com

Marfat.com

آپ نے جنگ احد کے ایک دن قبل یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! میں تجھے تیری قسم دیتا ہوں کہ میں جب کفار مکہ سے لڑنے کے لئے کل میدان جنگ میں نکلوں، تو میرے مقابلہ میں ایسا کافر آئے جو سخت حملہ آور اور انتہائی جنگ جو ہو اور میں اس سے لڑتے ہوئے برابر زخم کھاتا رہوں، یہاں تک کہ وہ مجھے قتل کر دے اور کفار میرا شکم پھاڑ ڈالیں اور میری ناک، کان کو کاٹ کر میری صورت بگاڑ دیں اور میں جب اسی حالت میں قیامت کے دن تیرے حضور کھڑا کیا جاؤں، تو اس وقت تو مجھ سے یہ دریافت فرمائے کہ اے عبداللہ! کس وجہ سے اور کس نے تیری ناک اور کان کو کاٹ ڈالا ہے؟ تو میں یہ جواب عرض کروں کہ اے اللہ! تیرے اور تیرے رسول کے دشمنوں نے تیرے اور تیرے رسول کے بارے میں مجھے قتل کر کے میری ناک اور کان کو کاٹ کر میری صورت و شکل بگاڑ دی ہے میرا یہ جواب سن کر پھر اے میرے اللہ! تو صرف اتنا فرما دے کہ اے عبداللہ تو سچ کہتا ہے۔

آپ کی یہ دعا حرف بحرف قبول ہوئی، چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ میں نے ہی ان کی دعا پر آمین کہی تھی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جنگ احد میں کفار نے ان کو شہید کر کے ان کے شکم کو پھاڑ ڈالا اور ان کی ناک، کان اور دوسرے اعضاء کو کاٹ کر ایک دھاگے میں پرو دیا تھا اور اسی حالت میں آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۹۸ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۳۱ وغیرہ)

## تبصرہ

اللہ اکبر! کس قدر ان شمع نبوت کے پروانوں کو شوق شہادت تھا؟ اس زمانے میں اسے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا، کیونکہ ایمانی حرارت کی بے حد کمی ہو گئی ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

marfat.com

Marfat.com

# 72 حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ بہت ہی نامور صحابی اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں۔ بہت ہی بہادر اور نہایت ہی جنگجو اور سرفروش مجاہد ہیں۔ مسلیمہ الکذاب سے جنگ کے وقت جس باغ میں یہ جھوٹا مدعی نبوت چھپ کر اپنی فوجوں کی کمان کر رہا تھا۔ اس باغ کا پھاٹک کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور وہاں گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی' تو آپ نے مسلمان مجاہدین سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے اٹھا کر باغ کی دیوار کے اس پار پھینک دو۔ میں اندر جا کر پھاٹک کھول دوں گا' چنانچہ مسلمان مجاہدوں نے ان کو اٹھا کر دیوار کے اس پار ڈال دیا اور انہوں نے بالکل تنہا دشمنوں سے لڑتے ہوئے باغ کا پھاٹک کھول دیا اور اسلامی فوج باغ میں داخل ہو گئی۔ یہ واقعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران ہوا' مگر باغ کا پھاٹک کھولنے کی زبردست لڑائی میں حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر تیر و تلوار اور نیزوں کے زخم جب گنے گئے' تو اسی سے کچھ زائد زخم تھے' چنانچہ ان کے علاج کے لئے امیر لشکر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جگہ ایک ماہ تک رکنا پڑا۔

ان کی اسی دلیرانہ جاں بازیوں کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں فوجوں کو سخت تاکید فرماتے رہتے تھے کہ خبردار! براء بن مالک کو کبھی فوج کا سپہ سالار نہ بنایا جائے' ورنہ وہ ساری قوم کو ہلاکت میں ڈال دیں گے' کیونکہ وہ انجام سے بے پرواہ ہو کر دشمنوں کی صف میں گھس جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال پراگندہ اور وہ گرد و غبار میں اٹے ہوئے میلے کچیلے رہتے ہیں اور لوگ ان کی پرواہ بھی نہیں کرتے' مگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس قدر محبوب و مقبول ہوتے ہیں کہ اگر یہ لوگ کسی بات کی قسم کھا لیں' تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری فرما دے گا اور براء بن مالک انہیں لوگوں میں سے ہیں۔" یہ بہت ہی خوش آواز بھی تھے اور بہترین حدی خواں تھے جن کے گیتوں کے نغموں پر اونٹ مست ہو کر چلا کرتے تھے اور شتر سوار بھی کیف و نشاط میں رہا کرتے تھے۔ ان کی دلیری اور

marfat.com

Marfat.com

جوانمردی کے سلسلے میں یہ روایت بہت ہی مشہور ہے کہ عراق کی لڑائیوں میں یہ اپنے بھائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دشمنوں کے ایک قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے جو موضع "حریق" میں تھا۔ کفار گرم گرم زنجیروں میں لوہے کے آنکڑے لگا کر قلعہ کی دیوار سے مسلمانوں پر ڈالتے تھے اور ان کو آنکڑوں میں پھنسا کر اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ ان کافروں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آنکڑوں میں پھنسا لیا اور اوپر کھینچنے لگے۔ جب حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ منظر دیکھا تو تڑپ کر اچھلے اور قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر جلتی ہوئی زنجیروں کو پکڑ کر اور پھر رسی کو کاٹ دیا جس میں زنجیر بندھی ہوئی تھی۔ اس طرح حضرت انس بن مالک کی جان بچ گئی' مگر حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرم زنجیر کو جو ہاتھ سے پکڑا تو ان کی ہتھیلیوں کا پورا گوشت جل گیا اور سفید ہڈیاں نظر آرہی تھیں۔ سنہ ۲۰ھ جنگ "تستر" میں ایک سو کافروں کو اپنی تلوار سے قتل کر کے خود بھی عروس شہادت سے ہمکنار ہو گئے۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۷۳ و اصابہ ج ۱ ص ۱۴۳)

# کرامت

## فتح و شہادت ایک ساتھ

ان کی ایک خاص کرامت دعاؤں کی مقبولیت ہے۔ منقول ہے کہ جنگ "تستر" میں جب طویل جنگ کے باوجود مسلمانوں کو فتح نصیب نہیں ہوئی' تو مجاہدین اسلام نے جمع ہو کر ان سے گزارش کی کہ آپ اپنے رب کی قسم دے کر فتح کی دعا مانگئے۔ اس وقت آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! میں تجھ کو تیری ہی قسم دے کر دعا کرتا ہوں کہ تو کفار کے بازو ہم لوگوں کے ہاتھوں میں دے دے اور مجھے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دے۔ فوراً ہی آپ کی دعا مقبول ہو گئی اور اسلامی لشکر فتح یاب ہو گیا اور کفار مسلمانوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے اور آپ اسی لڑائی میں شہادت سے سرفراز ہو کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں

marfat.com

Marfat.com

باریاب ہو گئے۔ (اصابہ ج ۱ ص ۱۴۴)

## 73 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یمن کے قبیلہ دوس سے ان کا خاندانی تعلق ہے۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام "عبد شمس" تھا، مگر جب یہ سنہ ۷ھ میں جنگ خیبر کے بعد دامن اسلام میں آگئے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی آستین میں ایک بلی دیکھی، تو آپ نے ان کو یا ابو ہریرۃ (اے بلی کے باپ) کہہ کر پکارا۔ اسی دن سے ان کا یہ لقب اس قدر مشہور ہو گیا کہ لوگ ان کا اصلی نام بول گئے۔ یہ بہت ہی عبادت گزار، انتہائی متقی اور پرہیزگار صحابی ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یہ روزانہ ایک ہزار رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ آٹھ سو صحابہ اور تابعین آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں جن میں سے چار سو چھیالیس حدیثیں بخاری شریف میں ہیں۔ سنہ ۵۹ھ میں اٹھتر برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔ (اکمال ص ۶۲۲ و قسطلانی ج ۱ ص ۲۱۲ وغیرہ)

## کرامت

### کرامت والی تھیلی

ان کو حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند چھوہارے عطا فرمائے اور حکم دیا کہ "ان کو اپنی تھیلی میں رکھ لو اور جب جی چاہے تم اس میں سے ہاتھ ڈال کر نکالو اور خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ، مگر خبردار اس تھیلی کو کبھی خالی کر کے مت جھاڑنا۔ چھوہارے کبھی ختم نہ ہوں گے۔"

سبحان اللہ! یہ تھیلی ایسی بابرکت ہو گئی کہ تیس برس تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تھیلی میں سے چھوہارے نکال نکال کر کھاتے رہتے اور لوگوں کو

marfat.com

Marfat.com

کھلاتے رہے' بلکہ کئی من اس میں سے خیرات بھی کر چکے' مگر چھوہارے ختم نہیں ہوئے' یہاں تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن ہنگاموں کی بھیڑ بھاڑ میں وہ تھیلی کمر سے کٹ کر کہیں گر پڑی جس کا عمر بھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے انتہا صدمہ اور رنج و ملال رہا۔ راستوں میں روتے ہوئے اور نہایت رقت انگیز اور درد بھرے لہجہ میں یہ شعر پڑھتے گھومتے پھرتے تھے۔

للناس هم ولي في اليوم همان

فقد الجراب وقتل الشيخ عثمان

(یعنی سب کو آج ایک ہی تو غم ہے' مگر مجھے دو غم ہیں۔ ایک غم ہے تھیلی کے گم ہونے کا' دوسرا غم حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا۔ (الکلام المبین)

## 75 حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مدینہ منورہ کے باشندہ انصاری ہیں' جو خاندان "بنی عبدالاشہل" کے ایک بہت ہی نامور شخص ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہجرت سے قبل ہی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بہت ہی دلیر اور جانباز صحابی ہیں۔ جنگ بدر اور جنگ احد وغیرہ کے تمام معرکوں میں بڑی جرات و شجاعت کے ساتھ کفار سے جنگ آزما ہوئے۔

"کعب بن اشرف" یہودی جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بدترین دشمن تھا۔ آپ حضرت محمد بن مسلمہ و ابو عبس بن جبر اور ابو نائلہ وغیرہ چند انصاریوں کو اپنے ساتھ لے کر اس کے مکان پر گئے اور اس کو قتل کر ڈالا۔ افاضل صحابہ میں آپ کا شمار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباد بن بشر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عباد بن بشر پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ سنہ ۱۲ھ کی جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے' جبکہ آپ کی عمر شریف صرف پینتالیس سال کی تھی۔ (اکمال ص ۶۰۵ و اسد

marfat.com

Marfat.com

(اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۰۰)

# کرامات

## لاٹھی روشن ہو گئی

ایک مرتبہ یہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں دربار رسالت سے کافی رات گزرنے کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اندھیری رات میں جب راستہ نظر نہیں آیا تو اچانک ان کی لاٹھی ٹارچ کی طرح روشن ہو گئی اور یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں کا راستہ الگ الگ ہو گیا' تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور دونوں روشنی میں اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۰۱)

## کرامت والا خواب

جنگ یمامہ میں جبکہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر مسلیمۃ الکذاب کی فوجوں کے ساتھ مصروف جنگ تھا اور مرتدین بہت ہی کثیر تعداد میں جمع ہو کر بہت سخت جنگ کر رہے تھے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رات میں ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور جب میں آسمان میں داخل ہو گیا تو دروازے بند کر دیئے گئے۔ میرے اس خواب کی تعبیر یہی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب ہو گی۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ یمامہ کے دن حضرت عباد بن بشر زور زور سے یہ اعلان کر رہے تھے کہ مخلص مومنین میرے پاس آجائیں۔ اس آواز پر چار سو انصاری ان کے پاس جمع ہو گئے۔

پھر آپ حضرت ابو دجانہ اور حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ساتھ لے کر اس باغ کے دروازے پر حملہ آور ہوئے' جہاں سے مسلیمۃ الکذاب اپنی فوجوں کی کمان کر رہا تھا۔ اس حملہ میں انتہائی سخت لڑائی ہوئی' یہاں تک کہ حضرت

marfat.com

Marfat.com

عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے ان کے چہرے پر تلواروں کے زخم اس قدر زیادہ لگے تھے کہ کوئی ان کو پہچان نہ سکا۔ ان کے بدن مبارک پر ایک خاص نشان تھا' جس جو دیکھ کر لوگوں نے پہچانا کہ یہ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش ہے۔ (ابن سعد ج ۳ ص ۴۴۱)

### تبصرہ

اللہ اکبر! جہاد میں یہ جوش ایمانی اور یہ جذبہ سرفروشی' مشکل ہی سے اس کی مثال ملے گی۔ اس قسم کی جاں نثاریاں صرف صحابہ کرام اور اہل ایمان مجاہدین اسلام ہی کا طرہ امتیاز ہے۔ صحابہ کرام کی انہی قربانیوں کا صدقہ ہے کہ آج تمام دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ کاش! دشمنان صحابہ روافض و خوارج ان چمکتی ہوئی ہدایت آفریں روایتوں سے ایمان کا نور حاصل کرتے۔

## 75 حضرت اسید بن ابی ایاس عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ساریہ بن زنیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ مسجد نبوی کے منبر پر پکارا تھا اور وہ نہاوند میں تھے۔ یہ انہیں کے بھتیجے ہیں' یہ شاعر تھے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی ہجو میں اشعار کہا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے دن بھاگ کر طائف چلے گئے۔ یہ ان اشتہاری مجرموں میں سے تھے جن کے بارے میں یہ فرمان نبوی تھا کہ یہ جہاں اور جس حال میں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ اتفاق سے حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طائف میں گزر ہوا۔ جب ملاقات ہوئی' تو آپ نے اسید بن ابی ایاس کو بتایا کہ اگر تم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو' تو تمہاری جان بچ جائے گی۔

اسید یہ سن کر طائف سے اپنے مکان پر آئے اور کرتا پہن کر اور عمامہ باندھ کر خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ کیا آپ نے اسید بن ایاس کا خون مباح فرما دیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! انہوں نے عرض کیا کہ اگر وہ مسلمان ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے' تو کیا آپ اس کا قصور معاف فرما دیں

marfat.com

Marfat.com

گے؟ ارشاد ہوا کہ ہاں! یہ سن کر انہوں نے اپنا ہاتھ حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے دست اقدس میں دے کر کلمہ پڑھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسید بن ابی ایاس میں ہی ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی ایک آدمی کو بھیج کر اعلان کرا دیا کہ اسید بن ابی ایاس مسلمان ہو گئے ہیں اور سرکار رسالت نے ان کو امن کا پروانہ عطا فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۸۹)

# کرامت

## چہرہ سے گھر روشن

جب یہ مسلمان ہو گئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر ازراہ کرم ان کے چہرے اور سینے پر اپنا منور ہاتھ پھیرا جس سے ان کو یہ کرامت نصیب ہو گئی کہ یہ جب کسی اندھیرے گھر میں قدم مبارک رکھتے تھے' تو اس گھر میں ان کے نورانی چہرے کی روشنی سے اجالا ہو جایا کرتا تھا۔ (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۲۵۳)

## تبصرہ

سبحان اللہ! جب تک سرکار رحمت مدار صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض رہے' ان کا خون مباح تھا اور کہیں ان کا ٹھکانا نہیں تھا۔ بھاگتے پھرتے تھے اور جان کی امان نہیں ملتی تھی اور جب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش ہو گئے' تو ان کو دنیا میں کرامت اور آخرت میں جنت دونوں جہان کی دولت مل گئی۔ یہ سچ ہے۔

جس سے تم روٹھو' سرگشتہ دنیا ہو جائے
جس کو تم چاہو' وہ قطرہ ہو تو دریا ہو جائے

## 76 حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

یہ اپنی قوم کے وفد میں اپنے والد معاویہ بن ثور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان کے والد نے ان سے فرما دیا تھا کہ تم بارگاہ رسالت میں تین باتوں کے سوا کچھ بھی نہ کہنا (۱) السلام علیک یا رسول اللہ' (۲) یا رسول اللہ! ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم اسلام قبول کر کے آپ کے فرمانبردار بن جائیں' (۳) آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ ان کی ان تین باتوں کو سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر جوش محبت میں ان کے چہرے اور سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۹۰)

# کرامت

## ہاتھ ہر مرض کی دوا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے ہی اپنا دست مبارک پھیرا ان کو دو کرامتیں مل گئیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیشہ کے لئے ان کا چہرہ روشن ہو گیا' اور دوسری کرامت یہ ملی کہ یہ جس بیمار پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے' فوراً ہی وہ شفا یاب ہو جایا کرتا تھا۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۹۷ مطبوعہ حیدر آباد)

حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محمد بن بشر فخر کے طور پر اس بارے میں اشعار پڑھا کرتے تھے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

وَاَبِیْ اَلَّذِیْ مَسَحَ النَّبِیُّ بِرَأْسِہٖ
وَدَعَالَہٗ بِالْخَیْرِ وَالْبَرَکَاتِ

(یعنی میرے باپ وہ ہیں جن کے سر پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیر کر خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے۔) (اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۹۰)

## 77 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام متبنی حضرت "زید بن

marfat.com

Marfat.com

حارثہ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ ان کی ماں کی کنیت "ام ایمن" اور نام "برکہ" تھا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب "محبوب رسول" ہے وفات اقدس کے وقت ان کی عمر صرف بیس کی تھی' مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات اقدس کی وجہ سے یہ لشکر واپس لوٹ کر آیا' مگر پھر امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ اس لشکر کو بھیجا جو فتح یاب ہو کر آیا۔ چونکہ یہ "محبوب رسول" تھے' اسی لئے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا بے حد اکرام و احترام فرماتے تھے۔ جب آپ نے اپنے دور خلافت میں مجاہدین کی تنخواہیں مقرر فرمائیں' تو ان کی تنخواہ ساڑھے تین ہزار درہم مقرر فرمائی اور اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنخواہ صرف تین ہزار درہم مقرر فرمائی۔ صاحبزادے نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! آپ حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں مقرر فرمائی' جبکہ وہ کسی جہاد میں بھی مجھ سے آگے نہیں رہے۔ اس کے جواب میں امیر المومنین نے فرمایا اس لئے کہ اسامہ کے باپ "زید" تمہارے باپ "عمر" سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے اور "اسامہ" تم سے زیادہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے محبوب ہیں۔ (کنزل العمال ج ۱۵ ص ۲۴۱ و اکمال ص ۵۰۵)

## بے ادبی کرنے والے کافر ہو گئے

حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے حجتہ الوداع میں طواف زیارت کو اس لئے کچھ موخر کر دیا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی حاجت کی وجہ سے کہیں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت اسامہ واپس لوٹے اور لوگوں نے دیکھا کہ چپٹی ناک اور کالے رنگ کا ایک لڑکا ہے' تو یمن کے کچھ لوگوں نے حقارت کے انداز میں یہ کہا کہ کیا اس چپٹی ناک والے کالے لڑکے کی وجہ سے آج ہم لوگوں کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے طواف زیارت سے روک رکھا تھا؟ اس طرح ان یمن والوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی کی۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بے ادبی کرنے ہی کا

marfat.com

Marfat.com

وبال تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یمن کے یہ بے ادبی کرنے والے لوگ کافر و مرتد ہو گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوجوں نے ان لوگوں سے جہاد کیا' تو کچھ ان میں سے توبہ کر کے پھر مسلمان ہو گئے اور کچھ قتل ہو گئے۔ (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۶۳)

## 78 حضرت نابغہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"نابغہ" ان کا لقب ہے' ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام "قیس بن عبداللہ" اور بعض نے "حبان بن قیس" بتایا ہے۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بہت اچھے شاعر تھے' مگر تیس برس تک شعر گوئی بالکل چھوڑ دی۔ اس کے بعد جب دوبارہ شعر کہنا شروع کیا' تو اس قدر بلند مرتبہ اور باکمال شاعر ہو گئے کہ ان کے ہمعصروں نے ان کو "نابغہ" (بہت ہی ماہر) کا لقب دے دیا۔ ایک سو اسی برس کی عمر پائی۔ (حاشیہ کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۲۱' مطبوعہ حیدر آباد)

## کرامت

### سو برس تک دانت سلامت

انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چند اشعار سنائے جو آپ کو بہت ہی زیادہ پسند آئے۔ آپ نے خوش ہو کر ان کو یہ دعا دی "اللہ تعالیٰ تیرے منہ کو نہ توڑے" اس دعا نبوی کی بدولت ان کو یہ کرامت ملی کہ تمام عمر ان کے دانت سلامت رہے اور اولے کی طرح صاف اور چمکدار ہی رہے۔ حضرت ابو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نابغہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت دیکھا جب کہ وہ سو برس کے ہو گئے تھے' مگر ان کے تمام دانت سلامت تھے۔ (بیہقی و اصابہ ج ۳ ص ۵۳۹)

## 79 حضرت عمرو بن طفیل دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

Marfat.com

یہ اپنے باپ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں آکر مشرف بہ اسلام ہوئے اور تمام عمر مدینہ منورہ میں رہے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں جبکہ مرتدین سے جہاد کے لئے مسلمانوں کا لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا' تو یہ دونوں باپ بیٹے بھی اس لشکر میں شامل ہو کر جہاد کے لئے چل پڑے۔ چنانچہ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے اور حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور شدید طور پر زخمی ہو گئے' لیکن صحت یاب ہو گئے۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک کا معرکہ درپیش ہوا' تو حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس جہاد میں مجاہدانہ شان کے ساتھ گئے اور کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت سے سیراب ہوئے۔

(اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۱۵)

## کرامت

### نورانی کوڑا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھوڑا ہانکنے کے کوڑے کے بارے میں دعا فرما دی' تو ان کا کوڑا رات کی تاریکی میں اس طرح روشن ہو جایا کرتا تھا کہ یہ اسی کی روشنی میں راتوں کو چلتے پھرتے تھے۔ (کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۴۰ مطبوعہ حیدر آباد)

## 80 حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گئے' تو مکہ مکرمہ میں ایک خواب دیکھا اور ایک غیبی آواز سنی جس میں ان کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ترغیب دلائی گئی۔ یہ اس خواب سے بے حد متاثر ہوئے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم کی آمد کے منتظر رہے' چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا' تو انہوں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور پھر اپنی قوم میں آکر اسلام کی تبلیغ کرنے لگے اور ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں دوبارہ حاضر ہوئے' بہت ہی بہادر مجاہد تھے اور اکثر اسلامی جہادوں میں شمشیر بکف ہو کر کفار سے جنگ بھی کی۔ آخر میں مدینہ منورہ سے ملک شام میں جا کر سکونت اختیار کر لی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں وفات پائی۔ (اکمال ص ۶۰۷ و کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۱۵)

# کرامت

## دشمن بلاؤں میں گرفتار

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ مستجاب الدعوات تھے' یعنی ان کی دعائیں بہت زیادہ اور بہت جلد مقبول ہوا کرتی تھیں' چنانچہ منقول ہے کہ جب اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے' تو ایک شخص ان کا بہت زیادہ ہجو اور مذمت کی اور ان کی شان میں توہین آمیز الفاظ بکنے لگا اور آپ کو جھوٹا کہنے لگا۔ اس وقت آپ نے مجروح قلب کے ساتھ اس طرح دعا مانگی' یا اللہ! اس کی زندگی کو تلخ بنا دے اور اس کی زبان کو گونگی اور اس کی آنکھوں کو اندھی کر دے۔ آپ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ یہ شخص گونگا اور اندھا ہو گیا اور اس قدر بوڑھا ہو گیا کہ اس کے دانت ٹوٹ گئے اور زبان کے شل ہو جانے سے اس کو کسی چیز کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تھا۔

## 81 حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ انصاری ہیں اور ان کا وطن مدینہ منورہ ہے۔ انہوں نے قبیلہ بنی حارث بنی خزرج میں اپنا گھر بنا لیا تھا۔ یہ بہت ہی پرہیز گار اور عبادت گزار صحابی ہیں۔ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے درمیان آپ نے دنیا سے

marfat.com

Marfat.com

رحلت فرمائی۔ (بیہقی' اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۲۷)

# کرامت

## موت کے بعد گفتگو

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خارجہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں ظہر و عصر کے درمیان چلے جا رہے تھے کہ ناگہاں گر پڑے اور اچانک ان کی وفات ہو گئی۔ لوگ انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لائے اور ان کو لٹا کر کمبل اوڑھا دیا۔

جب مغرب و عشاء کے درمیان کچھ عورتوں نے رونا شروع کیا' تو کمبل کے اندر سے آواز آئی "اے رونے والیو! خاموش رہو"

یہ آواز سن کر لوگوں نے ان کے چہرے سے کمبل ہٹایا' تو وہ بے حد درد مندی سے نہایت ہی بلند آواز سے کہنے لگے "حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی خاتم النبیین ہیں' اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے"

اتنا کہہ کر کچھ دیر تک بالکل ہی خاموش رہے' پھر بلند آواز سے یہ فرمایا۔

"سچ کہا' سچ کہا ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں' قوی ہیں' امین ہیں۔ گو بدن میں کمزور تھے' لیکن اللہ تعالیٰ کے کام میں قوی تھے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی پہلی کتابوں میں ہے"

اتنا فرمانے کے بعد پھر ان کی زبان بند ہو گئی اور تھوڑی دیر تک بالکل خاموش رہے' پھر ان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے اور زور زور سے بولنے لگے۔

"سچ کہا سچ کہا درمیان کے خلیفہ اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ نہ اس کی کوئی پرواہ کرتے تھے اور وہ لوگوں کو اس بات سے روکتے تھے کہ کوئی قوی کسی کمزور کو کھا جائے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی پہلی کتابوں میں لکھی ہوئی

marfat.com

Marfat.com

ہے۔"

اس کے بعد پھر وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہے' پھر ان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے اور زور زور سے بولنے لگے۔

"سچ کہا سچ کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو امیر المومنین اور مومنوں پر رحم فرمانے والے ہیں۔ دو باتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں' جو یہ ہیں۔

۱۔ لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا اور ان کے لئے کوئی نظام نہ رہ جائے گا

۲۔ سب عورتیں رونے لگیں گی اور ان کی پردہ دری ہو جائے گی۔

۳۔ قیامت قریب ہو جائے گی۔

۴۔ بعض آدمی بعض کو کھا جائے گا۔

اس کے بعد ان کی زبان بالکل بند ہو گئی

(طبرانی والبدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۱۵۶ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۲۷)

## 82 حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور شجرہ نسب یہ ہے' رافع بن خدیج بن عدی بن زید بن جشم بن حارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس۔ یہ انصاری ہیں اور ان کا وطن مدینہ منورہ ہے۔ یہ جنگ بدر میں کفار سے لڑنے کے لئے آئے' تو ان کو کم عمری کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر میں شامل کرنے سے انکار کر دیا' لیکن جنگ احد میں اسلامی فوج میں شامل کر لئے گئے اور خوب جم کر کفار سے لڑتے رہے۔ پھر جنگ خندق وغیرہ اکثر لڑائیوں میں یہ مصروف جہاد رہے۔ عمر بھر مدینہ منورہ ہی میں رہے اور اسلامی لڑائیوں میں سرکت اور کفن بردوش ہو کر کافروں سے لڑتے رہے اور اپنی قوم کے سردار اور مکھیہ بھی رہے۔ سنہ ۷۳ھ یا سنہ ۷۴ھ میں چھیاسی برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (اکمال ص ۵۹۴ وکنز العمال ج ۱۶ ص ۵ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۵۱)

marfat.com

Marfat.com

## برسوں حلق میں تیر چبھا رہا

سنہ ۳ھ میں جنگ احد میں کفار نے آپ کے حلق پر تیر مارا اور یہ تیر آپ کے حلق میں چبھ گیا۔ ان کے چچا ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو ہم اس تیر کو نکال دیں اور اگر تم کو شہادت کی تمنا ہو تو تم اس تیر کو نہ نکلواؤ۔ تم جب بھی اور جہاں کہیں بھی وفات پاؤ گے' شہیدوں کی صف میں تمہارا شمار ہو گا۔ انہوں نے درجہ شہادت کی آرزو میں تیر نکلوانا پسند نہیں کیا اور اسی حالت میں ستر برس تک زندہ رہے اور زندگی کے تمام معمولات پورے کرتے رہے' یہاں تک کہ لڑائیوں میں کفار سے جنگ بھی کرتے رہے اور ان کو کسی قسم کی اس تیر کی وجہ سے تکلیف بھی نہیں رہتی تھی' لیکن ستر برس کی مدت بعد سنہ ۷۳ھ میں تیر کا یہ زخم خود بخود پھٹ گیا اور اسی زخم کی حالت میں ان کا وصال ہو گیا۔ بلاشبہ یہ ان کی بہت بڑی کرامت ہے جو بہت زیادہ مشہور ہے۔ (کنز العمال و حاشیہ کنز العمال ج ۱۶ ص ۵ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۵۱)

# 83 حضرت محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کے شکم میں تھے' تو ان کے والد نے ان کی والدہ کو طلاق دے دی۔ ان کی والدہ نے غصہ میں ان کی پیدائش کے بعد یہ قسم کھا لی کہ میں اس بچے کو ہرگز ہرگز دودھ نہیں پلاؤں گی۔ اس کا باپ اس کو دودھ پلانے کا انتظام کرے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دربار نبوت میں لائے اور پورا واقعہ عرض کیا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اپنی آغوش رحمت میں لے کر پہلے اپنا مقدس لعاب دہن اس بچے کے منہ میں ڈالا۔ پھر عجوہ کھجور چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈالا اور "محمد" نام رکھا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو گھر لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو رزق دینے والا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

### بچے کو دودھ کیسے ملا؟

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں لئے ہوئے کسی دودھ پلانے والی عورت کی تلاش میں سرگرداں تھے مگر کوئی دودھ پلانے والی عورت نہیں ملی۔ یہ اسی فکر میں حیران و پریشان پھر رہے تھے کہ ناگہاں ایک عربی عورت ان سے ملی اور پوچھا کہ ثابت بن قیس کون شخص ہیں؟ اور ان سے کہاں ملاقات ہو گی؟ انہوں نے پوچھا' تم کو ثابت بن قیس سے کیا کام ہے؟ عورت نے کہا میں نے گزشتہ رات یہ خواب دیکھا کہ میں ثابت بن قیس کے بچے کو دودھ پلا رہی ہوں۔ یہ سن کر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ثابت بن قیس میں ہی ہوں اور میرا لڑکا "محمد" یہی ہے' جو میری گود میں ہے۔ عورت نے فوراً بچے کو گود میں لے لیا اور دودھ پلانے لگی۔ محمد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ۶۳ھ میں جنگ حرہ کے دن مدینہ منورہ میں یزید بن معاویہؓ کی منحوس فوجوں کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ (کنز العمال و حاشیہ کنزالعمال ج ۱۲ ص ۱۹۹ و اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۱۳)

## 84 حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## کرامت

### چہرہ آئینہ بن گیا

حیان بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر ایک مرتبہ اپنا دست مبارک پھیرا۔ اس کے بعد ان کو یہ کرامت مل گئی کہ یہ بہت ہی بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کے بدن کے ہر حصے پر ضعیفی کے آثار نمودار تھے' لیکن ان کے چہرے پر بدستور جوانی کا جمال باقی تھا اور ان کا چہرہ اس قدر چمکتا تھا کہ میں ان کی وفات کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس وقت ایک عورت ان کے سامنے سے گزری۔ اس وقت میں نے اس عورت کا عکس ان کے چہرے میں اس طرح دیکھ لیا'

marfat.com

Marfat.com

گویا میں آئینہ میں اس کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ (اصابہ ج ۳ ص ۲۲۵)

## 85 حضرت معاویہ بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام "معاویہ" اور بعض نے "مقرن" لکھا ہے۔ اسی طرح ان کے قبیلہ کے نام میں بھی اختلاف ہے کہ یہ "مزنی" یا "لیثی" ہیں۔ حضرت ابو عمر نے اس قول کو درست قرار دیا ہے کہ یہ "معاویہ بن مقرن مزنی" حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام جس وقت غزوہ تبوک میں تشریف فرما تھے' ان کا وصال ہو گیا۔

## کرامت

### دو ہزار فرشتے نماز جنازہ میں

ان کی یہ مشہور کرامت ہے کہ جب مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی' تو حضرت جرائیل علیہ السلام نے مقام تبوک میں اتر کر دربار رسالت میں عرض کیا' یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) معاویہ مزنی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا ہے اور ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہاں بے شک ضرور ہم لوگ نماز جنازہ پڑھیں گے۔ پھر حضرت جرائیل علیہ السلام نے اس قدر زور سے اپنا بازو زمین پر مارا کہ تمام شجر و حجر' ٹیلے اور پہاڑیاں ہلنے لگیں اور تمام حجابات اس طرح اٹھ گئے کہ ان کا جنازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کے سامنے آ گیا اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تو صحابہ کرام کے تیس ہزار مجمع کے علاوہ فرشتوں کی دو صفیں تھیں اور ہر صف میں ایک ہزار فرشتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر صف میں ساٹھ ہزار فرشتے تھے۔ نماز کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جرائیل سے دریافت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس صحابی کو اتنا عظیم رتبہ کون سے عمل کی وجہ سے عطا فرمایا؟ تو حضرت جرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ شخص سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے بے حد محبت رکھتا تھا اور ہروقت اٹھتے بیٹھتے اس سورۃ کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۸۹)

## تبصرہ

اللہ اکبر! سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کی تلاوت کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے اجر و ثواب اور فضل و کرامت کا کیا کہنا؟ خداوند کریم جل و علا ہم مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ اس مقدس سورۃ کی تلاوت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

## 86 حضرت اہبان بن صیفی غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت ابو مسلم ہے' ان کی صاحبزادی حضرت عدیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جنگ کی نوبت آن پڑی' تو امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس جنگ میں میرا ساتھ دو' اور اب تک تم کو کون سی چیز میری حمایت سے روکے ہوئے ہو؟ تو میرے والد حضرت اہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین! بس صرف یہی ایک رکاوٹ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ اے اہبان! جب مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنے لگیں' تو تم اس وقت لکڑی کی تلوار بنا لینا' چنانچہ میں نے ارشاد نبوی کے مطابق لکڑی کی تلوار بنا لی ہے۔ آپ دیکھئے وہ لٹک رہی ہے۔ اب لکڑی کی تلوار سے بھلا میں کس طرح جنگ کر سکتا ہوں؟ یہ کہہ کر وہ بالکل ہی اس لڑائی میں غیر جانب دار بن گئے۔

### کرامت

قبر سے کفن واپس

marfat.com

Marfat.com

یہ صاحب کرامت تھے' چنانچہ ان کی ایک مشہور کرامت یہ ہے کہ انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن میں فقط دو ہی کپڑے دیئے جائیں' مگر لوگوں نے ان کی وصیت پر عمل نہیں کیا' اور ان کے کفن میں تین کپڑے شامل کر کے ان کو دفن کر دیا۔ گھر والے جب صبح کو نیند سے بیدار ہوئے' تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تیسرا کپڑا قبر سے واپس ہو کر کھونٹی پر لٹک رہا ہے۔ (اسد الغابہ ج ا ص ۱۳۸)

## 87 حضرت نضلہ بن معاویہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## کرامت

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی

حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ قادسیہ میں امیر لشکر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماتحتی میں جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ ناگہاں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا کہ حضرت نضلہ بن معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو "حلوان العراق" میں جہاد کے لئے بھیج دیا جائے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو تین سو مجاہدین کا افسر بنا کر بھیج دیا اور انہوں نے مجاہدانہ حملہ کر کے "حلوان العراق" کی بہت سی بستیوں کو فتح کر لیا اور بہت زیادہ مال غنیمت لے کر وہاں سے روانہ ہوئے۔

درمیان راہ میں ایک پہاڑ کے پاس نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان پڑھی اور جیسے ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو پہاڑ کے اندر سے کسی جواب دینے والے نے آواز بلند سے یہ کہا لَقَدْ کَبَّرْتَ کَبِیْرًا یَا نُضْلَۃُ اسی طرح آپ کی پوری اذان کے ہر کلمہ کا جواب پہاڑ کے اندر سے سنائی دیتا رہا۔ آپ حیران رہ گئے کہ آخر اس پہاڑ کے اندر کون ہے جو میرا نام لے کر اذان کا جواب دے رہا ہے؟ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے شخص! خدا تم پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ تو فرشتہ ہے جن ہے یا رجال الغیب میں سے ہے؟ جب تو

Marfat.com

نے اپنی آواز ہم کو سنا دی ہے تو پھر اپنی صورت بھی ہم کو دکھا دے' کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمائندہ ہیں' آپ کے یہ فرماتے ہیں پہاڑ پھٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک نہایت ہی بوڑھے اور بزرگ آدمی نکل پڑے اور انہوں نے سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا' آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحابی اور ان کا وصی ہوں۔ میرے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے درازی عمر کی دعا فرما دی ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تم میرے آسمان سے اترنے کے وقت تک اسی پہاڑ میں مقیم رہنا۔ چنانچہ میں اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی انتظار میں یہاں ٹھہرا ہوا ہوں۔ آپ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے میرا سلام کہہ دیں اور میرا یہ پیغام بھی پہنچا دیں کہ اے عمر! صراط مستقیم پر قائم رہو اور خدا کا قرب ڈھونڈتے رہو۔ پھر چند دوسری نصیحتیں فرما کر وہ بزرگ ایک دم اسی پہاڑ میں غائب ہو گئے۔

حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سارا واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھ کر بھیجا اور انہوں نے اس کی اطلاع دربار خلافت میں بھیج دی' تو امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام یہ فرمان بھیجا کہ تم اپنے پورے لشکر کے ساتھ "حلوان العراق" میں اس پہاڑ کے پاس جاؤ' اگر تمہاری ان بزرگ سے ملاقات ہو جائے' تو ان سے میرا سلام کہہ دینا۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس مقام پر پہنچے اور چالیس دن تک مقیم رہے' مگر پھر وہ بزرگ نہ ظاہر ہوئے' نہ ان کی آواز کسی نے سنی۔ (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۱۶۷ تا ۱۶۸)

**تبصرہ**

وہ بزرگ بھلا کیونکر اور کس طرح پھر ظاہر ہوتے؟ ان سے ملاقات اور شرف ہم کلامی کی کرامت تو حضرت نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے نصیب میں لکھی۔!

marfat.com

Marfat.com

تھی جو انہیں مل گئی۔ مثل مشہور ہے کہ

لِکُلِّ رَجُلٍ نَصِیْبٌ وَالنَّصِیْبُ نَصِیْبٌ!

## 88 حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انصار کے قبیلہ اوس سے ان کا خاندانی تعلق ہے اور ان کا اصلی وطن مدینہ منورہ ہے۔ ملک شام کی فتوحات کے سلسلے میں جتنی لڑائیاں ہوئیں۔ ان سب جنگوں میں انہوں نے بڑے بڑے بہادرانہ کارنامے انجام دیئے۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان کو ملک شام میں حمص کا گورنر مقرر فرما دیا تھا۔ یہ اس قدر عابد و زاہد تھے کہ ان کی عابد و ریاضت اور ان کا زہد و تقویٰ حد کرامت کو پہنچا ہوا تھا' یہاں تک امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش! "عمیر بن سعد" جیسے اشخاص مجھے مل جاتے جن کو میں مسلمانوں پر حاکم بناتا۔ (حاشیہ کنز العمال ج ۶ ص ۱۴۲ بحوالہ ابن سعد)

## کرامت

### زاہدانہ زندگی

ان کی زاہدانہ و عابدانہ زندگی بلاشبہ ایک بہت بڑی کرامت ہے' جس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ "حمص" کے گورنر تھے' ناگہاں ان کے پاس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فرمان پہنچا جس کا مضمون یہ تھا۔

"اے عمیر بن سعد! ہم نے تم کو ایک اہم عہدہ سپرد کر کے "حمص" بھیجا تھا' مگر کچھ پتہ نہیں چلا کہ تم نے اپنے اس عہدہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ سنبھالا ہے یا نہیں' لہٰذا جس وقت میرا یہ فرمان تمہارے پاس پہنچے' فوراً جس قدر مال غنیمت تمہارے خزانہ میں جمع ہے' سب کو اونٹوں پر لدوا

Marfat.com

Marfat.com

کر اور اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ چلے آؤ اور میرے سامنے حاضر ہو جاؤ"

دربار خلافت کا یہ فرمان پڑھ کر فوراً ہی آپ اٹھ کھڑے ہو گئے اور اپنی لاٹھی میں اپنی چھوٹی سی مشک اور خوراک کی تھیلی اور ایک بڑا پیالہ لٹکا کر لاٹھی کندھے پر رکھی اور ملک شام سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے اور دربار خلافت میں حاضر ہو گئے اور امیر المومنین کو سلام کیا۔ امیر المومنین نے ان کو اس خستہ حالی میں دیکھا' تو حیران رہ گئے اور فرمایا' کیوں اے عمیر بن سعد! تمہارا حال اتنا خراب کیوں ہے؟ کیا تم بیمار ہو گئے تھے؟ یا تمہارا شہر بدترین شہر ہے؟ یا تم نے مجھے دھوکہ دینے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا ہے؟ امیر المومنین کے ان سوالوں کو سن کر انہوں نے نہایت ہی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ عرض کیا' اے امیر المومنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے چھپے ہوئے حالات کی "جاسوسی" سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ میرا خراب حال ہے؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں بالکل تندرست و توانا ہوں اور اپنی پوری دنیا کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آپ کے دربار میں حاضر ہوں۔ امیر المومنین نے فرمایا اے عمیر بن سعد! دنیا کا کون سا سامان تم لے کر آئے ہو؟ میں تو تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے عرض کیا' اے امیر المومنین! دیکھئے یہ میری خوراک کی تھیلی ہے' یہ میری مشک ہے جس سے میں وضو کرتا ہوں اور اسی میں اپنے پینے کا پانی رکھتا ہوں اور یہ میرا پیالہ ہے اور یہ میری لاٹھی ہے جس سے میں اپنے دشمنوں سے بوقت ضرورت جنگ بھی کرتا ہوں اور سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کو بھی مار ڈالتا ہوں۔ یہ سارا سامان میری دنیا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ سن کر امیر المومنین نے فرمایا' اے عمیر بن سعد! خدا تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے' تم تو عجیب ہی آدمی ہو۔

پھر امیر المومنین نے رعایا کا حال دریافت فرمایا اور مسلمانوں کی اسلامی زندگی اور ذمیوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائی' تو انہوں نے جواب دیا کہ میری حکومت کا ہر مسلمان ارکان اسلام کا پابند اور اسلامی زندگی کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور میں ذمیوں سے جزیہ لے کر ان کی پوری پوری حفاظت کرتا ہوں اور میں اپنے عہدہ کی

marfat.com

Marfat.com

ذمہ داریوں کو نباہنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔

پھر امیر المومنین نے خزانہ کے بارے میں پوچھا' تو انہوں نے کہا کہ خزانہ کیسا؟ میں ہمیشہ مالدار مسلمانوں سے زکوۃ و صدقات وصول کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا کرتا ہوں۔ اگر میرے پاس فاضل مال بچتا' تو میں ضرور اس کو آپ کے پاس بھیج دیتا۔

پھر امیر المومنین نے فرمایا کہ اے عمیر بن سعد! تم "حمص" سے مدینہ منورہ تک پیدل چل کر آئے ہو۔ اگر تمہارے پاس کوئی سواری نہیں تھی' تو کیا تمہاری سلطنت کی حدود میں مسلمانوں اور ذمیوں میں بھلا آدمی بھی نہیں تھا جو تم کو سواری کا ایک جانور دے دیتا۔ آپ نے عرض کیا' اے امیر المومنین! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے حاکم ہوں گے کہ اگر رعایا خاموش رہے گی تو یہ حاکم ان کو برباد کر دیں گے اور اگر رعایا فریاد کرے گی' تو یہ حاکم ان کی گردنیں اڑا دیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے کہ تم لوگ اچھی باتوں کا حکم دیتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو' ورنہ اللہ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط فرما دے گا جو بدترین انسان ہوں گے۔ اس وقت نیک لوگوں کی دعائیں مقبول نہیں ہوں گی۔ اے امیر المومنین! میں ان برے حاکموں سے ہونا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے مجھے پیدل چلنا گوارا ہے' مگر اپنی رعایا سے کچھ طلب کرنا یا ان کے عطیوں کو قبول کرنا ہرگز ہرگز پسند نہیں ہے۔

اس کے بعد امیر المومنین نے فرمایا' اے امیر بن سعد! میں تمہاری کارگزاریوں سے بے حد خوش ہوں' اس لئے تم اپنی گورنری کے عہدہ پر بحال ہو کر پھر حمص جاؤ اور وہاں جا کر حکومت کرو۔ آپ نے نہایت ہی لجاجت کے ساتھ گڑگڑا کر عرض کیا' اے امیر المومنین! میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر اب اس عہدہ کو قبول کرنے سے معافی کا طلب گار ہوں اور اب میں ہرگز ہرگز کبھی بھی اس اہم عہدہ کو قبول نہیں کر سکتا' لہذا آپ مجھے معاف فرما دیجئے۔

یہ سن کر امیر المومنین نے فرمایا کہ اچھا اگر تم اس عہدہ کو قبول نہیں کر سکتے ہو' تو پھر میری طرف سے اجازت ہے کہ تم اپنے گھر والوں میں جا کر رہو' چنانچہ یہ

marfat.com

Marfat.com

مدینہ منورہ سے تین دن کی مسافت کی دوری پر ایک بستی میں جہاں ان کے اہل و عیال رہتے تھے' جا کر مقیم ہو گئے۔

اس واقعہ کے کچھ دنوں کے بعد امیر المومنین نے ایک سو اشرفیوں کی ایک تھیلی اپنے ایک مصاحب کو جس کا نام "حبیب" تھا' یہ کہہ کر دی کہ تم عمیر بن سعد! کے مکان پر جا کر تین دن تک مہمان بن کر رہو۔ پھر تیسرے دن یہ تھیلی میری طرف سے ان کی خدمت میں پیش کر کے کہہ دینا کہ وہ ان اشرفیوں کو اپنی ضروریات میں خرچ کریں۔

چنانچہ حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچے اور امیر المومنین کا سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور امیر المومنین کی خیریت دریافت کی اور ان کی حکمرانی کی کیفیت کے بارے استفسار کیا۔ پھر امیر المومنین کے لئے دعائیں کیں۔

حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن تک ان کے مکان پر مقیم رہے اور ہر روز کھانے میں دونوں وقت ایک ایک روٹی اور زیتون کا تیل ان کو ملتا رہا۔ تیسرے دن حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اے حبیب! اب تمہاری مہمانی کی مدت ختم ہو گئی' لہٰذا آج اب تم اپنے گھر جا سکتے ہو۔ ہمارے گھر میں بس اتنا ہی خوراک کا سامان تھا جو ہم نے خود بھوکے رہ کر تم کو کھلا دیا۔ یہ سن کر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے اشرفیوں کی تھیلی پیش کر دی اور کہا کہ امیر المومنین نے آپ کے خرچ کے لئے ان اشرفیوں کو بھیجا ہے۔ آپ نے تھیلی ہاتھ میں لے کر یہ ارشاد فرمایا۔

"اے حبیب! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے سرفراز ہوا' لیکن اس وقت دنیا کی دولت سے میرا دامن کبھی داغ دار نہیں ہوا۔ پھر میں نے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت اٹھائی' لیکن ان کے دور میں بھی دولت دنیا کی آلودگیوں سے میں محفوظ ہی رہا' لیکن یہ زمانہ میرے لئے بدترین دور ثابت ہوا کہ میں امیر المومنین کے حکم سے مجبور ہو کر بادل ناخواستہ "حمص" کا گورنر بنا اور اب امیر

marfat.com

Marfat.com

المومنین نے یہ دنیا کی دولت میرے گھر میں بھیج دی ہے"
اتنا کہتے کہتے ان کی آواز بھرا گئی اور وہ چیخ مار کر زار زار رونے لگے اور ان کے آنسوؤں کی دھار ان کے رخسار پر موسلا دھار بارش کی طرح بہنے لگی اور انہوں نے اشرفیوں کی تھیلی واپس کر دی۔ یہ دیکھ کر گھر میں سے ان کی بیوی صاحبہ نے کہا کہ آپ اس تھیلی کو واپس نہ کیجئے' کیونکہ یہ جانشین پیغمبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عطیہ ہے۔ اس کو رد کر دینے سے حضرت امیر المومنین کی بہت بڑی دل شکنی ہو گی اور آپ کی شان کے لائق نہیں ہے کہ آپ حضرت امیر المومنین کے قلب کو صدمہ پہنچائیں' اس لئے آپ اس تھیلی کو لے کر حاجت مندوں کو دے دیجئے۔ بیوی صاحبہ کے مخلصانہ مشورہ کو قبول کرتے ہوئے آپ نے تھیلی اپنے پاس رکھ لی اور فوراً ہی فقراء و مساکین کو بلا کر تمام اشرفیوں کو تقسیم کر دیا اور ان میں سے ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہ رکھا۔

حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منظر کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور مدینہ منورہ پہنچ کر جب حضرت امیر المومنین سے سارا ماجرا عرض کیا' تو امیر المومنین پر بھی رقت طاری ہو گئی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور دیر تک روتے رہے۔ پھر جب ان کے آنسو تھم گئے' تو فوراً ہی ان کی طلبی کے لئے ایک فرمان لکھا اور ایک قاصد کے ذریعے یہ فرمان ان کے گھر بھیج دیا۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین کے حکم کی اطاعت مجھ پر واجب ہے' یہ کہا اور فوراً پیدل مدینہ منورہ کے لئے گھر سے نکل پڑے اور تین دن کا سفر کر کے دربار خلافت میں حاضر ہو گئے۔

امیر المومنین نے فرمایا کہ اے عمیر بن سعد! جو اشرفیاں میں نے تمہارے پاس بھیجی تھیں' ان کو تم نے کہاں کہاں خرچ کیا؟ عرض کیا' اے امیر المومنین' میں نے اسی وقت ان سب اشرفیوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔

امیر المومنین حیرت و استعجاب کے عالم میں ان کا منہ دیکھتے رہ گئے۔ پھر اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم بیت المال میں سے دو کپڑے لا کر عمیر بن سعد کو پہنا دو اور ایک اونٹ پر کھجوریں لاد کر ان کو دے دو۔

marfat.com

Marfat.com

آپ نے عرض کیا' اے امیرالمومنین! کپڑوں کو تو میں قبول کر لیتا ہوں' کیونکہ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں' مگر کھجوریں میں ہرگز نہ لوں گا کیونکہ میں ایک صاع کھجوریں اپنے مکان پر رکھ آیا ہوں جو میری واپسی تک میرے اہل و عیال کے لئے کافی ہیں۔ پھر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیرالمومنین سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر چلے آئے اور اس کے چند ہی دنوں بعد ان کا وصال ہو گیا۔

جب امیرالمومنین کو ان کی رحلت کی خبر پہنچی' تو آپ بے اختیار رو پڑے اور حاضرین سے فرمایا کہ اب تم سب لوگ اپنی اپنی بڑی تمناؤں کو میرے سامنے بیان کرو۔ فوراً ہی تمام حاضرین نے اپنی اپنی بڑی سے بڑی تمناؤں کو ظاہر کر دیا۔ سب کی تمناؤں کا ذکر سن کر آپ نے فرمایا لیکن میری سب سے بڑی تمنا یہ ہے کہ کاش! عمیر بن سعد! جیسے صاف باطن و پاک باز اور پیکر اخلاص چند مسلمان مجھے مل جاتے' تو میں ان سے مسلمانوں کے کاموں میں مدد لیتا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عمیر بن سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ (کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۴۴ تا ۱۴۶ مختصراً)

## 89 حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کا اصلی نام جندرہ بن خیشنہ ہے' مگر یہ اپنی کنیت "ابو قرصافہ" سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ قریشی نسل سے ہیں۔ یہ ابتدائے اسلام ہی میں یتیم بچے تھے اور ان کی والدہ اور خالہ دونوں نے ان کی پرورش کی تھی۔ بچپن میں بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کی والدہ اور خالہ ان کو سخت تاکید کیا کرتی تھیں کہ خبردار! تم مکہ میں کبھی ان کی صحبت میں نہ بیٹھنا جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہ بکریاں چراگاہ میں چھوڑ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں ہر روز چلے جایا کرتے اور بکریوں کے چرانے پر زیادہ دھیان نہیں دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ بکریاں لاغر ہو گئیں اور ان کے تھن خشک ہو گئے۔

ان کی والدہ اور خالہ نے جب اس معاملہ کے بارے میں ان سے سخت باز پرس کی تو انہوں نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس کا تذکرہ کیا' تو آپ

marfat.com

Marfat.com

نے ان کی بکریوں کے خشک تھنوں پر اپنا دست مبارک لگا دیا' تو سب بکریوں کے خشک تھن دودھ سے بھر گئے۔ جب ان کی والدہ اور خالہ نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک لگا دینے کو واقعہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم اور معجزات کا تذکرہ کر دیا۔

یہ سن کر ان کی والدہ اور خالہ نے کہا' اے میرے پیارے بیٹے! تم ہم کو بھی ان کے دربار میں لے چلو۔ چنانچہ ان کی والدہ اور خالہ خدمت اقدس میں حاضر ہو گئیں اور جمال نبوت دیکھتے ہی کلمہ پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئیں اور اپنے گھر پہنچ کر ان دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تھے' تو ان کے دہن مبارک سے ایک نور نکلتا تھا اور ہم نے حسن اخلاق اور جمال صورت و کمال سیرت کے اعتبار سے کسی انسان کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بہتر اور خوشتر نہیں دیکھا۔

یہ آخری عمر میں ملک شام کے شہر فلسطین میں مقیم ہو گئے تھے اور شاہی محدثین ان کے حلقہ درس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ امام طبرانی نے ان کو نسبت کے اعتبار سے "لیثی" تحریر فرمایا ہے اور ان کو "بنی لیث بن بکر" کا آزد کردہ غلام لکھا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۲۹ مطبوعہ حیدر آباد و اسد الغابہ ج ۱ ص ۳۰۷)

# کرامت

## سینکڑوں میل دور آواز پہنچتی تھی

ان کی یہ کرامت تھی کہ رومی کفار نے ان کے ایک فرزند کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں بند کر دیا تھا۔ حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کا وقت آتا تو عسقلان کی چار دیواری پر چڑھتے اور بلند آواز سے پکار کر کہتے کہ اے میرے پیارے بیٹے! نماز کا وقت آگیا ہے اور ان کی اس پکار کو ہمیشہ ان کے صاحبزادے سن لیا کرتے تھے' حالانکہ وہ سینکڑوں میل کی دوری پر رومیوں کے قید خانہ میں بند تھے۔

marfat.com

Marfat.com

(طبرانی)

## تبصرہ

یہ کرامت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے بزرگوں سے بھی منقول ہے اور یہ کرامت بھی اس امر کی دلیل ہے کہ محبوبان خدا ہوا پر بھی حکومت فرمایا کرتے ہیں' کیونکہ آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہواؤں کے تموج ہی کا کام ہے' جس پر پہلے صفحات میں بھی ہم روشنی ڈال چکے ہیں۔

اس قسم کی کرامتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند قدوس نے اپنے اولیائے کرام کو عالم میں تصرفات کی ایسی حکمرانی و بادشاہی' بلکہ شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ وہ کائنات عالم کی ہر ہر چیز پر باذن اللہ حکومت کرتے ہیں۔

## 90 حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ قبیلہ انصار کے خاندان خزرج کے بہت ہی نامی گرامی شخص ہیں اور دربار رسالت کے خاص الخاص شاعر ہونے کی حیثیت سے تمام صحابہ کرام میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصائد لکھے اور کفار مکہ جو شان رسالت میں ہجو لکھ کر بے ادبیاں کرتے تھے۔ آپ اپنے اشعار میں ان کا دندان شکن جواب دیا کرتے تھے۔ حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے خاص طور پر مسجد نبوی میں منبر رکھواتے تھے' اس پر کھڑے ہو کر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعت خوانی کرتے تھے۔

ان کی کنیت "ابو الولید" ہے اور ان کے والد کا نام "ثابت" اور ان کے دادا کا نام "منذر" اور پردادا کا نام "حرام" ہے اور ان چاروں کے بارے میں ایک تاریخی لطیفہ یہ ہے کہ ان چاروں کی عمریں ایک سو بیس کی ہوئیں جو عجائبات عالم میں سے ایک عجیب نادر الوجود عجوبہ ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک سو بیس برس کی عمر میں سے ساٹھ برس جاہلیت اور ساٹھ برس اسلام میں گزرے۔ سنہ ۴۰ھ میں آپ کا وصال

marfat.com

Marfat.com

ہوا۔ (اکمال ص ۵۶۰ و مشکوۃ باب البیان و الشعر ص ۴۱۰ و حاشیہ بخاری بحوالہ کرمانی ج ۲ ص ۵۹۴)

# کرامات

## حضرت جبرائیل علیہ السلام مددگار

ان کی ایک خاص کرامت یہ ہے کہ جب تک یہ نعت خانی فرماتے رہتے تھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی امداد و نصرت کے لئے ان کے پاس موجود رہتے تھے' کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

**اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہ**

(یعنی جب تک حسانؓ میری طرف سے کفار کو مدافعانہ جواب دیتے اور میرے بارے میں اظہار فخر کرتے رہتے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی مدد فرماتے رہتے ہیں) (مشکوۃ باب البیان والشعر ص ۴۱۰)

## کرامت والی قوت شامہ

جبلہ غسانی جو خاندان جفنہ کا ایک فرد تھا۔ اس نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہدیہ کے طور پر کچھ سامان حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدیہ سپرد کرنے کے لئے بلایا۔ جب حضرت حسان بارگاہ خلافت میں پہنچے' تو چوکھٹ پر کھڑے ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین! مجھے خاندان جفنہ کے ہدیوں کی خوشبو آرہی ہے جو آپ کے پاس ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں جبلہ غسانی نے تمہارے لئے ہدیہ بھیجا ہے جو کہ میرے پاس ہے' اسی لئے میں نے تم کو طلب کیا ہے۔

اس واقعہ کو نقل کرنے والے کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حیرت انگیز و تعجب خیز بات میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا کہ

Marfat.com

انہیں اس ہدیہ کی کسی نے پہلے سے کوئی خبر نہیں دی تھی۔ پھر آخر انہیں چوکھٹ پر کھڑے ہوتے ہی اس ہدیہ کی خشبو کیسے اور کیونکر محسوس ہو گی؟ انہوں نے اس چیز کو کیسے سونگھ لیا کہ وہ ہدیہ خاندان جعفر سے یہاں آیا ہے۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۳۲)

## تبصرہ

بلا خوشبو والے سامانوں کو سونگھ کر جان لینا اور پھر یہ بھی سونگھ لینا کہ ہدیہ دینے والا کس خاندان کا آدمی ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ چیزیں سونگھنے کی نہیں ہیں' پھر بھی ان کو سونگھ لینا' اس کو کرامت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

## 91 حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے' لیکن آپ نے ان کو آزاد فرما کر اپنا متبنیٰ بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی باندی حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کا نکاح فرما دیا تھا جن کے بطن سے ان کے صاحب زادے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ ان کی ایک بڑی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ان کے سوا قرآن مجید میں دوسرے کسی صحابی کا نام مذکور نہیں ہے۔ یہ بہت ہی بہادر مجاہد تھے۔ غلاموں میں سب سے پہلے انہوں نے ہی اسلام قبول کیا۔ "جنگ موتہ" کی مشہور لڑائی میں جب آپ تمام اسلامی فوج کے سپہ سالار تھے۔ سنہ ۸ھ میں کفار سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ (اکمال ص ۵۹۵ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۲۴ ص ۲۲۷)

## کرامت

### ساتویں آسمان کا فرشتہ زمین پر

آپ کی ایک کرامت بہت زیادہ مشہور اور مستند ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے سفر [illegible] میں ایک خچر کرایہ پر لیا۔ خچر والا ڈاکو تھا۔ وہ آپ کو سوار کر کے لے

marfat.com

Marfat.com

چلا اور ایک ویران و سنسان جگہ پر لے جاکر آپ کو خچر سے اتار دیا اور ایک خنجر لے کر آپ کی طرف حملہ کے ارادہ سے بڑھا۔ آپ نے یہ دیکھا کہ وہاں ہر طرف لاشوں کے ڈھانچے بکھرے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اے شخص! تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے' تو ٹھہر! مجھے اتنی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ اس بدنصیب نے کہا کہ اچھا تو نماز پڑھ لے۔ تجھ سے پہلے بھی بہت سے مقتولوں نے نمازیں پڑھی تھیں' مگر ان کی نمازوں نے ان کی جان بچا لی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو وہ مجھے قتل کرنے کے لئے میرے قریب آگیا' تو میں نے دعا مانگی اور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہا غیب سے یہ آواز آئی کہ اے شخص! تو ان کو قتل مت کر۔ یہ آواز سن کر وہ ڈاکو ڈر گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جب کوئی نظر نہیں آیا' تو پھر میرے قتل کے لئے آگے بڑھا' تو میں نے پھر بلند آوز سے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہا اور غیبی آواز آئی' پھر تیسری مرتبہ جب میں نے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہا' تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہے اور نیزے کی نوک پر آگ کا ایک شعلہ ہے۔ اس شخص نے آتے ہی ڈاکو کے سینے میں اس زور سے نیزہ مارا کہ نیزہ اس کے سینے کو چھیدتا ہوا اس کی پشت کے پار نکل گیا اور ڈاکو زمین پر گر کر مر گیا۔ پھر وہ سوار مجھ سے کہنے لگا کہ جب تم نے پہلی مرتبہ یا ارحم الراحمین کہا' تو میں ساتویں آسمان پر تھا اور جب دوسری مرتبہ تم نے یا ارحم الراحمین کہا تو میں آسمان دنیا پر تھا اور جب تیسری مرتبہ یا ارحم الراحمین کہا' تو میں تمہارے اس امداد و نصرت کے لئے حاضر ہو گیا۔ (استیعاب ج ۱ ص ۵۴۸)

## تبصرہ

اس سے سبق ملتا ہے کہ خداوند قدوس کے اسماء حسنٰی اور مومنین کی دعاؤں سے بڑی بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایسی ایسی امداد اور آسمانی نصرتوں کا ظہور ہوا کرتا ہے جن کو خداوند کریم کے فضل عظیم کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا' مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان مصیبتوں کے ہجوم میں بھی مادی وسائل کی تلاش میں

Marfat.com

بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور لیڈروں' حاکموں اور دولت مندوں کے مکانوں کا چکر لگاتے رہتے ہیں' مگر ارحم الراحمین اور احکم الحاکمین کے دربار عظمت میں گڑگڑا کر اپنی دعاؤں کی عرضی نہیں پیش کرتے اور خلاق عالم جل جلالہ سے امداد و نصرت کی بھیک نہیں مانگتے' حالانکہ ایمان یہ ہے کہ بغیر فضل ربانی کے کوئی انسانی طاقت کسی کی بھی کوئی امداد و نصرت نہیں کر سکتی۔ افسوس! سچ کہا ہے' کسی حقیقت شناس نے۔

اس طرف اٹھتے نہیں ہاتھ جہاں سب کچھ ہے
پاؤں چلتے ہیں ادھر کو جہاں کچھ بھی نہیں

## 92 حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں ان کو افریقہ کا گورنر مقرر فرما دیا تھا اور انہوں نے افریقہ کے کچھ حصوں کو فتح کر لیا اور بربری لوگ جو اس ملک کے اصل باشندے تھے' ان کے بہت سے باشندے دامن اسلام میں آگئے۔ انہوں نے اس ملک میں اسلامی فوجوں کے لئے ایک چھاؤنی بنانے اور ایک اسلامی شہر آباد کرنے کا ارادہ فرمایا' لیکن اس مقصد کے لئے ماہرین حربیات و عمرانیات نے جس جگہ کا انتخاب کیا' وہاں ایک نہایت ہی خوفناک اور گنجان جنگل تھا جو جنگلی درندوں اور ہر قسم کے موذی اور زہریلے حشرات الارض اور جانوروں کا مسکن اور گڑھ تھا۔ اس موقع پر حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عجیب کرامت کا ظہور ہوا۔

## کرامات

### ایک پکار سے درندے فرار

مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس لشکر میں اٹھارہ صحابی موجود تھے۔ آپ نے ان مقدس سب صحابیوں کو جمع فرمایا اور ان بزرگوں کو اپنے ساتھ لے کر اس خوفناک اور گھنے جنگل میں تشریف لے گئے اور بلند آواز

marfat.com

Marfat.com

سے یہ اعلان فرمایا۔

"اے درندو! اور موذی جانورو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں اور ہم اس جگہ اپنی بستی بسا کر آباد ہونا چاہتے ہیں' لہٰذا تم سب یہاں سے نکل جاؤ' ورنہ اس کے بعد ہم تم میں سے جس کو یہاں دیکھیں گے' قتل کر دیں گے۔"

اس اعلان کے بعد آواز میں خدا ہی جانتا ہے کہ کیا تاثیر تھی کہ سب درندوں اور حشرات الارض میں ہل چل مچ گئی اور غول در غول اس جنگل کے جانور نکلنے لگے۔ شیر اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے' بھیڑیے اپنے پلوں کو لئے ہوئے' سانپ اپنے سنپولیوں کو کمر سے چمٹائے ہوئے جنگل سے باہر نکلے چلے جا رہے تھے اور یہ ایک ایسا عجیب ہیبت ناک اور وحشت انگیز منظر تھا جو نہ اس سے قبل دیکھا گیا نہ یہ کسی کے وہم و گمان میں تھا۔ غرض پورا جنگل جانوروں سے خالی ہو گیا اور صحابہ کرام اور پورے لشکر نے اس جنگل کو کاٹ کر سنہ ۵۰ھ میں ایک شہر آباد کیا' جس کا نام "قیروان" ہے۔ یہ شہر اسی لئے مسلمانوں میں بہت زیادہ قابل احترام شمار کیا جاتا ہے کہ اس شہر کی آباد کاری میں صحابہ کرام کے مقدس ہاتھوں کا بہت زیادہ حصہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہزاروں جلیل القدر علماء و مشائخ اس سرزمین کی آغوش خاک سے اٹھے اور پھر اسی مقدس زمین کی آغوش لحد میں دفن ہو کر اس زمین کا خزانہ بن گئے۔ (معجم البلدان تذکرہ قیروان)

## گھوڑے کی ٹاپ سے چشمہ جاری

حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ کرامت بھی بہت ہی حیرت انگیز اور عبرت خیز ہے کہ افریقہ کے جہادوں میں ایک مرتبہ ان کا لشکر ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا' جہاں دور دور تک پانی نایاب تھا۔ جب اسلامی لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا اور تمام لوگ تشنگی سے مضطرب ہو کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے' تو حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی۔ ابھی آپ کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ آپ کے گھوڑے نے اپنے کھر سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔

Marfat.com

آپ نے اٹھ کر دیکھا' تو مٹی ہٹ چکی تھی اور ایک پتھر نظر آرہا تھا۔ آپ نے جیسے ہی اس پتھر کو ہٹایا تو ایک دم اس کے نیچے سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا اور اس قدر پانی بہنے لگا کہ سارا لشکر سیراب ہو گیا اور تمام جانوروں نے بھی پیٹ بھر کر پانی پیا اور لشکر کے تمام سپاہیوں نے اپنی اپنی مشکوں کو بھی بھر لیا اور اس چشمہ کو بہتا ہوا چھوڑ کر لشکر آگے روانہ ہو گیا۔ (معجم البلدان تذکرہ قیروان)

## 93 حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو زید ان کی کنیت ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ان کا نام "سعید بن عمیر" ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام "قیس بن سکن" ہے۔ ان کا خاندانی تعلق قبیلہ انصار سے ہے اور ان کا وطن مدینہ منورہ ہے۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں حافظ قرآن ہو چکے تھے۔

## کرامت

### سو برس کا جوان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ایک مرتبہ ان کے سر پر پھیرا اور ان کو یہ دعا دی کہ یا اللہ! اس کے حسن و جمال کو ہمیشہ قائم رکھ۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سو برس سے کچھ زائد عمر کے ہو گئے تھے' لیکن ان کے سر اور داڑھی کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا' نہ ان کے چہرے پر جھریاں پڑی تھیں۔ وفات کے وقت تک ان کے چہرے پر جوانی کا جمال برقرار رہا جو بلاشبہ ان کی کرامت ہے۔
(دلائل النبوۃ لابی نعیم ص ۱۲۹)

## 94 حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ان کی کنیت "ابو

marfat.com

Marfat.com

عبدالرحمٰن" اور بعض کے نزدیک "ابو حماد" اور کچھ لوگوں نے کہا کہ "ابو عمرو" ہے۔ اسلام لانے کے بعد سب سے پہلا جہاد جس میں انہوں نے شرکت کی' وہ جنگ خیبر ہے۔ یہ بہت ہی جان باز اور مجاہد صحابی تھے۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ملک شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اور حدیث میں کچھ صحابہ اور بہت سے تابعین ان کے شاگرد ہیں۔ شہر دمشق میں سنہ ۷۳ھ کے سال میں ان کا وصال شریف ہوا۔ (اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۵۶)

# کرامت

## پکار پر مویشی دوڑ پڑے

حضرت محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے گرفتار کر کے انہیں تانتوں سے باندھ رکھا تھا۔ ان کے والد مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بیٹے عوف کے پاس کسی قاصد کے ذریعے یہ کہلا دو کہ وہ بکثرت **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** پڑھتے رہیں۔

چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وظیفہ پڑھنے لگے۔ ایک دن ناگہاں ان کی تمام تانتیں ٹوٹ گئیں اور وہ رہا ہو کر کفار کی قید سے نکل پڑے اور ایک اونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑے۔ راستہ میں ایک چراگاہ کے اندر کفار کے سینکڑوں اونٹ چر رہے تھے۔ آپ نے ان اونٹوں کو پکارا' تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ کی اونٹنی کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ انہوں نے مکان پر پہنچ کر اپنے والدین کو پکارا تو وہ سب ان کی آواز سن کر ماں باپ اور خادم دوڑ پڑے اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹوں کے زبردست ریوڑ کے ساتھ موجود ہیں' سب خوش ہو گئے۔

ان کے والد حضرت مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں پہنچ کر

Marfat.com

سارا قصہ سنایا اور اونٹوں کے بارے میں بھی عرض کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان اونٹوں کو تم جو چاہو کرو' تمہارا بیٹا ان اونٹوں کا مالک ہو چکا۔ میں ان اونٹوں میں کوئی مداخلت نہیں کروں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رزق ہے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے۔

روایت ہے کہ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

**وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ**

(سورۂ طلاق پ ۲۸)

ترجمہ :۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے مضرتوں سے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے' جہاں اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۰۵ و تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۸۰)

## 95 حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہیں' ان کا لقب سیدۃ نساء العلمین (سارے جہان کی عورتوں کی سردار)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میری بیٹی میرے بدن کا حصہ ہے جس نے اس کا دل دکھایا' اس نے میرا دل دکھایا اور جس نے میرا دل دکھایا' اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ ان کے فضائل و مناقب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ رمضان سنہ ۲ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا اور ذوالحجہ سنہ ۲ھ میں رخصتی ہوئی۔ ان کے بطن سے حضرت امام حسن و امام حسین و امام محسن تین صاجزادگان اور حضرت زینب و رقیہ و ام کلثوم تین صاجزادیاں تولد ہوئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں ۲۸ برس کی عمر میں عالم فانی سے عالم

marfat.com

Marfat.com

جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو سپرد خاک کی گئیں۔ مزار مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔ (اکمال ص ۶۱۳ وغیرہ)

# کرامات

## برکت والی سینی

آپ کی کراموں میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ آپ ایک دن ایک بوٹی اور دو روٹیاں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کے اس تحفے کو قبول فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے لخت جگر تم اس سینی کو اپنے ہی گھر میں لے کر چلو۔ پھر خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر رونق افروز ہو کر اس سینی کو کھولا' تو گھر کے تمام افراد یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَنّٰی لَکِ هٰذَا** اے بیٹی! یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' **ھُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ** (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے' وہ جس کو چاہتا ہے' بے شمار روزی دیتا ہے)

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور دوسرے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ سینی میں سے کھانا تناول فرمایا۔ پھر بھی اس کھانے میں اس قدر حیرت ناک اور تعجب خیزی برکت ظاہر ہوئی کہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی رہ گئی اور اس کو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے پڑوسیوں اور دوسرے مسکینوں کو کھلایا۔ (روح البیان آل عمران ص ۳۲۳)

## شاہی دعوت

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہ مدینہ

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالم کے میزبان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کی قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میری تمنا ہے کہ حضور کے ایک ایک قدم کے عوض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے ایک ایک غلام آزاد کروں، چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان تک جس قدر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پڑے تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دعوت سے متاثر ہو کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، اے فاطمہ! آج میرے دینی بھائی حضرت عثمان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہی شان دار دعوت کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے۔ میری بھی تمنا ہے کہ کاش! ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی طرح شان دار دعوت کر سکتے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر نامدار حضرت علی دلدل کے سوار کے اس جوش تاثر سے متاثر ہو کر کہا کہ بہت اچھا، جائیے۔ آپ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی قسم کی دعوت دیتے آئیے۔ انشاء اللہ ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا انتظام ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلوت میں تشریف لے جا کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی۔

> "یا اللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور محبوب کے اصحاب کی دعوت کی ہے۔ تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسہ ہے، لہٰذا اے میرے رب! تو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تو عالم

marfat.com

Marfat.com

غیب سے انتظام فرما۔"

یہ دعا مانگ کر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ خداوند تعالیٰ کا دریائے کرم ایک دم جوش میں آگیا اور اس رزاق مطلق نے دم زدن میں ان ہانڈیوں کو جنت کے کھانوں سے بھر دیا۔

حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارغ ہو گئے۔ لیکن خدا کی شان کہ ہانڈی میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابہ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذت سے حیران رہ گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو متحیر دیکھ کر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں۔ یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے جنت سے بھیج دیا ہے۔

پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گوشہ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دعا مانگنے لگیں کہ یا اللہ! حضرت عثمان نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عوض ایک ایک غلام آزاد کیا' لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی استطاعت نہیں ہے' لہٰذا اے خداوند عالم' جہاں تو نے میری خاطر جنت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے' وہاں تو میری خاطر اپنے محبوب کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر میں تشریف لائے ہیں۔ اپنے محبوب کی امت کے گنہ گار بندوں کو تو جہنم سے آزاد کر دے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جوں ہی اس دعا سے فارغ ہوئیں' ایک دم ناگہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ بشارت لے کر بارگاہ رسالت میں اتر پڑے کہ یا رسول اللہ! حضرت فاطمہ کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدم کے لے ایک ایک ہزار گنہ گاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا۔ (جامع المعجزات مصری ص ۶۵ بحوالہ سچی حکایات)

## 96 ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ آپ کی محبوبہ ہیں۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ فقہی معلومات میں بھی ان کا درجہ بہت ہی بلند ہے۔ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے مسائل دریافت فرمایا کرتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ اور دوسری عبادتوں و ریاضتوں میں بھی آپ ازواج مطہرات میں خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز تھے۔

سنہ ۵۷ھ یا سنہ ۵۸ھ میں بمقام مدینہ منورہ دنیائے فانی سے عالم آخرت کی طرف ان کی رحلت ہوئی اور جنۃ البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (اکمال ص ۶۱۲)

# کرامات

## حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کو سلام کرتے تھے

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کو سلام کرتے تھے، چنانچہ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جو تم کو سلام کہتے ہیں، تو آپ نے جواب میں عرض کیا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (بخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

## ان کے لحاف میں وحی اتری

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے سوا میری کسی دوسری بیوی کے کپڑوں میں مجھ پر وحی نہیں اتری اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوئے رہتے تھے اور آپ پر خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوا کرتی تھی۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۷۳ و کنزالعمال ج ۱۶ ص ۲۹۷)

## آپ کے توسل سے بارش

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں بارش نہیں ہوئی اور لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو کر

marfat.com

Marfat.com

بلبلا اٹھے۔ جب لوگ قحط کی شکایت لے کر حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت اقدس میں پہنچے' تو آپ نے فرمایا کہ میرے حجرہ میں جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرانور ہے۔ اس حجرہ مبارکہ کی چھت میں ایک سوراخ کر دو تاکہ حجرہ منور سے آسمان نظر آنے لگے' چنانچہ جیسے ہی لوگوں نے چھت میں سوراخ بنایا' فوراً ہی بارش شروع ہوگئی اور اطراف مدینہ منورہ کی زمین سرسبزو شاداب ہوگئی اور اس سال گھاس اور جانوروں کا چارہ بھی اس قدر زیادہ ہوا کہ کثرت خوراک سے اونٹ فربہ ہو گئے اور چربی کی زیادتی سے ان کے بدن پھول گئے۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۴۵)

## 97 حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کا نام "برکتہ" ہے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی باندی تھیں جو حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کے والد ماجد کی میراث میں سے ملی تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن میں بہت زیادہ خدمت کی ہے۔ یہی آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں' کپڑے پہنایا کرتی تھیں' کپڑے دھویا کرتی تھیں۔ اعلان نبوت کے بعد جلد ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ ان کے بطن سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے' جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر زیادہ محبت فرماتے تھے کہ عام طور پر صحابہ کرام حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو "محبوب رسول" کہا کرتے تھے۔

## کرامت

### کبھی پیاس نہیں لگی

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے روانہ ہوئی' تو میرا کھانا پانی راستہ ہی میں سب ختم ہو گیا اور میں جب

marfat.com

Marfat.com

مقام "روحاء" میں پہنچی' تو پیاس کی شدت سے بیقرار ہو کر زمین پر لیٹ گئی' اتنے میں مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے سر کے اوپر کچھ آہٹ ہو رہی ہے۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک پانی سے بھرا ہوا چمکدار رسی میں بندھا ہوا آسمان سے زمین پر ایک ڈول اتر رہا ہے' میں نے لپک کر اس ڈول کو پکڑ لیا اور خوب جی بھر کر پانی لیا۔ اس کے بعد میرا یہ حال ہے کہ مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ میں سخت گرمیوں میں روزہ رکھتی ہوں اور روزہ کی حالت میں شدید چلچلاتی ہوئی دھوپ میں کعبہ معظمہ کا طواف کرتی ہوں تاکہ مجھے پیاس لگ جائے' لیکن اس کے باوجود مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۴ بحوالہ بیہقی)

## 98 حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ دوس کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلی آئی تھیں۔

## کرامات

### غیبی ڈول

یہ اپنے قبیلہ دوس سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہی تھیں اور روزہ دار تھیں۔ شام کو ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں تاکہ پانی پی کر روزہ افطار کر لیں۔ دشمن اسلام یہودی کو جب ان کے مسلمان اور روزہ دار ہونے کا علم ہوا تو اس ظالم نے ان کو مکان کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا تاکہ ان کو ایک قطرہ پانی بھی نہ مل سکے جس سے یہ روزہ افطار کر سکیں۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بند کوٹھڑی میں لیٹی ہوئی تھیں اور بے حد متفکر تھیں سورج غروب ہو چکا ہے اور کوٹھڑی میں کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ آخر میں کس چیز سے روزہ افطار کروں؟ اتنے میں بند اور اندھیری کوٹھڑی میں اچانک کسی نے ان کے سینے پر ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا ڈول رکھ

marfat.com

Marfat.com

## خالی کپہ گھی سے بھر گیا

روایت ہے کہ حضرت ام شریک دوسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چمڑے کا ایک کپہ تھا جس کو وہ اکثر لوگوں کو عاریتہ" دے دیا کرتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے اس کپہ میں پھونک مار کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا تو وہ گھی سے بھر گیا۔ پھر ہمیشہ اس کپہ میں سے گھی نکلتا رہا۔ اس بات کا پورے شہر اور دیار و امصار میں اس قدر چرچا ہو گیا تھا کہ لوگ عام طور پر یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کپہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۷۵ بحوالہ ابن سعد)

# 99 حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک ضعیفہ نابینا صحابیہ تھیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلی آئی تھیں۔

## کرامت

### دعا سے مردہ زندہ ہو گیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا نوعمری میں اچانک انتقال کر گیا۔ ہم لوگوں نے اس لڑکے کی آنکھوں کو بند کر کے اس کو ایک کپڑا اڑھا دیا اور ہم لوگوں نے اس کی ماں کے پاس پہنچ کر لڑکے کی موت کی خبر سنائی اور تعزیت و تسلی کے کلمات کہنے لگے۔ حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بیٹے کی موت کی خبر سن کر چونک گئیں اور آبدیدہ ہو گئیں' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اس طرح دعا مانگی۔

"یا اللہ میں تجھ پر ایمان لائی اور میں نے اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول کی طرف ہجرت کی ہے' اس لئے اے میرے خدا! میں تجھ سے دعا

marfat.com

Marfat.com

کرتی ہوں کہ تو میرے لڑکے کی مصیبت مجھ پر مت ڈال"

یہ دعا ختم ہوتے ہی حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مردہ لڑکا اپنے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر اٹھ بیٹھا اور زندہ ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا و بیہقی والبدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۱۵۴ و ص ۲۵۹)

## تبصرہ

اس قسم کی کرامت بہت سے بزرگان دین خصوصاً" حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وغیرہ اولیاء امت سے بارہا ظہور میں آچکی ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی دعاؤں اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو اپنے فضل و کرم سے رد نہیں فرماتا' چنانچہ کسی حق شناس نے کہا ہے۔

جو وجد کے عالم میں نکلے لب مومن سے — وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

## 100 حضرت زنیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

### کرامت

### اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں

یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی لونڈی تھیں۔ اسلام کی حقانیت ان کے دل میں گھر گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے' جونہی حضرت زنیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپے سے باہر ہو گئے اور انہوں نے خود بھی ان کو خوب مارا اور ان کے گھر کے افراد بھی برابر مارتے رہے' یہاں تک کہ مکہ کے کفار نے سر بازار ان کو اس قدر مارا کہ ضربات کے صدمات سے ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی اور یہ نابینا ہو گئیں۔ اس کے بعد کفار مکہ نے طعنہ دینا شروع کیا کہ اے زنیرہ! چونکہ تم ہمارے معبودوں یعنی لات و عزیٰ کو برا بھلا کہتی تھیں' اس لئے ہمارے ان بتوں نے تمہاری آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔ یہ خون کھولا دینے والا طعنہ سن کر

marfat.com

Marfat.com

حضرت زنیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگوں میں اسلامی خون جوش مارنے لگا اور انہوں نے کہا۔

"ہرگز ہرگز نہیں! خدا کی قسم تمہارے لات و عزیٰ میں ہرگز ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ میری آنکھوں کی روشنی چھین سکیں' میرا اللہ جو وحدہ لا شریک لہ ہے' وہ جب چاہے گا' میری آنکھوں میں روشنی آجائے گی"

ان الفاظ کا ان کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ بالکل ایک دم ہی اچانک ان کی آنکھوں میں روشنی واپس آگئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۷ بحوالہ بیہقی و زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۲۷۰)

marfat.com

Marfat.com

# سنی دارالاشاعت فیصل آباد

## کی دیگر کتب

**نام کتاب**

فتاویٰ رضویہ جلد اول
مواعظ رضویہ جلد اول
مواعظ رضویہ جلد دوم
مواعظ رضویہ جلد سوم
مواعظ رضویہ جلد چہارم
مواعظ رضویہ جلد پنجم
مواعظ رضویہ جلد ششم
مواعظ قادریہ
کرامات صحابہ
عرفان شریعت
تذکرہ علمائے اہل سنت
درثمین
داڑھی کے فضائل
جنتی زیور (علی برادران)

Marfat.com